No. 07

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDING
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 20th August, 1974

(Contains Nos. 1 — 21)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Qur'an	857
2.	Cross-examination of the Qadiani Group Delegation.—*(Continued)*	857-984

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION ISLAMABAD.

No. 07

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDING
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 20th August, 1974

(Contains No. 1 — 21)

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE
HELD IN CAMERA

Tuesday, the 20th August, 1974

The Special Committee of the Whole House met in camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

Mr. Chairman: Are you prepared?

Mr. Yahya Bakhtiar (Attorny General of Pakistan): Yes.

Mr. Chairman: They may be called.

(The Delegation entered the Chamber.)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney-General.

CROSS-EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! کچھ جوابات آپ نے دینے تھے۔

مرزا ناصر احمد (گواہ، سربراہ جماعت احمدیہ، ربوہ): جی ہیں وہ میرے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: یا وہی آپ پہلے وہ پڑھ کر سنا دیں گے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

ایک یہ سوال تھا کہ ''الفضل'' ۳ جولائی، ۱۹۵۲ء میں ہے:

''ہم فتح یاب ہوں گے تم ابوجہل کی طرح پیش ہو گے''۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس پرچہ میں صرف ایسا کوئی فقرہ نہ لفظاً نہ معناً ہمیں ملا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ نے غور سے دیکھا ہے؟ کسی اور پرچہ میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں میں نے یہ اُس دِن یہ کہا تھا کہ پانچ دس (10) دِن کے آگے یا پیچھے کے بھی ہم دیکھ لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں بعض دفعہ سال کی غلطی ہو جاتی ہے۔ اس تاریخ کا یا قریب سال کا......

مرزا ناصر احمد: سارا ''الفضل'' کا فائل میں اس حوالے کے لئے تلاش کرنا، یہ تو انسان نہیں کر سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں۔۔۔ یہ دیکھیں جی کہ جہاں ہو جاتا ہے کہ ''۱۹۵۲ء ۱۹۵۱ء یا ۱۹۵۳ء ہو سکتا ہے۔'' بعض دفعہ ''۱۳'' کی جگہ ''۲۳'' ہو جاتا ہے۔ تو یہ تو میں نہیں کہتا کہ سارے کے سارے ایک ایک پرچہ دیکھیں۔ تو آپ کے پاس یہ نہیں ملا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہمیں نہیں مل رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ یہ کوئی یوتھ آرگنائزیشن کی طرف سے بات آئی تھی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کے متعلق نہیں، وہ دوسرا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، وہ دوسرا حوالہ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس کے متعلق نہیں۔

ضمیمہ ''تحفہ گولڑویہ'' صفحہ ۲۷۔ سوال یہ تھا کہ وہاں یہ ہے کہ:

''تمہیں دوسرے فرقوں کو کُلّی ترک کرنا پڑے گا''

اس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ علیحدہ آپ نے بالکل ملتِ اسلامیہ سے بالکل ممتاز چیز بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تو اگر ہم ضمیمہ ''تحفہ گولڑویہ'' صفحہ ۲۷ کو دیکھیں تو خود اُس جگہ اس کا جواب موجود ہے۔ وہاں کی عبارت یہ ہے:

''جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا مرتد کے پیچھے نماز پڑھو، بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ ''امامکم منکم'' یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں فرقوں کو، جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، کُلّی ترک کرنا پڑے گا''۔

نماز کی امامت کے سلسلے میں صرف۔

ایک ہے ''انوار الاسلام'' صفحہ ۳۰۔ جو فقرہ یہاں سوال میں پیش کیا گیا تھا، جہاں تک ہمیں یاد ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس کوئی ٹیپ تو ہے ہی نہیں۔ انہوں نے جو نوٹ کیا ہے اس کے مطابق ''ولد الحرام بننے کا شوق ہے'' اس قسم کا فقرہ کہ مسلمانوں کو یہ کہا گیا ہے ''انوار الاسلام'' میں۔ یہ عبارت خود اپنے معانی کو ظاہر کر رہی ہے۔ یہاں یہ لکھا ہوا ہے:

''اب اس سے زیادہ صاف اور کون فیصلہ ہوگا۔۔۔''

''کونسا'' غالباً ہے، لفظ چھوٹا ہوا ہے۔ بہر حال:

''اس سے زیادہ صاف اور کون فیصلہ ہوگا۔ کہ ہم دو (۲) کلموں کے مول میں خود امرتسر میں جا کر دو (۲) ہزار روپیہ دیتے ہیں آتھم کو۔ مسٹر عبداللہ آتھم اگر درحقیقت مجھے کاذب سمجھتا ہے (عبداللہ آتھم کی بات ہو رہی ہے) مسٹر عبداللہ آتھم اگر درحقیقت مجھے کاذب سمجھتا ہے اور جانتا ہے کہ ایک ذرہ بھی اُس نے اسلامی عظمت

کی طرف — اسلامی عظمت کی طرف — رجوع نہیں کیا تو وہ ضرور بلا توقف عبارت مذکورہ بالا کے موافق اقرار کردے گا، کیونکہ اب تو وُہ اپنے تجربہ سے جان چکا کہ میں جھوٹا ہوں۔ (اپنے متعلق ''کہ میں جھوٹا ہوں'') اور مسیح کی حفاظت کو اُس نے (یعنی عیسائی عبداللہ آتھم نے) مشاہدہ کرلیا، پھر اس مقابلہ سے اُس کو کیا خوف ہے؟ کیا پہلے پندرہ ۱۵ مہینوں میں مسیح زندہ تھا اور مسٹر عبداللہ آتھم کی حفاظت کرسکتا تھا، اور اب مر گیا ہے، اس لئے نہیں کرسکتا، جبکہ عیسائیوں نے اپنے اشتہار میں یہ کہہ کے اعلان دیا ہے۔ کہ خداوند مسیح نے مسٹر عبداللہ آتھم کی جان بچائی۔ پھر اب بھی خداوند مسیح جان بچائے گا۔ کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی کہ اب مسیح کے خداوند قادر ہونے کی نسبت مسٹر عبداللہ آتھم کو کچھ شک اور ترّدد پیدا ہو جائے اور پہلے وہ شک نہ ہو، بلکہ اَب تو بہت یقین چاہیئے کیونکہ اُس کی خداوندی اور قدرت کا تجربہ ہو چکا اور نیز ہمارے جھوٹ کا تجربہ لیکن یاد رکھو کہ مسٹر عبداللہ آتھم اپنے دِل میں خوب جانتا ہے کہ یہ سب باتیں جھوٹ ہیں کہ اُس کو مسیح نے بچایا۔ جو خود مر چکا وہ کس کو بچا سکتا ہے؟ اور جو مر گیا وہ قادر کیونکہ اور خداوند کیسا؟ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ سچے اور کامل خدا کے خوف نے اُس کو بچایا۔ اگر ایک نادان عیسائیوں کی تحریک سے بے باک ہو جائے گا تو پھر اُس کامل خدا کی طرف سے بے باکی کا مزا چکھے گا۔ غرض اب ہم نے فیصلے کی صاف صاف راہ بتادی اور جھوٹے سچے کیلئے ایک معیار پیش کردیا۔ اب جو شخص اس صاف فیصلے کے برخلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کرے گا اور اپنی شرارت سے بار بار کہے گا کہ عیسائیوں کی فتح ہوگی، اور کچھ شرم اور حیا کو کام میں نہیں لائے گا، اور بغیر اُس کے جو ہمارے اس فیصلے کا انصاف کی رُو سے جواب دے سکے، انکار اور زبان درازی سے باز نہیں آئے گا، اور ہماری

فتح کا قائل نہیں ہوگا۔ (اسلام کی فتح کا) تو صاف سمجھا جائے گا کہ اُس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں پس حلال زادہ بننے کیلئے واجب یہ تھا کہ اگر وہ مجھے جھوٹا جانتا ہے (عبداللہ آتھم) اور عیسائیوں کو غالب اور فتح یاب قرار دیتا ہے تو میری حجت کو واقعی طور پر رفع کرے جو میں نے پیش کی ہے''۔

تو میرے نزدیک تو یہ عبارت بڑی واضح ہے کہ اس کا مخاطب عبداللہ آتھم اور اُس کے ساتھی عیسائی ہیں۔ اور اس سے اور بھی آگے اگر پڑھ لیا جائے تو زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ واضح ہے اور زیادہ وقت نہیں کرنا چاہیئے ضائع۔ لیکن اگر...... اس میں پھر آگے تشریح ہے کہ ''حرام زادہ'' کس وجہ سے اور کس کو کہا گیا۔ اگر کہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ ہاں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: ضرورت نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہوں، اچھا جی، یہ ۳ جولائی کا میں نے کردیا۔

میرے پاس کوئی ہیں بیس (۲۰)، پچیس (۲۵) لکھے ہوئے۔ تو سب اُس میں ۔۔۔ اگر کہیں آپ تو تین جو آپ نے ۔۔۔ میں ۔۔۔ اِس میں جو دیئے ہوئے......

یہ ہے ''تشہید الاذہان'' مارچ ۱۹۱۴ء ''بیعت نہ کرنے والے جہنمی''۔ یہ سوال کیا گیا تھا، یہ لکھا ہے۔ ''تشہید الاذہان میں'' جو موضوع زیر بحث ہے وہ یہ نہیں کہ کون فی النّار ہے، کون نہیں۔ بلکہ موضوع زیرِ بحث یہ ہے کہ یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو (۲) کلام ہوں، واقعہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اُن میں تضاد پایا جائے۔ تو موضوع ہی دوسرا ہے۔ وہاں یہ لکھا ہے کہ:

الہامات کا باہمی تناقض اور اختلافات اسلام کو سخت ضرر پہچاتا ہے''۔

یعنی اگر یہ سمجھا جائے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے دو (۲) الہام ہیں، واقعہ میں، اور اُن کے اندر تضاد پایا جاتا ہے، تو یہ تو اسلام کو بڑا نقصان پہنچانے والا ہے، کیونکہ قرآن کریم کی واضح

ہدایت کے خلاف ہے یہ بات–سورہ ملک میں تفصیل میں نہیں جاتا---اس میں بڑی وضاحت سے یہ بات ہے کہ خداتعالیٰ کی صفات اور اُن کے جوظہور ہیں اُن کے اندر کبھی کوئی اختلاف تمہیں نظر نہیں آئے گا۔ بہرحال، یہاں یہ موضوع ہے زیر بحث:

الہامات کا باہمی تناقض اور اختلافات اسلام کو سخت ضرر پہنچاتا ہے اور اسلام کے مخالفوں کو ہنسی اور اعتراض کا موقع ملتا ہے اور اس طرح پر دین کا استخفاف ہوتا ہے حالاں یہ کیونکر ہو سکے کہ ایک شخص کو خداتعالیٰ یہ الہام کرے کہ تو خداتعالیٰ کا برگزیدہ اور اس زمانہ کے تمام مومنوں سے بہتر اور افضل اور مسیح الانبیاء اور مسیح موعود اور مجدّد چودھویں صدی اور خدا کا پیارا اور اپنے مرتبہ میں نبیوں کے مانند اور خدا کا مرسل اور اُس کی درگاہ میں وجیہہ اور مقرب اور مسیح ابن مریم کے مانند ہے۔ اور ادھر دوسرے کو یہ الہام کرے کہ یہ شخص فرعون اور کذاب اور مسرف اور فاسق اور کافر ہے اور ایسا اور ایسا ہے، اُس شخص کو تو یہ الہام کرے کہ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا، وہ خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کرنے والا اور اس وجہ سے جہنمی ہے۔ اور پھر دوسرے کو الہام کرے کہ جو اُس کی پیروی کرتے ہیں وہ شقاوت کا طریق اختیار کرتے ہیں''۔

تو یہاں بات ہو رہی ہے الہاموں کی، اپنی طرف سے کسی اعلان کی بات نہیں۔ اور اصل جو سوال ہے زیر بحث وہ یہ ہے کہ جو دو (۲) الہامات اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے نازل ہوں، اُن کے اندر تضاد جو ہے وہ نہیں ہو سکتا۔

''تشہید الاذہان'' اگست، ۱۹۱۷ء صفحہ ۵۸-۵۷۔ اس میں، سوال میں--- جہاں تک ہم نے نوٹ کیا--- یہ تھا کہ یہاں یہ لکھا ہے کہ:

''صرف ایک ہی نبی ہوگا''۔

تو جہاں تک اِس فقرے کا---اگر نوٹ صحیح کیا گیا ہو---تعلق ہے تو یہ فقرہ کہیں نہیں لکھا ہوا۔ جو لکھا ہوا ہے وہ ایک دوسری بات ہے۔ وہ یہ ہے، میں پڑھ دیتا ہوں:

''وہ لوگ جو بار بار کہتے ہیں کہ اسلام میں ایک ہی نبی کیوں ہوا، بہت سے نبی ہونے چاہئیں، ان کو چاہیئے کہ ختم نبوت کے اس امتیازی نشان کو ذہن میں لاویں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی مہر ہیں۔ خدا نے اپنی مہر کے ذریعہ جس کسی کے نبی ہونے کی تصدیق کی وہی نبی ثابت ہو سکتا ہے۔ باقی رہا یہ اعتراض کہ کیوں خدا کی مہر نے صرف ایک ہی کو نبی قرار دیا۔ سو یہ اعتراض ہم پر نہیں بلکہ خداتعالیٰ کی مصلحت اور حکمت پر ہے۔ اگر ہماری حکومت خدا پر ہوتی یا اس کی مہر پر ہوتی تو بلاشبہ یہ سوال ہم پر پڑ سکتا تھا۔ خدا اپنی مہر کے ذریعہ بہت سے انبیاء ہونے کی پیش گوئی فرماتا---خدا اپنی مہر کے ذریعے بہت سے انبیاء ہونے کی پیش گوئی فرماتا---تو ہمیں اس کو ماننے سے بھی کوئی چارہ نہ تھا۔ اب جب کہ خدائی مہر صرف ایک ہی کو نبی قرار دیتی ہے تو ہم کون ہیں جو کہیں کہ صرف ایک ہی نبی کیوں ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس سوال کا یہی جواب دیا ہے''۔

آگے وہ اقتباس ہے:

''ایک شخص نے سوال کیا کہ ''آپ نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں''؟ فرمایا ''ہاں، کہ تمام اکابر اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ اس اُمت مرحومہ کے درمیان سلسلہ مکالمات الہیہ کا ہمیشہ جاری ہے۔۔ اس معنیٰ سے (مکالماتِ الہیہ ___ اس معنیٰ سے) ہم نبی ہیں۔ ورنہ ہم اپنے آپ کو اُمتی کیوں کہتے؟ (یعنی اُمتی نبی، یعنی اُمتی کا پہلو بھاری ہے۔) ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو فیضان کسی کو پہنچ سکتا ہے ___ جو فیضان کسی کو پہنچ سکتا ہے ___ وہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پہنچ سکتا ہے۔ اس کے سوائے اور کوئی ذریعہ نہیں۔ ایک اصطلاح کے جدید معنیٰ اپنے پاس سے بنا لینا درست نہیں ہے۔ حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ آنے والا مسیح

نبی بھی ہوگا اور اُمتی بھی ہوگا۔ اُمتی تو وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کر کے تمام کمال حاصل کرے ــــ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کر کے تمام کمال حاصل کرے ــــ لیکن جو شخص پہلے ہی نبوت کا درجہ پا چکا ہے وہ اُمتی کس طرح سے بن سکتا ہے۔ وہ تو پہلے ہی سے نبی ہے''۔ سائل نے سوال کیا:

''اگر اسلام میں اس قسم کا نبی ہوسکتا ہے تو آپ سے پہلے کون نبی ہوا ہے''۔ حضرت نے فرمایا:

''یہ سوال مجھ پر نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے۔ انہوں نے صرف ایک کا نام نبی رکھا ہے۔ اس سے پہلے کسی آدمی کا نام نبی نہیں رکھا۔ اس سوال کا جواب دینے کا اس واسطے میں ذمہ دار نہیں ہوں''۔

تو اس سے یہ بات ساری ہوگئی ہے۔ ''صرف ایک ہی نبی ہوگا'' یہ بحث ہی نہیں ہے۔ بحث دوسری ہے وہاں۔

''الفضل''، ۱۳، نومبر، ۱۹۴۴ء کہ:

''پارسیوں کی طرح ــــ''

(اپنے وفد کے ایک رکن سے) نکالیں ''الفضل''۔

<u>جناب یحیٰی بختیار:</u> (سیکریٹری سے) کہاں ہے ''الفضل''؟

<u>مرزا ناصر احمد:</u> ''پارسیوں کی طرح علیحدہ اپنا مطالبہ کرلیا''۔

<u>جناب یحیٰی بختیار:</u> ۱۳ر نومبر، ۱۹۴۶ء۔

<u>مرزا ناصر احمد:</u> ۱۹۴۶ء یہ ہے، ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ء یہ جو ہے، اگر یہ خطبہ سارا پڑھ لیا جاتا تو سوال آنا ہی نہ تھا سامنے۔ میں پہلے مختصر بتا دیتا ہوں۔

اس خطبے میں یہ ہے کہ جس وقت یہ بحث چلی کہ کون کون سے علاقے جو ہیں وہ پاکستان میں آئیں گے اور کون سے دوسری طرف جائیں گے تو اس وقت ایک فتنہ یہ کھڑا ہوا کہ احمدی چونکہ اپنے آپ کو علیحدہ سمجھتے ہیں اس لئے ملت اسلامیہ کے دائرہ میں ان کو نہ سمجھا جائے، اور تعداد کے لحاظ سے مسلمان کم ہو جاتے ہیں۔ پھر خصوصاً گورداسپور کا علاقہ جو ہے اس میں ۵۱ اور ۴۹ کی نسبت سے مسلم اور غیر مسلم تھے، اور یہ ۵۱ کی نسبت، اس میں جماعت احمدیہ، جو گورداسپور میں بہت بڑی تعداد میں تھی، وہ بھی شامل تھا۔ تو یہ ہندوؤں نے ایک چال چلی تھی۔

اس وقت مسلم لیگ کے ہاتھ مضبوط کرنے کیلئے اس وقت کے خلیفہ جماعت احمدیہ جن کو ہم خلیفہ ثانی کہتے ہیں، اُنہوں نے مسلم لیگ سے سر جوڑا اور مسلم لیگ کے مؤقف کو مضبوط بنانے کیلئے ایک پلان تیار کیا اور یہ سارا اس خُطبے کے اندر ہے سارا، اور مسلم لیگ کے مشورے کے ساتھ یہ سوال اٹھایا کہ ''تم پارسیوں کو علیٰحدہ حقوق دیتے ہو تو ہمیں کیوں نہیں دیتے؟'' یعنی مسلم لیگ نے کہا کہ ''ہمیں فائدہ پہنچے گا کہ تم یہ کرو''۔ تو In collusion with Muslim League, he did what he did. اور میں کہیں تو سارا ''الفضل'' پڑھ دیتا ہوں، اور کہیں تو اس کو یہ ریکارڈ کیلئے شامل کر دیتا ہوں۔

<u>جناب یحیٰی بختیار:</u> اس کو فائل کر دیں۔

<u>جناب چیئرمین:</u> شامل کر دیں اس کو۔

<u>مرزا ناصر احمد:</u> ہاں۔ اس میں یہ شروع ہوتا ہے ''دہلی کا سفر اور اس کی غرض''۔ ''دہلی کا سفر اور اس کی غرض''۔ اس کے اوپر وہ سُرخ نشان لگے ہوئے ہیں جہاں سے یہ اصل مضمون شروع ہوا ہے۔ اور مسلم لیگ کی خدمت کیلئے یہ سارا کچھ کیا گیا تھا۔ صرف ایک فقرے سے تو کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ویسے ہماری تاریخ نے ۲۳ رجنوری ۱۹۴۶ء میں اس چیز کو ریکارڈ کیا ہے۔ تاریخ sub-continent نے--- کہ اہلِ حدیث کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ ان کو جداگانہ حق ملنا چاہیئے۔ یہ میں بیچ میں ہی رہنے دیتا ہوں۔

ایک سوال تھا ''الفضل'' ۱۶ر جولائی ۱۹۴۹ء:

''یہ گھبراتے ہیں......''

یہ ہے، اس طرح آگے چلتا ہے۔ اور پھر آخر میں ہے:

''ہم اُس کے مذہب کو کھا جائیں گے''۔

یہ سوال تھا کہ گویا کہ مسلمان فرقوں کو یہ کہا گیا ہے۔ ۱۶ر جولائی ۱۹۴۹ء میں ایسا کوئی مضمون نہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے وعدہ کیا تھا کہ آگے پیچھے دیکھیں گے، جہاں تک ممکن ہوا، ۲۵ر جولائی ۱۹۴۹ء۔ میں ایک مضمون ہے۔ ممکن ہے اس کی وجہ سے ___ یعنی ''۱۶'' کی بجائے ۲۵ر جولائی، ۱۹۶۹ء''۔ اگر اجازت ہو تو اس سوال کرنے پر میں شکر یہ بھی ادا کر دوں کیونکہ بڑی اچھی چیز سامنے آئے گی، سب کے۔ یہ اس کے اقتباس ہیں، ۲۵ جولائی والے کے:

''اللہ کی طرف سے جب بھی دُنیا میں کوئی آواز بلند کی جاتی ہے دنیا کے لوگ اس کی ضرور مخالفت کرتے ہیں۔ بغیر مخالفت کے خدائی تحریکیں دنیا میں کبھی جاری نہیں ہوئیں۔ خدائی تحریک جب بھی دنیا میں جاری کی جاتی ہے اس کے متعلق بلا وجہ اور بلا سبب لوگوں میں بغض اور کینہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اتنا بغض اور کینہ کہ اُسے دیکھ کر حیرت آجاتی ہے ایک مسلمان کو......''

اب وہ جو ہے سوال:

''ایک مسلمان کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو محبت ہے اس کو الگ کر کے، اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عقیدت ہے اسے بُھلا کر، اگر صرف صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو دیکھا جائے تو آپ کی ذات انتہائی بے شر، انتہائی بے نقص اور دنیا کیلئے نہایت ایثار اور قربانی کرنے والی معلوم ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی ساری زندگی میں کسی ایک شخص کا بھی حق مارتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جگہ دنگا اور فساد میں مشغول نظر نہیں آتے۔ لیکن قریباً پونے چودہ سو سال کا عرصہ ہو چکا، دشمن آپ کی مخالفت کرنے اور آپ کے متعلق بغض اور کینہ رکھنے سے باز نہیں آتا۔ جو شخص بھی اٹھتا ہے اور مذہب پر کچھ لکھنا چاہتا ہے، وہ فوراً آپؐ کی ذات پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ آخر اس کا سبب کیا ہے؟ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے۔ اس کا بھی یا تو کوئی جسمانی سبب ہو گا یا روحانی سبب ہو گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کا کوئی جسمانی سبب تو نظر نہیں آتا......''۔

آگے جسمانی سبب کے اوپر کچھ نوٹ دیا ہوا ہے، اور وہ میں نے چھوڑ دیا ہے۔ آگے لکھتے ہیں کہ:

''اس کی کوئی روحانی وجہ ہونی چاہیئے۔ اس کی کوئی روحانی وجہ ہے اور وہ صرف یہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کے دل محسوس کرتے ہیں۔ اس کی کوئی روحانی وجہ ہے اور وہ صرف یہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کے دل محسوس کرتے ہیں کہ اسلام ایک صداقت ہے، اگر اسے روکا نہ گیا تو یہ صداقت پھیل جائے گی اور انہیں مغلوب کر لے گی۔ یہی ایک چیز ہے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے سخت دشمنی ہے۔ اس مخالفت کے باقی جتنے بھی وجوہ بیان کئے جاتے ہیں وہ آپ سے زیادہ شان کے ساتھ دوسرے نبیوں میں موجود ہیں۔ اسلئے یہ بات یقینی ہے کہ اس دشمنی کی وجہ لڑائی اور جھگڑا نہیں بلکہ ایک روحانی چیز ہے جس کی وجہ سے یہ دشمنی پیدا ہو گئی ہے اور وہ یہی ہے کہ اسلام ایک حقیقت رکھنے والا مذہب ہے، اسلام غالب آجانے والا مذہب ہے، اسلام دوسرے مذاہب کو کھا جانے والا مذہب ہے۔ اسے دیکھ کر مخالفین کے کان فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ مقابلہ کیلئے تیار ہو جاتے ہیں''۔

''تو کھا جانے والا'' اپنا نہیں کہا، بلکہ اسلام کے متعلق ساری بات ہو رہی ہے، اور فرما یہ رہے ہیں کہ ''اسلام دوسرے مذاہب کو کھا جانے والا مذہب ہے''۔ اور سوال یہ پوچھا گیا کہ گویا کہ جماعت احمد یہ کی طرف سے یہ کہا ہے کہ ''ہم تمہیں کھا جائیں گے''۔ آگے اور ایک اقتباس جو اس کو Complete کرتا ہے:

''یہ لوگ چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکار ہیں۔ یہ لوگ چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکار ہیں۔ اس لئے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہو گئے ہیں اور یہی ایک وجہ ہے جس کی وجہ سے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔ اور اگر یہی ایک وجہ ہے تو یہ بات ہمارے لئے غم کا موجب نہیں ہونی چاہیئے، بلکہ خوشی کا موجب ہونی چاہیئے۔ لوگ گھبراتے ہیں کہ مخالفت کیوں کی جاتی ہے۔ لوگ جھنجھلا اٹھتے ہیں کہ ان کی عداوت کیوں کی جاتی ہے۔ لوگ چڑتے ہیں کہ انہیں دکھ کیوں دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر گالیاں دینے اور دکھ دینے کی وجہ بھی یہی ہے کہ وہ ہمارا (یعنی اسلام کا) شکار ہیں تو پھر ہمیں گھبرانا نہیں چاہیئے اور نہ کسی قسم کا فکر کرنا چاہیئے، بلکہ ہمیں خوش ہونا چاہیئے کہ دشمن یہ محسوس کرتا ہے (دشمن اسلام) کہ اگر ہم میں کوئی نئی حرکت پیدا ہوئی تو اس کے مذہب کو کھا جائیں گے''۔

تو سارا یہ بیان جو ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ۱۹۴۹ء میں کیوں؟ کوئی عیسائی مشنریوں نے کوئی انکوائری شروع کی تھی، اسلام کے خلاف جب انہوں نے یہ بات کہی؟

مرزا ناصر احمد: ۱۹۴۹ء میں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: چودہ سو سال سے آج کے دن تک......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں،......

مرزا ناصر احمد: ......اس وقت تک وہ تو تحریک جاری ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس مضمون کا، جو وہ کہہ رہے ہیں ''دشمن'' کہہ رہے ہیں، میں یہ آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ ۱۹۴۹ء میں کون سا حادثہ تھا جو انہوں نے کہا؟ ''دشمن'' کون تھے؟

مرزا ناصر احمد: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن۔ اتنی وضاحت سے یہ اس میں الفاظ آئے ہوئے ہیں۔ اس میں تو کوئی ابہام باقی نہیں رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کچھ Confusion ہے، کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ:

''میں فنا فی الرسول ہوں۔ میں محمدؐ ہوں''

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو بالکل......

جناب یحییٰ بختیار: ''تو ہم دشمن سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ......'' اپنی طرف سے ''محمد'' کہہ رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہتا ہوں کہ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے، اور نہ کہنے والے اپنی طرف سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ تو خلیفہ ثانی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کون اسلام کے دشمن تھے؟ کون آنحضرتؐ پر حملہ کر رہے تھے، جن کی طرف یہ اشارہ ہے؟ آپ کچھ کہہ سکتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: عیسائی۔

جناب یحییٰ بختیار: عیسائی کہاں کر رہے تھے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی instance بتا دیجئے آپ کہ کسی عیسائی نے کوئی مضمون لکھا، کوئی تقریر کی، پاکستان میں، دنیا میں، جس کی طرف اشارہ ہو؟

مرزا ناصر احمد: آپ مجھے دو گھنٹہ پڑھنے کی اجازت دیں تو میں ساری گالیاں سنا دوں گا۔ جو عیسائیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا سوال ہے ناں، مرزا صاحب! کہ ۱۹۴۹ء میں مرزا صاحب نے یہ خطبہ دیا اور کہتا ہے کہ ''دشمن گھبراتے ہیں۔ دشمن ہمارا شکار ہے۔'' وہ ''دشمن'' کون تھے؟ کیا ضرورت تھی اس کی کہ انہوں نے خطبے میں ذکر کیا؟ کیونکہ مرزا صاحب سوچ کر بات کرتے تھے۔ تو خاص پرابلم ہوگا، کوئی ایشو ہوگا۔ میں وہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: حضرت خلیفہ ثانی نے عیسائیوں کے خلاف ساری دنیا میں ایک مہم جاری کی ہوئی تھی۔ اور جس وقت حضرت خلیفہ ثانی یا کوئی اور خلیفہ جماعت احمدیہ کا ____ ہم ویسے ہی امام جماعت احمدیہ کہہ دیتے ہیں، لیکن آپ کہتے ہیں ''نہیں، آپ اپنا ہی وہ لیا کریں designation''......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں نے صرف ایک سوال پوچھا ہے آپ سے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں بتاتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ...... کہ کوئی خاص incident بتا سکتے ہیں، کوئی خاص statement عیسائیوں کا، کوئی تقریر، کوئی تحریر، اس زمانے میں، جس کے جواب میں کہہ رہے ہیں کہ......

مرزا ناصر احمد: ہر وقت وہ ہے۔ یعنی یہ کہ یہ ۲۵/جولائی کو کوئی واقعہ ہوا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، دو مہینے پہلے، دو دن پہلے، دو ہفتے پہلے۔

مرزا ناصر احمد: ساری صدی میں ہوتا رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، صدی کی بات نہیں۔

مرزا ناصر احمد: وہ جو پہلی صدی میں باتیں ہوئی ہیں، جواب نہیں دینا چاہیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: صدی کی بات نہیں ہے۔

Mr. Chairman: The question of the Attorney-General is .....

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہتا ہوں کہ کوئی incident بتا سکتے ہیں؟

Mr. Chairman: The question of the Attorney-General is......

جناب یحییٰ بختیار: یہ جنرل وہ ہو رہی ہے......

Mr. Chairman: Just a minute. The question of the Attorney-General is: the immediate cause for this, for delivery of this. The witness is requested to confine himself......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کوئی incident بتا سکتے ہیں......

Mr. Chairman: ......to this question only.

جناب یحییٰ بختیار: ......جس کی وجہ سے انہوں نے یہ کہا؟

Mr. Chairman: ہاں Not a general reply but regarding this specific question.

مرزا ناصر احمد: وہ جو ہے ناں اس کا، وہ اسی میں وہ بھی موجود ہے، لیکن قریباً پونے چودہ سو سال کا عرصہ ہو چکا دشمن آپؐ کی، مخالفت کرنے اور آپ کے متعلق بغض اور کینہ رکھنے سے باز نہیں آتا۔ یہاں جو آپ کا سوال ہے، اس کا جواب یہ فقرہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس جگہ کوئی نہیں!

مرزا ناصر احمد: ہزاروں ہیں۔ لیکن میں اس وقت نہیں بتا سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس، اس واقعہ کے؟

مرزا ناصر احمد: میں اس وقت نہیں بتا سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: اب میں کل صبح بتاؤں گا آپ کو، اگر یہی کرنا ہے۔ یعنی ایک مضمون بالکل صاف ہے......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مضمون بالکل صاف آپ کو معلوم ہو رہا ہے۔ مگر میری یہ ڈیوٹی ہے کہ...... مجھے صاف نہیں معلوم ہو رہا ہے......

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کیونکہ ابھی تک جو ہماری Arguments ہو رہی ہیں، یا جو سوالات پوچھ کے جواب پوچھ رہا ہوں، اس کے مطابق جو میرا Conception ہے اسلام کا، وہ مختلف ہو گیا۔ جو میرا Conception تھا نبی کا، وہ مختلف ہو گیا۔ تو اس لئے میں پوچھ رہا ہوں آپ ''دشمن'' کسی کو سمجھتے ہیں؟......

مرزا ناصر احمد: اس context میں......

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ نے کہا ''عیسائی'' تو میں نے کہا ''کوئی عیسائیوں......''

مرزا ناصر احمد: ...... غیر مسلم، اصل میں حملہ آور یہ تھا ہندو اور آریہ خصوصاً ان میں سے، اور عیسائی اور اس وقت دہریہ بھی بیچ میں اس حملے کے شامل ہو گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ آپ درست فرما رہے ہیں، مرزا صاحب! ۱۹۴۹ء میں پاکستان بن چکا تھا۔ نہ کسی ہندو کی ہمت تھی نہ کسی عیسائی کی کہ آنحضرتؐ کی، پاکستان میں آپؐ کی شان میں کسی قسم کی گستاخی کرتا......

مرزا ناصر احمد: یہ یہ پرابلم ہے آپ کا؟

جناب یحییٰ بختیار: ...... تو اس واسطے میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں، نہیں، اس کا جواب یہ ہے کہ پاکستان بن چکنے کے بعد بھی جو غیر مسلموں کے ساتھ ہمارا جہاد تھا، وہ اسی طرح جاری تھا جس طرح پاکستان بننے سے پہلے۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ دشمنوں کو کھا جائیں گے؟

مرزا ناصر احمد: اسلام کھا جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ہم ہندوؤں کو کھا جائیں گے؟

مرزا ناصر احمد: اسلام ــــــ اسلام اپنی روحانی برتری سے کھا جائے گا۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ جو فقیروں کا ایک گروہ ہے۔ جو انسان کا گوشت کھاتا ہے، اس طرح کھا جائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، وہ میں نہیں کہہ رہا۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

اب اور کوئی جوابات ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں، جوابات بہت ہیں۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ جو ۱۹۴۹ء کا خطبہ ہے اس کی ایک کاپی یہاں فائل کرا دیں گے جی؟

مرزا ناصر احمد: میں دیکھتا ہوں، اگر spare ہو گی تو ضرور۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، بعد میں کرا دیں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

ایک سوال تھا ۱۸۵۷ء کے غدر کے متعلق۔ تو وہ اس میں جو نوٹ ہم نے کہا ہے ــــ اس میں یہ تو صرف لفظ نوٹ ہو سکتے ہیں ــــ:

''چوروں اور قزاقوں کی طرح غدر کرنے والوں نے غدر کیا''

تو اگر آپ پھر آپ...... سوال ہو یہاں تو دہرا دیں۔ میرے پاس جواب ویسے ہے۔ یہ میں پوچھ اس لئے رہا ہوں کہ جو حوالہ دیا گیا تھا اس میں ''چوروں اور قزاقوں کی طرح'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ تو ویسے، ویسے میں جواب دے دیتا ہوں۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) مجھے دے دو۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ کے پاس کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہاں انہوں نے جو لکھا ہے "چوروں اور قزاقوں......"

جناب یحییٰ بختیار: "......اور حرامیوں......"

مرزا ناصر احمد: "......قزاقوں کی طرح، حرامیوں کی طرح"۔

(Pause)

غدر یا later on، تحریک آزادی کے نام سے ایک واقعہ ۱۹۵۸ء میں ہوا، ۱۸۵۸ء میں ہوا، ۵۷ میں ہوا، ۱۸۵۷ میں ہوا۔ یہ واقعہ اس سال سے کہیں پہلے کا ہے جس سال جماعت احمدی کی بنیاد رکھی گئی، اس کے متعلق اس زمانہ کے لوگوں نے جو کچھ لکھا، وہ ہمارے سامنے ہو تب ہم صحیح نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں۔ چنانچہ سنئے۔

سید نذیر حسین صاحب محدثِ دہلوی فرماتے ہیں رسالہ "اشاعت السنہ" جلد ۶، نمبر ۷، ۲۸۸ صفحے پر اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے اس میں لکھا ہے — کہ:

"مولانا سید نذیر حسین صاحب محدثِ دہلوی نے اصل معنیٰ جہاد کے لحاظ سے ___ اصل معنیٰ جہاد کے لحاظ سے بغاوتِ ۱۸۵۷ کو شرعی جہاد نہیں سمجھا (بلکہ اس کو کیا، سمجھا) بلکہ اس کو بے ایمانی، عہد شکنی، فساد، عناد خیال کر کے اس میں شمولیت اور اس کی معاونت کو معصیت ___ گناہ قرار دیا"۔

یہ مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی۔

خواجہ حسن نظامی صاحب معروف ایک ہستی ہیں وہ فرماتے ہیں:

"یہ اقرار کرنا قرین انصاف ہے کہ ہندوستانی فوج والوں اور دیسی باشندوں نے بھی غدر کے شروع میں سفاکی اور بے رحمی کو حد سے بڑھا دیا تھا۔ اور ان کے ستم ایسے ہولناک تھے کہ ہر قسم کی سزا ان کے لئے جائز کہی جا سکتی ہے۔ انہوں نے بے کس عورتوں کو قتل کیا۔ انہوں نے حاملہ عورتوں کو ذبح کرنے سے دریغ نہ کیا۔ انہوں نے دودھ پیتے بچوں کو اچھالا اور سنگینوں کی نوکوں پر روک کر بے زبان

معصوموں کو چھید ڈالا۔ وہ حاملہ عورتوں کے پیٹ میں تلواریں گھونپ دیتے تھے۔ غرض کوئی ظلم وستم ایسا نہ تھا جو ان کے ہاتھ سے انگریزوں اور ان کے بیوی بچوں پر نہ ٹوٹا ہو۔ ان کے شرم ناک افعال نے تمام ہندوستان کو ہمیشہ کیلئے رحم وانصاف کی نظروں میں ذلیل کر دیا۔ میرا سر شرم وندامت سے (یہ حسن نظامی صاحب ہیں) میرا سر شرم وندامت سے اونچا نہیں ہوتا جب میں اپنی قوم کی اس دردناک سفاکی کا حال پڑھتا ہوں جو اس نے دہلی شہر کے اندر 11 مئی ۱۸۵۷ء اور اس کے بعد کے زمانہ میں روا رکھی"۔

"دہلی کی جان کنی" صفحہ ۲۳، از خواجہ حسن نظامی انہوں نے خود لکھا ہے یہ۔

بہادر شاہ ظفر۔ بہادر شاہ ظفر نے 9 مارچ ۱۸۵۸ء کو دیوان خاص قلعہ دہلی میں عدالت کے سامنے جو تحریری بیان دیا اس میں لکھا کہ:

"میں نے دو پالکیاں روانہ کیں اور حکم دے دیا کہ توپیں بھی بھیج دی جائیں۔ اس کے بعد میں نے سنا پالکیاں پہنچنے بھی نہ پائی تھیں کہ مسٹر فریزئیر، قلعہ دار اور لیڈیاں سب کے سب قتل کر دیئے گئے۔ (اس سے) زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ باغی سپاہ دیوان خاص میں گھس آئی، عبادت خانہ میں بھی ہر طرف پھیل گئی اور مجھے چاروں طرف سے گھیر کر پہرہ متعین کر دیا۔ یہ نمک حرام ___ یہ نمک حرام ___ کئی انگریز مرد اور عورت کو گرفتار کر کے لائے۔ ان کو انہوں نے میگزین میں پکڑا تھا اور ان کے قتل کا قصد کرنے لگے۔ آخری وقت اگرچہ میں مفسد بلوائیوں کو حتی المقدور باز رکھنے کی کوشش کرتا رہا مگر انہوں نے میری طرف مطلق التفات نہیں کیا اور ان بیچاروں کو قتل کرنے باہر لے گئے۔

احکام کی نسبت معاملہ کی اصل حالت یہ ہے کہ جس روز سپاہ آئی، انگریزی افسروں کو قتل کیا اور مجھے قید کر لیا، میں ان کے اختیار میں رہا، میرا اپنا کوئی اختیار نہیں تھا۔"

یہ لکھنے والے ہیں ''بہادر شاہ کا مقدمہ'' از خواجہ حسن نظامی۔ اور اس کے اوپر خواجہ حسن نظامی صاحب فرماتے ہیں کہ بہادر شاہ بادشاہ کے اپنے دستخط ہیں۔

سر سید احمد خاں:

''غور کرنا چاہیئے کہ اس زمانہ میں جن لوگوں نے جہاد کا جھنڈا بلند کیا، ایسے خراب اور بد رویہ اور بد اطوار آدمی تھے کہ بجز شراب خوری کے اور تماش بینی اور ناچ اور رنگ دیکھنے کے کچھ وظیفہ ان کا نہ تھا۔ بھلا یہ کیوں کر پیشوا اور مقتدا جہاد —— بھلا یہ کیوں کر پیشوا اور مقتدا جہاد —— کے گنے جا سکتے تھے؟ اس ہنگامے میں کوئی بات بھی مذہب کے مطابق نہیں ہوئی —— اس ہنگامے میں کوئی بات بھی مذہب کے مطابق نہیں ہوئی۔ —— سب جانتے ہیں کہ سرکاری خزانہ اور اسباب، جو امانت تھا، اس میں خیانت کرنا، ملازمین کو نمک حرامی کرنا مذہب کی رو سے درست نہ تھی۔ صریح ظاہر ہے کہ بے گناہوں کا قتل، علی الخصوص عورتوں اور بچوں اور بڈھوں کا، مذہب کے بموجب گناہ عظیم تھا۔ پھر کیوں کر یہ ہنگامہ غدر جہاد ہو سکتا تھا؟ ہاں، البتہ چند بد ذاتوں نے دنیا کی طمع، اپنی منفعات اور اپنے خیالات پورا کرنے اور جاہلوں کے بہکانے کو، اپنے ساتھ جمعیت کو جمع کرنے کو جہاد کا نام دے لیا۔ پھر یہ بات بھی مفسدوں کی حرام زدگیوں میں سے ایک حرم زدگی تھی، نہ واقعہ میں جہاد۔ مگر جب بریلی کی فوج دہلی پہنچی اور دوبارہ فتویٰ ہوا، جو مشہور ہوا اور جس میں جہاد کرنا واجب لکھا ہے، بلاشبہ اصلی نہیں۔ چھاپنے والے اس فتویٰ نے، جو ایک مفسد اور نہایت قدیمی بدذات آدمی تھا —— اس فتویٰ —— چھاپنے والے اس فتویٰ نے جو مفسد اور نہایت قدیمی بدذات آدمی تھا —— جاہلوں کے بہکانے اور ورغلانے کو لوگوں کے نام لکھ کر اور چھاپ کر اس کو رونق دی تھی، بلکہ ایک آدھ مہر ایسے شخص کی چھاپ دی تھی جو قبل غدر مر چکا تھا''۔ یہ ''اسباب بغاوت ہند'' صفحہ ایک ہی ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں:

''عہد و ایمان والوں سے لڑنا ہرگز شرعی جہاد —— ملکی ہو خواہ مذہبی —— نہیں ہو سکتا —— عہد و ایمان والوں سے لڑنا ہرگز شرعی جہاد نہیں ہو سکتا بلکہ عناد و فساد کہلاتا ہے۔ مفسدہ ۱۸۵۷ء میں جو مسلمان شریک ہوئے تھے وہ سخت گنہگار اور بحکم قرآن وحدیث وہ مفسد و باغی کردار تھے...... بدکردار تھے...... مفسد و باغی بدکردار تھے اکثر ان میں عوام کالانعام تھے۔ بعض جو خواص و علماء کہلاتے تھے —— بعض جو خواص و علما کہلاتے تھے —— وہ بھی اصل علومِ دین قرآن وحدیث سے بے بہرہ تھے یا نافہم و بے سمجھ''۔

(رسالہ ''اشاعت السنہ'' جلد 9 نمبر 10 صفحہ ۳۰۹-۳۱۰، ۱۸۸۶ء)

پھر نواب صدیق حسن خاں صاحب جو فرماتے ہیں وہ بھی سنئے۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب نے کتاب ''ہدایت السائل'' اور دوسری متعدد کتابوں میں یہ لکھا ہے:

''ہندوستان کے بلاد دارا لسلام ہیں۔ نہ دارالحرب۔ برٹش گورنمنٹ سے ہندوستان کے تمام رؤسا، رعایا کا ہمیشہ کیلئے معاہدہ دوستی ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہندوستان کے کس شخص کا برٹش گورنمنٹ سے جہاد کرنا اور اس معاہدہ کو توڑنا جائز نہیں ہے۔ جو غدر ۱۸۵۷ء میں برٹش گورنمنٹ سے مفسدوں نے سلوک کیا وہ فساد تھا، نہ جہاد۔''

پھر شمس العلماء مولانا ذکاء اللہ خان صاحب فرماتے ہیں:

''جب تک دہلی میں بخت خان نہیں آیا جہاد کے فتویٰ کا چرچہ شہر میں بہت کم تھا۔ یہ کام لچے شہدے مسلمانوں کا تھا کہ وہ ''جہاد جہاد'' پکارتے پھرتے تھے۔ مگر جب بخت خان، جس کا نام اہل شہر نے کم بخت خان رکھا —— جس کا نام اہلِ شہر نے کم

بخت خان رکھا تھا ___ دہلی میں آیا تو اُس نے یہ فتویٰ لکھایا۔ اس نے جامعہ مسجد میں مولویوں کو جمع کر کے جہاد کے فتویٰ پر دستخط و مہریں ان کی کرالیں اور مفتی صدرالدین نے بھی ان کے جبر سے ___ اور مفتی صدرالدین نے بھی اُن کے جبر سے ___ اپنی جعلی مہر کردی۔ لیکن مولوی محبوب علی و خواجہ ضیاالدین نے فتویٰ پر مہریں نہیں دیں اور بے باکانہ کہہ دیا کہ شرائط جہاد موافقت مذاہب اسلام موجود نہیں۔ جن مولویوں نے فتویٰ پر مہریں کی تھیں وہ کبھی پہاڑی پر انگریزوں سے لڑنے نہیں گئے۔ مولوی نذیر حسین، جو وہابیوں کے مقتدا اور پیشوا تھے، اُن کے گھر میں تو ایک میم چھپی بیٹھی تھی۔‘‘

یہ ’’تاریخ عروجِ عہد سلطنت انگلشیہ در ہند‘‘ حصہ کو سوئم، ۶۷۵ اور ۶۷۶۔ یہ مولانا خان بہادر شمس العلماء محمد ذکااللہ صاحب کی تحریر ہے۔ اس...... پس...... ہاں، ایک اور رہ گیا۔

شیخ عبدالقادر صاحب، بڑی معروف ہستی ہیں، شیخ عبدالقادر صاحب، بی۔ اے، بیرسٹر ایٹ لاء، سیکرٹری شرافت کمیٹی، سیالکوٹ، اپنے رسالہ ’’ترکوں کے اپنوں پر فرضی مظالم‘‘ میں تسلیم کرتے ہیں کہ:

’’۱۸۵۷ء میں ہندوستان میں غدر مچا۔ اس غدر کو فرو کرنے کے لئے انگریزوں کی افواج کو مصر سے گذر کر ہندوستان پہنچنے کی اجازت۔ اس غدر کو فرو کرنے کے لئے انگریزوں کی افواج کو مصر سے گذر کر ہندوستان پہنچنے کی اجازت ___ حضور خلیفہ المسلمین سلطان المعظم نے ہی دی تھی۔ جنوبی افریقہ میں جنگ بوئرز ہوئی۔ ترکوں نے انگلستان کا ساتھ دیا۔ ہزار ہا ترکوں نے انگریزی جھنڈے کے نیچے لڑنے مرنے کیلئے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ مساجد میں انگریزوں کی فتح اور نصرت کیلئے دعائیں کی گئیں‘‘۔

اس پس منظر میں اس تحریر پر اعتراض کوئی وزن نہیں رکھتا جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

’’۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی حالت یہ ہوگئی تھی کہ بجز بدچلنی اور فسق و فجور اسلام کے رئیسوں کو اور کچھ یاد نہ تھا، جس کا اثر عوام پر بھی بہت پڑ گیا تھا۔ انہی ایّام میں انہوں نے ایک ناجائز اور ناگوار طریقہ سے سرکار انگریزی سے باوجود نمک خوار اور رعیت ہونے کے مقابلہ کیا، حالانکہ ایسا مقابلہ اور ایسا جہاد ان کیلئے شرعاً جائز نہیں تھا۔‘‘

جو میں نے پہلے حوالے پڑھے ہیں، اس کے مقابلہ میں یہ بہت ہی نرم حوالہ ہے، اور کوئی اس کے اوپر اعتراض نہیں۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) اور بھی ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے پاس اور ہیں ابھی؟

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں بعد میں سوال کروں گا آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ صرف وہ پڑھ لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

ایک یہ ایک سوال تھا ’’تبلیغ رسالت‘‘ جلد نہم۔ وہ، وہ ’’جہنمیوں‘‘ کے متعلق۔ وہ صرف ایک ہی سوال ہے، ایک ہی عبارت کے متعلق۔ وہ دوبارہ آ گیا تھا۔ پہلے میں اس کا جواب دے چکا ہوں، اس کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک سوال ہے ’’سیرت الابدال‘‘ ایک کتاب ہے، اس کے صفحہ ۱۵۳ پر...... ۹۳ پر...... Hundred and ninty-three پر ___ اس صفحے پر کوئی عبارت کے متعلق ایک اعتراض ہے۔ تو اگر وہ عبارت ___ وہ نوٹ نہیں ہم کر سکے ___ وہ عبارت اگر پڑھ دی جائے، صفحہ ۱۹۳ کی، تو زیادہ اچھا ہے۔ ورنہ میں اس کے بغیر جواب دے دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کونسی کتاب ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''سیرت الابدال'' کے صفحہ ۱۹۳ پر کوئی عبارت ہے جس کے متعلق سوال کیا گیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ اگلے سوال کا جواب دے دیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں اسی کا جواب دے دیتا ہوں۔ پھر اور کوئی ضرورت پڑے تو آپ سپلیمنٹری میں کر دیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ''سیرت الابدال'' جو کتاب ہے اس کے صرف سولہ صفحے ہیں۔ تو ان سولہ صفحوں میں سے وہ کون سا ۱۹۳ page تلاش کیا گیا ہے جس پر اعتراض کیا گیا ہے؟ کتاب کے سارے صفحے ہی سولہ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ کسی دوسرے volume کا ہوگا۔

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by Madam Deputy Speaker (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi.)]

مرزا ناصر احمد: کسی Volume میں بھی...... ہم نے وہ چیک کیا۔ جو اکٹھے چھپی ہیں، کئی کتابیں اکٹھی، اس Volume میں بھی ۱۴۸ پر ختم ہو جاتی ہے، ایک سو چوالیس کے اوپر یہ ختم ہو جاتی ہے یہ کتاب۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ حوالہ ہے ہی نہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ صفحہ ہی کوئی نہیں۔ میں اب آتا ہوں، میں جواب دیتا ہوں اسے۔ ۱۹۳ صفحہ ہی موجود نہیں کسی ایڈیشن میں بھی۔ یعنی جہاں اکٹھی کتابیں چھپی ہیں، یہ ہے۔ اکٹھی جو چھپی ہیں۔ ہمارے ''روحانی خزائن'' کے نام سے، اس میں ۱۲۹ سے یہ شروع ہوئی ہے کتاب،

اور یہ یہاں ختم ہو گئی ۱۴۴ پر۔ یہ وہ میں نے...... یہ جلد ۲۰، اس میں بھی نہیں ہے۔ اچھا! رہے وہ ۱۶ صفحے جو کتاب میں ہیں تو اس میں وہ حوالہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں ہے بالکل؟

مرزا ناصر احمد: نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، ہم دیکھ لیں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ دیکھ لیں۔

(Pause)

ایک سوال تھا قاضی محمد اکمل صاحب کی ایک نظم کے ایک شعر پر......

جناب یحییٰ بختیار: یہ سوال ختم ہو گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ پہلا جو ہے ''دافع البلا'' والا وہ ختم ہو گیا؟

جناب یحییٰ بختیار: کونسا؟ نہیں جی، یہ اس پر آپ نے کہا کہ ''نہیں' یہ بات کہی تھی کہ وہ ......اُن کو جماعت سے نکال دیتے''۔ پھر آپ کے سامنے پڑھ کر سنایا گیا، یہ تو ختم ہو گیا تھا، اس کے بعد تو کوئی سوال نہیں تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس میں کچھ حوالے اور ملے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، آپ اس کو آگے elaborate کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں نہیں، elaborate......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، کر لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ...... elaborate یہ کر رہے ہیں کہ جس وقت...... یہ ایک تو جو نظم ہے، اس میں یہ شعر بھی موجود ہے:

''غلام احمد مختار ہو کر
یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہاں میں''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہو کے، جو بھی آپ کا مقام ہے وہ ہے۔

اسی نظم میں وہ ہے یہ شعر۔

''محمدؐ پھر اُتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں''

''آگے سے بھی بڑھ کر'' کا مفہوم غلط فہمی پیدا کر سکتا ہے۔ انہوں نے ۱۳ اگست ''الفضل'' میں یہ مضمون لکھا کہ:

''میرا یہ ہرگز مطلب نہیں تھا جو میری طرف منسوب کیا جا رہا ہے۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ حدیث کی رُو سے امتِ محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر مجدّد آتے ہیں اور ان مجدّد دین کا اپنا کچھ نہیں ہوتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی نور جو ہے وہ ان کے وجودوں میں چمکتا ہے اور آپؐ ہی کا ظہور ہے۔ تو میرا مطلب یہ کہنے کا تھا کہ جو اس سے قبل مجدّد دین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تھا، مسیح موعود میں اس سے زیادہ ظہور ہوا''۔

یہ اُنہوں نے اپنا بیان دیا۔ میں آگے ابھی اُن کا ___ جواب ابھی نہیں ختم ہوا ___ انہوں نے پھر یہ لکھا ہے کہ:

''لیکن اس سے بعض لوگوں کو غلط فہمی پیدا ہوئی اور مجھے بڑی سخت تنبیہ ہوئی اور میں نے جب اپنا کلام کتاب کی شکل میں ۱۹۱۱ء میں شائع کیا تو اس وقت لوگوں کے اس ...... جو میرے پیچھے پڑے ہوئے تھے کہ تم نے کیا حرکت کی ہے......''۔

یہ ہے ان کا دیوان ۱۹۱۱ء کا، پہلی دفعہ یعنی پانچ سال کے بعد چھپا ہے:

''......اس میں یہ شعر میں نے لوگوں کے، جو میرے پیچھے پڑے ہوئے تھے، اُس کی وجہ سے نکال دیا۔ میں اُن کو کہتا رہا، میں قسمیں کھاتا رہا، (اسی میں ملحق ہے) کہ میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ خدا کی قسمیں کھا کے کہتا ہوں کہ میرا مطلب یہ ہے

کہ پہلے مجدد دین کے مقابلہ میں زیادہ بلند شان والا ظہور ہوا ہے۔ تم میری قسمیں ...... میں اوروں کو تو چھوڑتا ہوں، خود جماعت کے لوگ میری قسموں پر اعتبار نہیں کر رہے۔ اور میں قسمیں کھا کھا کے تھک گیا ہوں''۔

اس کا تو جو شخص شاعر ہے، کہتا ہے کہ ''میرا یہ مطلب ہے''۔ اس مطلب پر اعتراض نہیں ہوتا کیونکہ وہ یہ کہتا ہے کہ پچھلے مجدّد دین کی نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس صدی میں ظہور زیادہ شان والا ہے۔ مقابلہ مجدّد دین سے ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں۔ دوسرے یہ وہ کہتا ہے کہ مانتا ہے کہ بعض لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اس سے ___ وہی جو اس وقت سوال ہوا ہے ___ یہ غلط فہمی پیدا ہو جائے گی، اور ''انہوں نے مجھے شروع سے ہی تنگ کرنا شروع کر دیا، اور ۱۹۱۱ء میں میں نے اپنی نظم سے یہ نکال دیا، اور ۱۹۰۶ء کے بعد کسی رسالے یا کسی اخبار یا کسی کتاب میں اپنے اس شعر کو میں نے شائع نہیں کروایا''۔ اور پھر ۳۸ سال کے بعد ___ سمجھے ناں ___ ۱۹۴۴ء میں ۱۳ اگست کے اخبار میں لکھتے ہیں کہ:

''میں قسمیں کھا کھا کے تھک گیا ہوں۔ اور تو نہیں، جماعت والے بھی میرے پر اعتبار نہیں کرتے۔ میرا یہ مطلب نہیں''۔

تو یہ نئے حوالے جو آئے تھے، یہ اُس میں add ہو جاتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر ایک دو سوال ہیں آپ سے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ایک اصول یہ ہوتا ہے کہ جو کچھ آپ یہاں کہتے ہیں، یا جو میں کہتا ہوں، یا جو اسمبلی کہتی ہے، جو قانون یہ پاس کرتی ہے، پھر ان کو یہ اختیار نہیں ہوتا ___ بعد میں ___ کہ ''میرا مطلب کیا تھا''۔ یہ پھر عدالت کو یا پھر کوئی اور ہی ادارہ ہوتا ہے۔ اکمل صاحب کے الفاظ جو انہوں نے کہے ہیں، وہ خواہ لاکھ کہیں کہ ''میرا مطلب یہ نہیں تھا، وہ نہیں تھا'' وہ جو ہے، وہ پھر پبلک جج کرتی

ہے کہ مطلب کیا تھا۔ ایک اصولاً میں کہہ رہا ہوں کہ interpretation کا جو right ہوتا ہے، وہ author کو نہیں ہوتا۔

Mirza Nasir Ahmad: That is, that is a legal question....

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں وہی بتا رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ......ادب میں، شعروں میں نہیں ہیں___ میری بات سن لیں پوری___ شعر میں یہ نہیں چلتا۔ شعر میں ہمارا محاورہ ہے:

"صاحبِ البیتِ ادریٰ بمافیہ"

جو کہنے والا ہے وہی مطلب بتائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ٹھیک ہے۔ میں دوسری بات یہ کر رہا تھا کہ جب سوال آپ کے سامنے آیا تھا، اُس وقت یہ تھا کہ: "قصیدہ مرزا غلام احمد صاحب کی موجودگی میں پڑھا گیا"؟ آپ نے کہا: "نہیں"......

مرزا ناصر احمد: میں، میں اب بھی کہتا ہوں "نہیں"۔

جناب یحییٰ بختیار: ......پھر اس کے بعد سوال یہ آیا کہ "ان کی موجودگی میں یہ "البدر" میں چھپا؟"......

مرزا ناصر احمد: ہم نے کہا "ہاں"۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے، ......سبھی نے کہا، ایک نے نہیں کہا۔

مرزا ناصر احمد: اب میں کہتا ہوں "ہاں"۔

جناب یحییٰ بختیار: اب کہتے ہیں!

مرزا ناصر احمد: ۱۹۰۶ء میں چھپا، لیکن......

جناب یحییٰ بختیار: میں نے......آپ نے کہا کہ:

"اگر ان کو معلوم ہوتا اور ان کے سامنے ہوتا تو اس کو جماعت سے باہر نکال دیتے"......

مرزا ناصر احمد: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... چونکہ اگر...... میرا سوال پورا ہونے دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کا بھی یہ Impression تھا کہ بڑی غلط بات کی ہے، آپ کے خیال کے مطابق، مرزا صاحب کا بھی یہ Impression تھا کہ بڑی غلط بات ہے، ان کو جماعت سے نکال دیتے۔ پھر اس نے خود کہا کہ "نہیں جی! انہوں نے تو 'جزاک اللہ' کہا"۔ اور یہ ثابت ہوا۔ ان کی موجودگی میں چھپا___ اتنا ہی سوال تھا کہ وہ بڑے خوش ہو گئے اس قصیدے کو سن کے کہ جس میں ان کو کہا کہ ان کی شان محمدؐ سے بھی زیادہ ہے۔ یہ ہم بتانا چاہتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، بات یہ ہے، یہ باتیں جو آپ کر رہے ہیں ناں اب، یہ "البدر" میں بالکل نہیں چھپیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نہیں کہتا کہ یہ "البدر" میں چھپیں۔ میں نے اتنا ہی کہا کہ "البدر" میں یہ چھپا جب مرزا صاحب زندہ تھے، حیات تھے، اور انہوں نے کوئی اس پہ ایکشن نہیں لیا، کوئی ہمارے پاس ریکارڈ نہیں کہ انہوں نے اس کو disapprove کیا ہو۔ اس کے دوسری طرف ہمارے پاس یہ ریکارڈ پر موجود ہے۔ اکمل صاحب کا قول ہے___ کہ انہوں نے اس کو سراہا، "جزاک اللہ" کہا اور خوش ہوئے۔

مرزا ناصر احمد: اور نتیجتاً ۱۹۱۱ء میں اپنی نظم میں سے نکال دیا!

جناب یحییٰ بختیار: وہ ٹھیک ہے۔ مرزا صاحب کی حیات کے بعد انہوں نے کر دیا پبلک کو بڑا غصہ آیا اس پر۔ مگر یہ fact ہے۔ کہ مرزا صاحب نے اس کو approve کیا اور خوش ہوئے۔

مرزا ناصر احمد: ہماری، ہماری تاریخ میں، ہماری تاریخ نے یہ ریکارڈ ہی نہیں کیا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس نظم کو پڑھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا،

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں مُسیح......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ابھی میں اور کچھ نہیں پوچھنا چاہتا۔ ''الفضل'' آپ کا اخبار ہے۔ اس میں اکمل یہ کہتا ہے کہ اُن کی موجودگی میں پڑھا اور انہوں نے اس کو پسند کیا۔

That is enough for my point of view.

اگر ''الفضل'' میرا اخبار ہے یا جماعت اسلامی کا اخبار ہے، تب تو میں کہہ سکتا کہ ٹھیک ہے، غلط بات ہے۔

مرزا ناصر احمد: تو آپ کے اپنے اس اصول کے مطابق، جو آپ نے ابھی کہا، ''الفضل'' میرا اخبار نہیں، ''الفضل'' خلیفہ...... جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ کا اخبار نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ''آپ'' سے مطلب ''جماعت احمدیہ کا اخبار'' ہے ان کا۔

مرزا ناصر احمد: جماعت احمدیہ کا بھی اخبار نہیں، جماعت احمدیہ کی ایک تنظیم کا اخبار ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ان کی آواز ہے یہ،......

مرزا ناصر احمد: جی......

جناب یحییٰ بختیار: ...... ان کی رائے دیتا ہے، ان کی طرف سے......

مرزا ناصر احمد: ان کی آواز بالکل نہیں ہے، یہ تو بالکل، بالکل نہیں ہے، جماعت کی آواز نہیں ہے ''الفضل''۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بڑا اچھا ہے! آپ اگر یہ کہہ دیں تو بڑی اچھی بات ہے! ہم تو سارے جھگڑے ''الفضل'' سے کر رہے ہیں یہاں۔

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں جماعت کا۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو پھر سارے جھگڑے ختم ہو گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کس جماعت کا ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: کس جماعت کا ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: کسی جماعت کا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، مرزا صاحب......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں،......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''ڈان'' اخبار تھا، ۱۹۴۱ء میں شروع ہوا دہلی میں ساری دنیا کہتی تھی کہ مسلم لیگ کی آواز ہے۔ وہ بھی آفیشل آرگن تو نہیں تھا کوئی مسلم لیگ کا۔

آج ''مساوات'' ہے۔ سب کہتے ہیں جی کہ پیپلز پارٹی کا ہے۔ پیپلز پارٹی کا آفیشل اخبار تو نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور سارے کہتے ہیں کہ ''ٹرسٹ'' کے اخبار آج کی گورنمنٹ کے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ...... اور ان پہ اعتراض کرتے ہیں۔ آپ کے نزدیک حکومت پر وہ اعتراض درست ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں، میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ officially جو ہے ناں ___ ''ٹرسٹ'' اور بات ہے ___ ''مساوات'' اخبار کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے، پیپلز پارٹی کا ہے۔ ''جسارت'' کہتے ہیں کہ جماعتِ اسلامی کا ہے، حالانکہ جماعت اسلامی کا کوئی نہیں ہے، ان سے ہمدردی رکھنے والوں کا ہوگا، اُن کی آواز بلند کرتا ہوگا۔

''الفضل'' جو ہے، اُس کو آپ، فائنس آپ کرتے ہیں، آپ کی جماعت کرتی ہے۔ اس کو نکالتے ہی آپ ہیں۔ آپ کی رائے اور آپ کے خطبے سب اس میں آتے ہیں، سب اس میں آئے ہیں، اور آپ کہتے ہیں کہ ''نہیں ہے' آپ کا اخبار بالکل نہیں''۔ تو بالکل ٹھیک بات ہے!

مرزا ناصر احمد: میرا نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: خلیفہ کا ذاتی میں نہیں کہہ رہا۔

مرزا ناصر احمد: نہ جماعت احمدیہ کا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کی آواز ہے وہ، آپ کی جماعت کی آواز۔

مرزا ناصر احمد: نہ میری آواز ہے۔ میری آواز کے کچھ حصوں کو اس کا نقل کر دینا ___ وہ اخبار میری آواز نہیں بنتا۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، آپ کے حصے ہی نقل کر رہا ہے وہ۔

مرزا ناصر احمد: میری آواز کے کچھ حصوں کو وہ نقل کرتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......اور سارا کچھ جو وہ کہتا ہے، وہ میری طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: موڑ توڑ کر تو نہیں نقل کرتا وہ، موڑ توڑ کر تو اخبار کرتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اتنی غلطیاں کاتب صاحب کر جاتے ہیں کہ آپ حیران ہو جائیں اگر آپ کو دکھاؤں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، کاتب کی اور بات ہوتی ہے، موڑ توڑ کرنا اور بات ہوتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ موڑ توڑ معنوی موڑ توڑ بن جاتا ہے اس کے بعد۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی اب اور کوئی حوالہ ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، سب حوالے ہیں۔

(Pause)

یہ میں نے یہاں ریکارڈ کروایا کہ قاضی اکمل صاحب کا یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو سنا اور ''جزاک اللہ'' کہا، ۳۸ سال کے بعد، ہماری تاریخ میں یہ واقعہ کہیں ریکارڈ نہیں۔ اس طرح میں اس کو بالکل غلط سمجھتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: جھوٹ کہا انہوں نے؟

مرزا ناصر احمد: جھوٹ کہا، جو آپ مرضی کہہ لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اکمل نے جھوٹ کہا، ''الفضل'' نے جھوٹ رپورٹ کیا، بس ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: قاضی اکمل صاحب نے جھوٹ کہا، جھوٹ اس معنی میں کہ ہماری تاریخ نے اس واقعہ کو ریکارڈ ہی نہیں کیا کہیں بھی اور ۳۸ سال کے بعد ایک شخص ایک چیز ۳۸ سال پہلے کی کہہ رہا ہے، اور حافظے کا یہ حال ہے کہ اپنے اس شعر کو، جو آخری نہیں، اور لکھ رہا ہے کہ یہ آخری شعر ہے میرا۔ اپنی عمر کے اس حصّے میں پہنچ کر جب اپنے ہی شعر یاد نہیں، ان کے، جو انہوں نے کسی اور کے متعلق بات کی ہو وہ کیسے قابل قبول ہو جائے گی؟

جناب یحییٰ بختیار: بس جی، ٹھیک ہے۔ مرزا صاحب! ایک شعر ایک آدمی کو یاد نہیں رہتا۔ اتنا بڑا واقعہ کہ مرزا صاحب وہاں موجود ہوں، وہ ان کی تعریف کرے، کوئی احمدی بھولتا نہیں۔

مرزا ناصر احمد: کسی احمدی نے کسی جگہ کسی تحریر میں، کسی لیکچر میں، کسی کتاب میں، کسی مضمون میں اس واقعہ کی طرف کبھی اشارہ نہیں کیا، میں تو یہ کہہ رہا ہوں۔

(Pause)

اور یہ اس کے برعکس یہ روایت ہے ہماری ریکارڈ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے اپنے شعر شُور سناتا رہتا تھا اور آپ کہتے تھے کہ ''میں اپنے کام میں مشغول تھا، سوچ میں لگا ہوا تھا، میں نے کوئی نہیں سنا''۔ یہ روایت ریکارڈ ہے۔ اور وہ روایت کہ ''سُنا اور یہ کیا'' یہ ۳۸ سال تک کسی شخص نے اس کی طرف اشارہ ہی نہیں کیا۔ اس کو میں کیسے own کرلوں؟

جناب یحییٰ بختیار: ''البدر'' آپ کا اخبار تھا، آپ کا اخبار تھا، جماعت کا، کہ نہیں تھا وہ بھی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ بھی نہیں تھا، وہ بھی نہیں تھا۔ یہ، یہ بھی میں یہ ''الحکم'' ۷رفروری ۱۹۲۳ء میں، جب کہ یہ کوئی جھگڑا قاضی اکمل صاحب وغیرہ کے شعر کا نہیں تھا، یہ ایک یہ، یہ چھپا ہے، حضور کے انہماک کے متعلق روایت:

''حافظ معین الدین صاحب کی یہ شعر خوانی کا سلسلہ جاری تھا۔۔۔۔''

ایک منشی ظفر احمد صاحب، بڑے بزرگ ہمارے، صحابی ہیں، اُن کی یہ روایت ہے:

''......منشی ظفر احمد صاحب بلوائے ہوئے قادیان میں موجود تھے اور حضرت صاحب کے قریب ہی رہتے تھے۔ چند روز تک تو یہ سلسلہ رہا۔ ایک دن منشی جی نے عرض کیا کہ ''حضور کیا سنتے رہتے ہیں، حافظ صاحب سونے ہی نہیں دیتے، (حافظ صاحب شعر سنایا کرتے تھے) نہ یہ کوئی خوش آواز ہیں۔ سب کو تکلیف ہوتی ہے۔ آپ کس طرح سنتے رہتے ہیں''۔ (یہ مفہوم منشی صاحب کے کلام کا تھا۔) آپ نے ہنس کر فرمایا: ''مجھے تو کچھ معلوم نہیں کہ یہ کیا سناتے ہیں، اور نہ میں اس خیال سے سنتا ہوں کہ یہ کوئی خوش آواز ہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ میرے دماغ میں اسلام کی حالت اور عیسائیوں کے حملوں کو دیکھ کر جوش اُٹھتا ہے، اور بعض وقت مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ دماغ پھٹ جائے گا اس جوش میں ــــــ کیونکہ حافظ صاحب بڑے اخلاص سے کمر دبانے کیلئے آجاتے ہیں، میں نے دینی توجہ کو دوسری طرف بدلنے کیلئے اُن کو کہہ دیا کہ کوئی شعر یاد ہو تو سناؤ اب یہ بے چارہ نہایت اخلاص سے سناتا ہے، اور میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ میرا خیال ادھر متوجہ ہو اور وہ ہجوم افکار جو دماغ میں موجودہ حالت کو دیکھ دیکھ کر ہوتا ہے، تھوڑی دیر کیلئے کم ہو جائے، مگر وہ کم ہونے میں نہیں آتا، اور مجھے پتہ بھی نہیں لگتا کہ کیا کہتے ہیں۔ اگر آپ کو ناپسند ہو تو اُن کو منع کر دیا جائے''۔

جس شخص کی یہ حالت تھی کہ اسلام کے غم اور فکر میں ہر وقت اپنی توجہ کو اس خاص مضمون کی طرف مرکوز رکھتا تھا، Concentrate his mind was concentrated on that one subject, اُس کے سامنے شعر سنانے والے شعر سناتے تھے، بچے اپنی کہانیاں سناتے تھے، وہ اُن کی طرف مشغول ہوتا ہے؟ اُس کی طرف ایک ایسی بات منسوب کرنا، جو ۳۸ سال کے بعد منسوب کی گئی ہو، جس کا ذکر ۳۸ سال تک کسی ایک حوالے میں موجود نہ ہو، میرے نزدیک بڑا ظلم ہے۔ باقی جو دنیا مرضی کہے۔ اور ''جزاک اللہ'' کے بعد گیارہ کو نکال دیا۔

اچھا، یہ ایک......

جناب یحییٰ بختیار: ''الفضل'' جو ہے، جس شعبے کا ہے، آپ کی جماعت میں اُس کا نام کیا ہے؟ ریکارڈ پر آجائے۔

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا یہ آپ کی جماعت کے کسی شعبے کے نیچے ہے۔ وہ شعبہ کونسا ہے؟

مرزا ناصر احمد: اس کی جنرل نگرانی یہ صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے۔ لیکن جس طرح یہ independent ہوتے ہیں ناں آپ کے تھل اتھارٹی، وغیرہ، وغیرہ، اس طرح یہ independent ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نگرانی صدر انجمن احمدیہ؟

مرزا ناصر احمد: عام، عام نگرانی۔ اور جو اُس کے منیجر اور ایڈیٹر ہیں وہ بالکل آزاد ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی اُن کو financially کون support کرتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: اپنے پاؤں پہ کھڑا ہے، قریباً۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی شروع کوئی بھی تو اس کا ہو گا ناں۔

مرزاناصراحمد: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: کوئی بھی financial support کرنے والے ہیں؟ کمپنی ہے؟

مرزاناصراحمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: فرم ہے؟

مرزاناصراحمد: وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ پاؤں پر تو کھڑا ہو گیا تھا جی۔......

مرزاناصراحمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ کون مگر invest کس نے کیا ہے پیسہ؟

مرزاناصراحمد: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: پیسہ کس نے invest کیا ہے؟

مرزاناصراحمد: وہ جتنا اُس کی آمدن ہے اتنا ہی اس کا خرچ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کون ہے......

مرزاناصراحمد: نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: کون، کس نے invest کیا؟

Mirza Nasir Ahmad: Those who contribute and purchase the paper.

Mr. Yahya Bakhtair: Who are those people?

Mirza Nasir Ahmad: Those who purchase the paper.

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کون ہیں؟

مرزاناصراحمد: احمدی بھی ہیں اور دوسرے بھی ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں Mirza Sahib, you don't answer my question.

مرزاناصراحمد: نہیں، نہیں، میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا سوال یہ ہے کہ کوئی کمپنی ہے، کوئی اخبار ہے "پاکستان ٹائمز" ہے......

مرزاناصراحمد: کوئی کمپنی نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کاروبار کمپنی کے بغیر چل نہیں سکتا جی۔ کوئی اس کا مالک ہوگا۔ جب ڈیکلیریشن فائل کریں گے۔ کس نے ڈیکلریشن فائل کیا اس کا؟

مرزاناصراحمد: اپنے وفد کے ایک رکن سے کیوں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: اس کے ڈائریکٹرز کون ہیں؟ اس کا مینجنگ بورڈ کون ہے؟

مرزاناصراحمد: جی۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) نہیں نہیں، ڈیکلریشن کس کے نام ہے؟ (اٹارنی جنرل سے) گیانی عبیداللہ اس کے مینجر ہیں، گیانی عبیداللہ صاحب، گیانی عبیداللہ صاحب ہیں جو، ہر ایک ان سے واقف ہوں گے، یہ جو "پنجابی دربار" میں قریباً روزانہ آتے رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: سر! نہیں، اس سے......

مرزاناصراحمد: ہاں،

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ تو انہوں نے ڈیکلریشن فائل کیا۔

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر financially invest پیسہ کس نے کیا؟ جماعت کی طرف سے ہوا ہے کوئی پیسہ اس میں۔

مرزاناصراحمد: جی، یہ، یہ پرانی ہسٹری ہے۔ میں بتا دیتا ہوں۔ آپ میں بات سمجھ گیا ہوں آپ کی۔ اس کو شروع میں دو تین سال بڑی دیر کی بات ہے۔ یہ سمجھیں کوئی ...... ہاں

۵۵، ۵۷ سال پہلے کی بات ہے، حضرت خلیفہء ثانی نے اس کو شروع کیا۔ اور اس وقت...... یعنی حضرت خلیفہ ثانی جو بنے۔ انہوں نے اسے شروع کیا۔ یہ حضرت خلیفہء اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے زمانے کی بات ہے۔ نوجوان تھے۔ یہ انہوں نے ایک یہ پرچہ شروع کیا اور اس میں ابتدائی اخراجات اپنے ذاتی لگائے، اور اس کے بعد یہ آپ نے صدر انجمن احمدیہ کے حوالے کر دیا۔ اس وقت ''صدر انجمن احمدیہ''، ''قریباً'' ''جماعتِ احمدیہ'' کے ہم معنی تھی۔ لیکن آج کی جب ہم بات کر رہے ہیں تو جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جو دنیا کے قریباً ہر خطّے میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس واسطے اس اخبار کو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرنا درست نہیں ہے، بلکہ جماعت احمدیہ کی طرف یہ منسوب نہیں ہوتا۔ ایک احمدی ہے، جنرل نگرانی کرتے ہیں، صدر انجمن احمدیہ اس کی جنرل نگرانی کرتی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: کیوں......

مرزا ناصر احمد: ......ایک فرد کا وہ ڈیکلریشن ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیوں کرتا ہے؟ Investment کی ہے انہوں نے یا......؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، investment کوئی نہیں کی، ......

جناب یحییٰ بختیار: تو کس واسطے کر رہا ہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: جنرل نگرانی اس واسطے کر رہا ہے کہ وہ زیادہ جو اس قسم کی چیز آ جائے جو جماعت کے مفاد کے حق میں نہ ہو تو وہ اپنے یہ دیکھ لے۔ یہ دیکھیں، مثلاً مثلاً......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: میں ایک مثال دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا سوال simple ہے کہ نگرانی وہی کر سکتا ہے جسے کوئی حق ہو۔ ان کا حق کہاں سے آ گیا نگرانی کا؟ ابھی میں ''پاکستان ٹائمز'' کی نگرانی نہیں کر سکتا، چاہتا ہوں کروں۔

Mirza Nasir Ahmad: Very unfortunate.

Mr. Yahya Bakhtiar: I know تو How have they got this power to supervise when they have nothing to do with it financially and other wise?

مرزا ناصر احمد: وہ ایک تو وہ کافی اخبار خریدتے ہیں اور اس کے پیسے دیتے ہیں۔ دوسرے جن کا اخبار ہے، پہلے اس کی ابتدائی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ــــ جو اس وقت خلیفہ نہیں تھے ــــ ان سے ہوئی۔ اور ہم......سارے اخباروں کی عام ایک نگرانی کرتی ہے...... جماعت پوری نہیں کر سکتی، انسان ہیں، غلطی کر جاتے ہیں۔ مثلاً ہمارا ایک اخبار ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ''نگرانی'' سے مطلب سپرویژن اور کنٹرول دونوں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ''عام نگرانی'' کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ اس کے اوپر کوئی آدمی بیٹھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، سپرویژن ہے، یا کنٹرول ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، کوئی کنٹرول نہیں، اور سپرویژن بھی......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں کہ آپ کی پارٹی کے خلاف کچھ ہو تو پھر اس پر آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس کے اوپر ان کو کہتے ہیں کہ یہ تم نے کیا کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو......

مرزا ناصر احمد: جماعت کو بدنامی......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ پھر کنٹرول ہو گیا۔

مرزا ناصر احمد: ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، پھر وہ کنٹرول ہو جاتا ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: If that is the technical term, I am not familiar with it.

Mr. Yahya Bakhtiar: "Supervision" is more or less passive interest.

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: ''سپرویژن'' جو ہوتا ہے......آپ اس میں نوٹ کرلیں کہ یہ چیز اس میں آ گئی ہے۔ But you cannot give directions. But 'control' means that you give directions.......

بھئی! یہ ٹھیک کریں آپ۔

......کہ یہ جماعت کے مفاد کے خلاف کر رہے ہیں۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: یا ٹھیک کریں یا جماعت لینا چھوڑ دے گی۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: ہاں، یہ injunction ہوا ناں۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: اور......یعنی moral pressure ہے، میرا مطلب یہ ہے۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: financial کوئی نہیں؟

<u>مرزا ناصر احمد</u>: نہیں، financial نہیں ہے۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: بس ٹھیک ہے جی۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: financial بالکل نہیں ہے۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: آپ نہیں بتا سکتے کہ کونسی فرم ہے؟

<u>مرزا ناصر احمد</u>: فرم ہے ہی نہیں جی۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: کمپنی بھی کوئی نہیں ہے؟

<u>مرزا ناصر احمد</u>: کوئی کمپنی نہیں، No limited company, no private limited company.

Mr. Yahya Bakhtiar: Is it a trust?

Mirza Nasir Ahmad: No trust۔ بس ویسے، ویسے دے دیا۔

[At this stage Mr. Chairman (Shaibzada Farooq Ali) Occupied the Chair.]

<u>مرزا ناصر احمد</u>: یعنی یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جماعت کو دے دیا۔ لیکن جماعت نے جس رنگ میں لیا ہے ناں، میں اس کی بات کر رہا ہوں۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: یہ، یہ کافی ہے جی، جماعت کو انہوں نے ...... انہوں نے پیسے Investment کی ہوئی...... جماعت کو......

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ...... جماعت کو دے دیا۔ لیکن جماعت نے جو طریقہ اس کا اختیار کیا، وہ یہ ہے جو میں بتا رہا ہوں، کہ ایک شخص ہے، وہ اس کا مینجنگ ڈائریکٹر ہے، ایک وہ ہے۔ جماعت کی جنرل نگرانی ہے۔ وہ جوان کی جوان کی جو pays ہیں مثلاً ......

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: نہیں، وہ ٹھیک ہے، جماعت کو دے دیا......

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ......وہ، وہ خود اپنا کرتے ہیں۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: ...... جماعت نے ان کو ایک گفٹ دے دیا کہ یہ آپ کا ہو گیا، ہمارا ابھی کوئی تعلق نہیں ہو گا، ہم تو صرف Supervision کریں گے، مطلب یہ ہوا۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: اصل میں جو ہمارے احمدیوں کا آپس میں جو ہے ناں تعلق، وہ کچھ نرالا سا ہے۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: یہی تو مرزا صاحب! رونا ہے جی۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: اس میں قانون جو ہے وہ سمجھنا مشکل ہے، اس میں قانونی کیفیت مشکل ہے۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: سارا رونا یہی ہے جی۔

اور کوئی سوال ہے جی؟

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ہاں جی، اور ہیں۔

ایک یہ سوال کیا گیا تھا کہ:

''لهُ الفتح القمر المنیر وان له وصل القمران المشرکان و تنکرو''

اس کے......یعنی چاند، چاند اور سورج کے گرہن ہونے کے دو (۲) نشانوں کا ذکر ہے۔ لیکن اس

میں جو confusion پیدا کرنے والی بات ہے۔ وہ صرف عدد کی ہے۔ لیکن ایک ہے معجزہ، اور ایک ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی۔ وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ لیکن معجزہ اور چیز ہے، اپنی اہمیت کے لحاظ سے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی، آئندہ کے متعلق، یہ بالکل اور چیز ہے۔ یہ جو ہے چاند اور سورج کا گرہن ہونا، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زبردست پیشین گوئی کا پورا ہونا ہے۔ لیکن چاند، شقِ قمر کا جو معجزہ ہے، وہ تو اتنا زبردست ہے کہ اس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں لاسکتا۔ لیکن مسلمانوں میں سے بعض نے اس کا انکار کردیا، آج کل کے جو مفسرین ہیں، کہ نہیں، اس معنی میں نہیں تھا، تو یہاں......

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: یہ تو شعر نہیں ہے، مرزا صاحب! جو کہ خود ہی آ کر کہے کہ اس کا مطلب کیا ہے، یہ تو شعر نہیں ہے۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: یہ، یہ حدیث ہے جس کا ذکر اپنے، آپ کے شعر میں ہے۔ یہ جو میں نے پڑھا ہے وہ شعر ہے۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: میں اس واسطے clarify کر رہا تھا۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: جی۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کہاں ہے؟

اِن لسماء دینا آیتین (اٹارنی جنرل سے) یہ دار قطنی کی حدیث ہے:

اِن لسماء دینا اٰیتین لم تکون ...... خلق السمٰوٰت وَالارض

اس شعر میں ایک پیشن گوئی کا ذکر ہے، وہ شعر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے، اور ایک معجزے کا ذکر ہے، اور وہ دونوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک معجزہ آپ نے شق القمر کا دکھایا اور ایک پیشن گوئی چاند اور سورج گرہن ہونے کی کی، تو اپنا تو یہاں کچھ بھی نہیں۔ آپ یہاں یہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شقِ قمر کا ایک عظیم معجزہ دکھایا، اور آپ نے ایک پیش گوئی میرے متعلق کی جن میں چاند اور سورج کے گرہن ہونے

کا ذکر ہے۔ اب شقِ قمر جب دنیا کو ___ اس کی تفصیل میں نہیں جاتا، اس پر بڑی بحثیں ہو چکی ہیں، بڑی بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ جب دنیا نے چاند کو دو ٹکڑوں میں دیکھا ___ دنیا نے چاند کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ کے نتیجہ میں دو ٹکڑوں میں دیکھا۔ اتنا زبردست یہ معجزہ ہے۔ اور اس شعر میں دوسری چیز آپ نے یہ فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخر الغلمان کے لئے، اپنے ماضی کیلئے یہ ایک نشان بتایا کہ اس کے زمانے میں فلاں فلاں دن جو ہیں اس میں چاند اور سورج گرہن ہوگا۔ تو چاند کا اور سورج کا گرہن ہونا خود معجزہ نہیں، نہ پیشن گوئی ہے۔ لیکن معینہ دنوں اور خاص زمانہ میں پیشن گوئی کے مطابق گرہن ہونا، وہ پیشن گوئی کا پورا ہونا ہے۔ اور شقِ قمر اس کے مقابلہ میں معجزہ ہے، زبردست معجزہ ہے۔ اس سے ہمیں تو سمجھ نہیں آئی کہ کیا چیز سمجھ نہیں آئی سوال کرنے والوں کو؟

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: نہیں، اس سے صرف یہ بتانا چاہتے تھے مرزا صاحب! کیونکہ ایک چیز جو ہوتی ہے ناں، مرزا صاحب ایک حوالہ بذات خود ہیں، بعض دفعہ misunderstanding بھی تو پیدا کر دیتا ہے۔ مگر کئی حوالے جب اکٹھے پڑھ لیتے ہیں۔ جیسے کسی آدمی کو آپ ایک زخم پہنچا دیں تو minor injury ہو جائے گی، اسی طرح کے سو زخم لگا دیں آپ تو مر جاتا ہے آدمی۔ اب بذات خود چھوٹی چھوٹی injuries ہیں۔ تو جب مرزا صاحب ہم دیکھتے ہیں کہ:

''پہلے سے بھی بڑھ کر اپنی شان میں'' اور پھر کہتے ہیں:

''ان کے لئے ایک اور میرے لئے چودھویں کا چاند''۔

پھر ایک اور ایسے ہے کہ:

''رسول کریم کے معجزات تین ہزار تھے، میرے لئے تیس لاکھ''۔ ایسی باتیں جب سب پڑھتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ اور علامہ اقبال۔ یہ میں آپ کو صاف بات بتا دوں تا کہ آپ کے دماغ میں چیز clear ہو کہ میں سوال کیوں پوچھ رہا ہوں ___ علامہ کہتے ہیں کہ:

''جب مجھے معلوم ہوگا کہ یہ آنحضرتؐ سے بھی اپنے آپ کو superior سمجھتے ہیں......''

تو آخر یہی چیزیں تھیں جو عام مسلمانوں کو Impression دے رہی ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا، پہلے اُمتی نبی، inferior type نبی، پھر اس کے بعد ایک مقابلے میں کھڑے ہو گئے کہ مجھے ساتھ کھڑا کیا، پھر کہتے ہیں کہ ''میں ان سے Superior ہو گیا''۔ یہ impression ہے جس کی میں clarification چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ جس وقت میری باری آئے گی تو میں جواب دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، آپ کی باری ہی چل رہی ہے That is why, میں نے یہ بتایا ہے کہ there should be no misunderstanding.

مرزا ناصر احمد: جی، وہ میں سمجھ گیا۔ بات یہ ہے کہ یہ آپ کا جو ہے استدلال......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ......

مرزا ناصر احمد: ......وزنی ہے۔ لیکن اس کے اندر جو ضعف ہے، وہ یہ ہے کہ سوال کرتے ہوئے دس، پندرہ، بیس، پچیس، تیس، پچاس ایسے سوال ہو گئے اور یہ سمجھا گیا کہ صرف ان چالیس یا پچاس سوالات کے نتیجہ میں جو عام ایک impression پڑتا ہے وہ پڑ جانا چاہیئے۔ اس کا اصل جواب یہ ہے کہ اگر ان پچاس کے مقابلہ میں پچاس ہزار ایسی عبارتیں اور حوالے ہوں ___ پچاس کے مقابلہ میں پچاس ہزار___ جو اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ خادم اور جو کچھ حاصل کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کرنے والا ہو، تو جب پچاس کے مقابلہ میں پچاس ہزار آئیں گی تو ہر شخص جس نے پچاس پہلے سُن کے ایک impression لیا ہو گا تو اس کا impression بدل جائے گا۔ تو اب پچاس کا تو آپ نے سوال کر دیا، تو پچاس ہزار پیش کرنے کی مجھے اجازت دیں......

جناب یحییٰ بختیار: تو مرزا صاحب......

مرزا ناصر احمد: ......تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا impression بھی بدل جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! گستاخی معاف، گستاخی معاف، آپ mind نہ کریں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، بالکل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہ پچاس ہزار کا اور ایک کا سوال نہیں ہوتا۔ پچاس ہزار سجدے کے بعد بھی:

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے۔

اس نے اگر ہزاروں سال سجدے میں سر مارا تو کیا مارا۔ سو سال آدمی عبادت کرتا رہے، اللہ کو مانتا رہے، رسولؐ کو مانتا رہے، پھر کہے کہ ''نہیں، میں نہیں مانتا'' تو کافر ہو جاتا ہے ایک دفعہ بھی اگر کہہ دے۔

مرزا ناصر احمد: جی، بالکل۔ اور اگر، اور اگر ایک سجدے کے بعد پچاس ہزار نیکی کے سجدے ہوں؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ بات اور ہے۔ ہاں ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، clarification اسی واسطے ہم چاہ رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: تو یہی میں کہتا ہوں کہ مجھے اجازت دیں، میں پچاس ہزار تاریخیں دے کے تو ان کے مقابلے میں وہ کر دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! ہم تو چاہتے ہیں کہ جتنا مختصر ہو۔

مرزا ناصر احمد: clear، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو صرف آپ کی توجہ clarification کیلئے......

مرزا ناصر احمد: مختصر اور حقیقت کی وضاحت کرنے والے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں، مرزا صاحب! اسمبلی خود بھی ان حوالوں کو پڑھ کے کسی نتیجے پر پہنچ سکتی ہے۔ مگر آپ کو جو تکلیف دے رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ clarification ہو۔

مرزا ناصر احمد: میں بڑا ممنون ہوں۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ''چاند'' اور آپ نے ذکر جو کیا......

مرزا ناصر احمد: اس کے آگے جو شعر ہے، اسی کے آگے......

جناب یحییٰ بختیار: ...... ''چاند اور سورج'' ___ یہ آپ کا جو جھنڈا ہے، اس کے بھی یہی نشان ہیں ___ دو چاند ___ پہلی کا اور چودھویں کا؟ ایک سوال تھا، مجھ سے پوچھا گیا۔ میں نے کہا میں اس وجہ سے پوچھ لیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جھنڈے سے ہمارے......

جناب یحییٰ بختیار: پہلی کا اور چودھویں کا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، چودھویں کا......

جناب یحییٰ بختیار: یہی، یہی ہے، یہ آنحضرتؐ کیلئے پہلی کا گرہن ہوا......

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، نہ،

اِناللّٰہِ وَ اِنا اِلیہِ راجعون......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور ان کیلئے چودھویں کا گرہن؟......نہیں، نہیں، یہی اس وقت......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، نہیں، ٹھیک ہے۔ یہ بات نہیں، بلکہ......

جناب یحییٰ بختیار: ......انہوں نے کہا ہے کہ اس کو آپ clarify کریں کہ:

''آنحضرت کیلئے پہلی کا گرہن ہوا تھا، میرے لئے چودھویں کا''۔

پہلی اور چودھویں کا، چودھویں کا......

مرزا ناصر احمد: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ''گرہن ہونے'' کا لفظ ہی استعمال نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: جو بھی کہا گیا ہو جی......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں،......

جناب یحییٰ بختیار: پہلی کا......

مرزا ناصر احمد: ......شق القمر۔ اور ''شق القمر'' پہلی کے اوپر اس کا کوئی اطلاق ہی نہیں ہو سکتا، صرف چودھویں کے چاند یا تیرہویں، چودھویں، پندرھویں، جب وہ پورا اس کا دائرہ جو ہو، وہ مکمل ہو، صرف اسی کے متعلق شق القمر کا معجزہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر آپ اسے چاند پہ آپ کے......جھنڈے کے اوپر یہی نشان ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، جھنڈے پر ہمارا نشان ہے۔ جھنڈے پر دراصل نشان ___ اگر آپ مجھے اجازت دیں ___ تو ہمارے دماغ میں یہ تھا کہ اس وقت دنیا میں اسلام پر سخت حملہ ہو رہا ہے۔ اور دنیاوی لحاظ سے دیکھیں، حکومتیں آزادی بھی نہیں رہیں، دوسروں کا پریشر اوپر ہے، وغیرہ، وغیرہ۔ تو اس وقت ایک ایسی مہم، ہمارے ایمان کے نزدیک، ہمارے ایمان میں، اللہ تعالیٰ نے جاری کی ہے جو اس وقت حالت اسلام کی ___ اس وقت کی، چودہ سو سال پہلے کی نہیں ___ اس وقت کی جو ہلال کی حالت ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا ہے اُمت مسلمہ کو کہ یہ پھر اپنے پورے عروج، چودھویں کے چاند تک پہنچے گا۔ ہمارے دماغ میں یہ ہے۔ دیکھنے والا جو مرضی سمجھ لے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، اس کو......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ جو وہ ہے شق قمر کا معجزہ اور گرہن، دونوں کا اس کے ساتھ کے شعر جو ہیں اسی نظم میں ہے

(عربی)

(میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کا وارث ہوں)

(عربی)

(میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برگزیدہ اولاد میں سے ایک ہوں)

(عربی)

کہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ ''کس طرح وارث بن گیا؟ آپ تو انبیاء میں سے نہیں ہیں؟'' لیکن روحانی طور کے اوپر اس شعر میں آپ نے کہا ہے کہ ''میں آپ کا وارث ہوں'' اور وارث ہو کے:

(عربی)

(کہ ہم نے روحانی اولاد بن کر آپ کے فیوض کا ورثہ حاصل کیا۔)

(Pause)

ایک میں......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اسی جگہ پر جو کہ یہ سوال تھا، آپ جواب دے رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو اسلئے میں interrupt کر رہا ہوں کیونکہ جو سوال میرا تھا وہ یہ کہ: ''آنحضرتؐ کے وقت دین کی حالت پہلی شب کے چاند کی طرح تھی، مگر مرزا صاحب کے وقت چودھویں رات کے بدر کامل جیسی ہو گی___ بدر کامل جیسی ہو گی''۔

مرزا ناصر احمد: یہ کہاں کا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی ابھی دکھا رہا ہوں۔ یہ محکوم ''خطبہء الہامیہ''......

(Pause)

مرزا ناصر احمد: ہوں، یہ ''خطبہء الہامیہ''۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) دکھائیے جی ذرا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......صفحہ ۱۷۸ اور ۲۰۱___ دو (۲) pages دیئے ہوئے ہیں، پتہ نہیں کس page پر ہے یہ___ اب نکال......

مرزا ناصر احمد: یہاں......

جناب یحییٰ بختیار: تو اسی کے......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے ساتھ مقابلہ نہیں کیا ہوا، بلکہ اسلام کی اس وقت کی حالت کا آخری غلبہ کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہے۔ یہ تو ہر ایک کو پتہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بس میں یہی کہتا ہوں کہ انہوں نے یہ کہا ہے......

مرزا ناصر احمد: اپنے متعلق نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......''ان کے وقت میں پہلی کا چاند تھا اور......''

مرزا ناصر احمد: ......اسلام......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کے وقت......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں،......

جناب یحییٰ بختیار: ''......مکمل......''

مرزا ناصر احمد: ......یہ بات اسلام کی ہو رہی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم......

جناب یحییٰ بختیار: ......اسلام کا چاند مکمل ہو گیا مرزا صاحب کے وقت؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔ اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ تھا کہ تمام مخلوقِ خدا اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ اچھا۔ وہ

حرکت اس وقت شروع ہوئی۔ اور اگر آپ تاریخ میں، اختصار کے ساتھ تفصیل میں تھوڑا سا جائیں تو اس وقت کی known دنیا کے اکثر حصّے میں اسلام غالب آیا۔ امریکہ اس وقت known, unpopulated بھی تھا، unknown, Semi-populated آسٹریلیا ہے، یا دوسرے ہیں۔ تو وعدہ یہ دیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ساری دنیا کا انسان اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ اس کی ابتداء کمزوری کے ساتھ...... خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں عرب سے باہر بہت کم اسلام نکلا ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ خلافتِ راشدہ کے زمانہ میں اسلام افریقہ میں پھیل گیا، سپین میں پھیل گیا، اور اس کے بعد اس وقت تو خیر نہیں پھیلا تھا۔ خیر، اسے میں چھوڑ دیتا ہوں۔ ادھر کسریٰ اور قیصر کی جو مملکتیں تھیں، وہ خلافتِ راشدہ کے ماتحت آ ئیں۔ ہم اس کی جب بات کریں تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر، نعوذ باللہ، ......

جنابِ یحییٰ بختیار: میں یہ پوچھ رہا تھا کہ مکمل جو ہے ناں، بدر کامل بن گیا ہے......

مرزا ناصر احمد: اسلام۔

جنابِ یحییٰ بختیار: ......اسلام بن گیا ہے مرزا صاحب کی موجودگی میں؟

مرزا ناصر احمد: ''بن جائے گا''۔

جنابِ یحییٰ بختیار: موجودگی تو ختم ہوگئی ناں ابھی تو......

مرزا ناصر احمد: ہیں؟

جنابِ یحییٰ بختیار: اب تو مرزا صاحب نہیں ہیں ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ، یہ آخری زمانے کی پیشن گوئی ہے کہ آخری زمانہ میں تمام نوعِ انسانی اُمتِ واحدہ بن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔

جنابِ یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں جو کہتے ہیں:

''میرے ذمے میں ہو جائے گا''۔

وہ مکمل ہوگیا مسئلہ؟ چاند پورا ہوگیا؟ اسلام پھیل گیا ان کی موجودگی میں، ان کی زندگی میں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں ''میرے زمانہ میں''......

جنابِ یحییٰ بختیار: زمانہ تو آنحضرتؐ کا چلا آ رہا ہے جی۔ پھر تو وہ جی......

مرزا ناصر احمد: وہی ناں۔

جنابِ یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: اوہ خو! پھر وہی بات......

جنابِ یحییٰ بختیار: ...... پیغام تو وہی چل رہا ہے، قرآن تو وہی ہے جو......

مرزا ناصر احمد: زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، لیکن آپ کہتے ہیں ''حضرت ابوبکر کے زمانہ میں''......

جنابِ یحییٰ بختیار: ہاں، تو میں کہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: تو آپ کفر بکتے ہیں؟

جنابِ یحییٰ بختیار: ہاں، یعنی ان کی زندگی میں، مرزا صاحب کی زندگی میں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، زندگی نہیں،......

جنابِ یحییٰ بختیار: ......مرزا صاحب کی زندگی میں مکمل ہوگیا چاند؟

مرزا ناصر احمد: آپ، آپ کی تحریک ہے ایک۔

جنابِ یحییٰ بختیار: تحریک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

مرزا ناصر احمد: اُوہ خو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک کے دائرہ کے اندر خلافت راشدہ کی ایک تحریک تھی، مجدّدین کی تحریکیں تھیں، اور جو اولیاء تھے ان کی تحریکیں تھیں، ہمارے بڑے بزرگ جو گئے ہیں افریقہ میں، صحرا کو عبور کر کے، وہ ہر چیز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف عود کرتی ہے اور رجوع کرتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مطلب یہ ہے کہ ان کی زندگی کے بعد بھی چلے گا؟ یہ سلسلہ جو ہے ناں، یہ جو ہے یہ مطلب ہے کہ ہو جائے گا، یہ زمانہ چلتا رہے گا؟

مرزا ناصر احمد: امام مہدی اور مسیح کے جو ہیں ناں مقام، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روحانی وہ جو ہے روحانی کمانڈر، جس طرح سپریم کمانڈر کے نیچے بہت سارے ہوتے ہیں ناں کمانڈر، ڈیوو غیرہ کو کر رہے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوزیشن، زمانی لحاظ سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو بہت سے روحانی فرزند آئے اور انہوں نے آپ کی خدمت کی، اُن میں سے ایک کی ہے۔ لیکن پہلے سلف صالحین کو خدا تعالیٰ نے یہ بتایا، قرآن کریم سے انہوں نے استدلال کیا، کہ مہدی کے سپرد جو کام ہے وہ تین صدیوں پر پھیلا ہوا ہے، صرف اس کی ذات سے تعلق نہیں رکھتا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تعلق تھا وہ......

مرزا ناصر احمد: ...... قیامت تک......

جناب یحییٰ بختیار: ...... ہیں۔ جی۔ آپ نے کہا۔ کہ ''اُن ؐ کے زمانے میں عرب سے باہر اسلام نہیں پھیلا......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں،......

Mr. Yahya Bakhtiar: I ask a straight question; please give me a straight answer.

اب ان کا جو کام ہے، ان کی حیات تک قائم رکھتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: میں نہیں کہتا وہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ......عرب سے باہر نہیں نکلا''......

مرزا ناصر احمد: استغفر اللہ۔ میں نے جو بات کی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: میں وہ نہیں کہتا......

مرزا ناصر احمد: ......جس کا نتیجہ میں نے پیدا کر دیا، میں گناہ گار......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، گناہ گار...... میں clarification چاہتا ہوں۔ آپ نے خود ہی کہا کہ ''اُن ؐ کے زمانے میں، اُن ؐ کی زندگی میں''

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کا آپ کی اس دنیاوی زندگی سے تعلق ہی کوئی نہیں، میں یہ بتا رہا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر یہاں......

مرزا ناصر احمد: ......اور قیامت تک......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! پھر اس کے بعد...... آپ نے بجا فرمایا...... اس کی پھر کیا explanation بنتی ہے کہ:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دین کی حالت پہلی شب کے چاند کی طرح تھی۔ مگر (very big مگر) مرزا صاحب کے وقت چودھویں رات کے بدر کامل جیسی ہوگی۔''

There are two personalities, two distinct personalities......

مرزا ناصر احمد: وہ ''خطبہء الہامیہ'' میں نے دیا تھا۔ ''خطبہ الہامیہ'' نہیں دیا مجھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ اس لئے clarify کریں (مولانا محمد ظفر احمد انصاری سے) پڑھیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: لیجئے ''خطبہ الہامیہ کی عربی عبارت یہ ہے...... اُردو ترجمہ پڑھ دُوں یا عربی؟

مرزا ناصر احمد: عربی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری:

(عربی)

مرزا ناصر احمد: جی......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اُردو ترجمہ......

مرزا ناصر احمد: ......دو(۲) بدر ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہمیں نہیں سمجھ آئی۔

مرزا ناصر احمد: اچھا، اچھا، اس میں یہ بھی لکھا ہوا ہے۔ کہ دو(۲) بدر نہیں، پہلی رات کا چاند نہیں۔ یہ کتاب اگر دے دیں۔ یہ سنا دیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ابھی بھیج دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ تو پھر explanation میں دے دُوں گا۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری:

''......بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت، چھٹے ہزار کے آخر میں (یعنی اِن دنوں میں) بہ نسبت اُن سالوں کے (یعنی جس کا پہلے ذکر ہے، یعنی پانچویں) اکمل اور اشد ہے، بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔ اور اسلئے ہم اس تلوار اور لڑنے والے گروہ کے محتاج نہیں۔ اور اسی لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی بعثت کیلئے صدیوں کے شمار کو رسول کریمؐ کی ہجرت کے بدر کی راتوں کے شمار کے مانند اختیار فرمایا تا کہ وہ شمار اس مرتبے پر، جو ترقیات کے تمام مرتبوں سے کمال تام رکھتا ہے، دلالت کرے، اور وہ ۱۴۰۰ چار سو کا شمار......(اور وہ ۱۴۰۰ کا...... کچھ ترجمہ بھول گئے ہیں...... ۱۰۰۴ ایک ہزار چار سو کا شمار) خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد ہے''۔

فارسی میں ترجمہ ٹھیک ہے:

(فارسی)

''صاحب! دین کے غلبے کا وعدہ جو کتاب مبین میں پہلے ہو چکا تھا، پورا ہو جائے۔ یعنی خدا تعالیٰ کا یہ قول کہ:

لقد نصر کم اللّٰہ ببدر و انتم اذلۃ

پس بیناؤں کی طرح اس آیت میں نگاہ کر۔ کیونکہ یہ آیت یقیناً وہ بدر پر دلالت کرتی ہے۔ اوّل وہ بدر جو پہلوں کی نصرت کیلئے گذرا۔ دوسرا وہ بدر جو پچھلوں کیلئے ایک نشانی ہے''......

مرزا ناصر احمد: یہاں پر تو پہلی ہلال کا کوئی ذکر ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......اب یہ ''روح انسانیت کی حقیقت ہے''۔ "Review of Religions" میں......

مرزا ناصر احمد: یہ اس کے متعلق اگر آپ ہمیں یہ لکھا دیں تو دوسری سٹنگ میں شام کو آپ کو بتا کے......نکال کے دے دیں گے۔

Mr. Chairman: Yes.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ ذرا......

جناب یحییٰ بختیار: میں نے لکھا دیا ہے جی۔

Mr. Chairman: The answer, the answer ......

جناب یحییٰ بختیار: یہ حوالہ تھا، میں نے پہلے بھی لکھوایا تھا، یہ میں نے نوٹ کیا ہے۔

Mr. Chairman: Yes.

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں نے نوٹ کیا، یہ میں نے لکھایا تھا۔

مرزا ناصر احمد: پہلے اگر آپ نے لکھایا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر آپ verify کریں گے؟

Mr. Chairman: The reference should be given to the witness.

جناب یحیٰی بختیار: آپ نے کہا کہ verify کریں گے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحیٰی بختیار: اور میں نے یہاں نوٹ کیا "to verify"۔

Mr. Chairman: The reference......

مرزا ناصر احمد: تو وہ جو شعر تھا، اُس کے متعلق آپ نے حوالہ لکھوایا تھا "اعجاز المسیح" کا......

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، مرزا صاحب......

مرزا ناصر احمد: "خطبہ الہامیہ" کا نہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دین کی حالت پہلی شب کے چاند کی طرح تھی......"

یہ جو میرے پاس ہے، اس پر لکھا ہوا ہے کہ "To be verified" آپ......نشان لگا ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، پھر یہ ہماری غلطی ہے، ہم نے نوٹ کیا تھا کہ "اعجاز المسیح" کا ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: ہاں، نہیں، وہ بھی تھا، یہ بھی تھا۔

Mr. Chairman: It may be replied in the evening session.

مرزا ناصر احمد: "اعجاز المسیح" جو ہے، اس کے متعلق......

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، دو علیحدہ ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ، وہ جو ہے دوسرا ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: The references may be given to the witness.

مرزا ناصر احمد: وہ، پھر وہ......

Mr. Chairman: In the evening session.

The Delegation is permitted to leave. After Maghrib Prayers, that is, at 7.30 p.m. — 7.30 p.m.

At 7.30. ہاں، پانچ بجے سینٹ کا سیشن ہے۔ وہ انہوں نے پہلے رکھا ہوا تھا۔

The Delagation is permited to leave.

ہاں جی، at 7.30

مرزا ناصر احمد: اور حوالے لکھوا دیجئے۔

جناب چیئرمین: حوالے بھجوا دیں گے، ابھی

The librarian will hand over the books.

ابھی آپ کو بھجوا دیتے ہیں۔

(The Delegation left the Chamber.)

Mr. Chairman: The Committee of the whole House is adjourned to meet at 7.30 p.m. but the members ___ at 7.15 p.m.

مغرب کا وقت سات بجے ہو جاتا ہے۔ سوا سات آئیں۔

ایک رکن: سات ہی ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: سات بجے "سوا سات، سوا سات" کر رہے ہیں۔ نہیں جی۔ اور ساڑھے سات تک، ان کو ساڑھے سات کا ٹائم دیا، آپ کو سوا سات دیا ہے کیونکہ it took us two hours

I am sorry. It is all right. ہاں، ہاں to collect together.

کوئی بات نہیں ہے۔ شام کو کورم کا خیال کریں جی۔ اب بھی نہیں رہا کورم۔

Thank you very much.

[The Special Committee adjourned for Maghrib Prayers to re-assemble at 7.30 p.m.]

———

[The Special Committee re-assembled after Maghrib Prayers, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

———

Mr. Chairman: They may be called.

(The Delegation entered the Chamber).

Mr. Chairman: Yes, the Attorney-General.

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! کچھ جوابات رہ گئے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جی۔ ایک تو آپ نے فرمایا تھا کہ ہجری شمسی، جو اسلامی کیلنڈر رہے، اس کے مہینوں کے ناموں...... نام کیوں وہ رکھے گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو آپ نے explain کر دیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ میں نے کہا تھا کہ میں لکھ کے دے دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، رکھ دیجئے فائل۔

مرزا ناصر احمد: ''خطبہ الہامیہ''......

(Pause)

''خطبہ الہامیہ'' کے متعلق کہا گیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''ہلال'' اور خود کو ''بدر'' کہا ہے۔ تو وہ دو (۲) تین (۳) صفحے آگے پیچھے جی دیکھے ہیں، کہیں ایسا فقرہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مل گیا، ہمیں مل گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ایسا نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہمیں مل گیا۔ (مولانا محمد ظفر احمد انصاری سے) نہیں، وہ مولانا! سنا دیجئے آپ، ریفرنس ہمارا تھا۔ (مرزا ناصر احمد سے) ممکن ہے، وہ اور چیز ہو۔ وہ آپ کو سنا دیں گے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس کا مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے بھی ذکر کیا ہے، ''الفضل'' قادیان، جلد نمبر ۳، نمبر ۶۷، مورخہ یکم جنوری ۱۹۱۶ء میں ہے۔......

مرزا ناصر احمد: یہ تو ''خطبہ الہامیہ'' کی بات ہو رہی تھی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......اس کے متعلق، یعنی انہوں نے بھی اس کو کہا ہے کہ:

''آپ نے ہلال و بدر کی مثال سے یہ دقیق مسئلہ کمال خوبی کے ساتھ ہر کس و ناکس کے اچھی طرح ذہن نشین کر دیا کہ چودھویں کا چاند مسیح موعود ہی تو ہے۔ جو چاند رات کے وقت تھا، یعنی رسول کریم، پس اس کا پہلی حالت سے بڑھ چڑھ کر شاندار ہونا محلِ اعتراض کیوں کر ہو سکتا ہے۔''

باقی جو......

مرزا ناصر احمد: یہ تو چونکہ ہم نے کتاب نہیں دیکھی، اس کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی ہاں، یہ میں نے وہ نوٹ کرا دیا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، بالکل۔ نہیں، ''الفضل'' میں ایک وقت میں انتظام ہی کوئی نہیں تھا۔ کہ سارے وہ الفاظ صحیح لکھے جائیں...... ہاں، نہیں، یہ اصل ''خطبہ الہامیہ'' کتاب ہے۔ اس میں سے نہیں...... ہاں، وہ سنا دیں، بس۔

(Pause)

Maulana Muhammad Zafar Ahmad Ansari: Yes, page 275 ہے۔

مرزا ناصر احمد: صفحہ ۲۷۳ کہہ رہے تھے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ۲۷۵ دو سو پچھتر۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری:

(عربی)

وہ آگے بہت لمبا ہے یہ۔ لیکن......

جناب یحییٰ بختیار: ترجمہ سنا دیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں۔

''اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا۔ اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر ہو جائے، خدا تعالیٰ کے حکم سے۔ بس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کی رُو سے بدر کی طرح مشابہ ہو۔ پس ان ہی معنوں کی طرف اشارہ ہے خدا تعالیٰ کے اس قول میں:

لقد نصرکم اللہ ببدرٍ

پس اس امر میں باریک نظر سے غور کرو اور غافلوں سے نہ ہو۔''

مرزا ناصر احمد: یہ جو بھی حوالہ سنایا گیا ہے، اس میں اسلام کا ذکر ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا بانی سلسلہ کا ذکر نہیں، اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مکی زندگی پہلے دن کے ہلال سے مشابہ تھی، جو بعض لوگوں کو نظر بھی نہیں آتا۔ اور پھر تدریجاً اسلام ترقی کرتے ہوئے بدر کی شکل میں دنیا پر ظاہر ہوا۔ اور اس کی ابتدا:

(عربی)

قرآن کریم کی آیت ہے، اس میں ہے۔ لیکن یہاں اِن دو فقروں کی بجائے میں پوری عبارت پڑھتا ہوں، اس سے پتہ لگے گا کہ یہاں کیا مضمون بیان ہوا ہے۔ ہم ۲۷۵ کی بجائے

۲۷۱ صفحہ پر آتے ہیں۔

(عربی)

حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت:

(عربی)

کہ دو ۲ بدر کی پیش گوئی اس کے اندر کی گئی ہے۔

(عربی)

ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بدری...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بدری ظہور تھا، جو پہلے زمانہ سے تعلق رکھتا ہے:

(عربی)

اور ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بدری ظہور ہے، جس کا تعلق آخری زمانہ کے ساتھ ہے۔ یہ روحانیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہو رہی ہے:

(عربی)

پھر آپ فرماتے ہیں۔

(عربی)

کہ اس آیت کے دو۲ بطون ہیں:

(عربی)

اور جس، اس میں:

(عربی)

جس نصرت کا ذکر ہے، وہ دو نصرتیں ہیں:

(عربی)

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بدری ظہور کے متعلق جو کہا گیا ہے، وہ دو ظہور ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے، سارا یہ:

(عربی)

جو انہوں نے پڑھا ہے، ایک وہ بدر ہے جس کا تعلق آج دیکھ رہے ہیں اس زمانہ میں۔ وہ اس زمانہ کے ساتھ تھا جو گزر چکا۔ اور ایک وہ بدر ہے جس کا تعلق آخری زمانہ کے ساتھ ہے۔ اور وہ جو پہلا زمانہ تھا، اس میں یہ جو پورا بدر کا ایک ظہور ہے، وہ جنگ بدر کے ساتھ شروع ہوا ہے، اور پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں، اور آپ کے بعد صحابہؓ کی زندگی میں وہ اپنے کمال کو پہنچا، اور اس وقت کی known، معروف دنیا میں اسلام طاقتور ہو گیا، سب سے بڑی طاقت بن گیا۔ کسریٰ اور قیصر کی دو طاقتیں، جو اس وقت مانی ہوئی تھیں، ان کو اس بدر کی روشنی نے چندھیا دیا:

(عربی)

اسلام کی حالت ہلال کی تھی، جیسا کہ میں نے بتایا، مکّی زندگی میں اسلام کی حالت ہلال کی تھی:

(عربی)

اور یہ مقدر تھا کہ اسلام کی یہ جو...... ہلال سے مشابہ تھی، وہ ترقی کرتے کرتے آخر ایک زمانہ میں پہنچے جس میں اسلام ساری دنیا پر غالب آئے۔ اور وہ، جس طرح وہ چودھویں کا چاند جو ہے، پوری شان سے چمکتا ہے، اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدری ظہور جو ہے، وہ اس زمانہ میں تمام دنیا کو منور کرنے والا ہو۔ تو یہاں دو چیزیں ہیں۔ ایک ہے اسلام اور ایک ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق یہاں یہ بتایا گیا ہے......

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by Madam Deputy Speaker (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi.]

...... کہ دو بدر، دو بدر بن کر آپ دنیا پر ظاہر ہوں گے، دو بدری ظہور ہوں گے، ایک کا تعلق پہلے زمانہ سے ہے اور ایک کا تعلق آخری زمانہ سے۔ اور اسلام کے متعلق یہ بتایا کہ اسلام ہلال کی ہیئت میں پہلے شروع میں ہوگا۔ پھر ترقی کرتا چلا جائے گا، یہاں تک کہ آخری زمانہ میں وہ ساری دنیا پر غالب آئے گا، اور بدر کی حالت اسلام کی ہوگی۔ یہ دوسری مثال ہے۔ یعنی ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ___ دو بدر ___ اور ایک اسلام کی مثال جس کی ابتدائی ہیئت ہلال کی، اور ترقی کرتے کرتے آخری زمانہ میں یہ مقدر ہے کہ وہ بدر بن جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے فرمایا، مرزا صاحب! کہ اس میں مرزا غلام احمد صاحب کی طرف کوئی اشارہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس میں یہ میں نے نہیں کہا،

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو وہ آپ clarify کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس میں میں نے یہ کہا ہے کہ یہ بدر...... جو یہ دو بدروں کا ذکر ہے، آپ نے فرمایا: ''بدر ...... بدر ...... بدرانِ'' دو بدر نہیں اور دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں۔ پہلے بدر کا ظہور آپؐ کی زندگی میں نہیں ہوا۔ جو بدر بن کر آپؐ چمکے ہیں ناں، تو صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں یہ بدرِ کامل بنا۔ آپؐ کا بدری ظہور آپ کی زندگی میں نہیں بنا۔ آپؐ کی زندگی کے وصال کے بعد ___ جو ایک انتہائی صدمے والی بات تھی، اس وقت بھی، اب بھی ہمارے لئے ہے ___ کسریٰ اور قیصر، جو اس وقت سب سے بڑی طاقتیں تھیں، ان کو شکست دے کر، اور ان کی زیادہ اچھی تلواروں کو غیر یبانہ تلواروں سے خدا تعالیٰ کے معجزہ نے تڑوا کے، وہاں یہ جو سختی کے ساتھ اسلام کے پھیلانے میں روک بن رہی تھیں، اس کو مٹا کر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی روحانیت کے وجود میں، روحانی وجود میں ___ اسی واسطے میں نے:

(عربی)

سے شروع کیا تھا ___ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روحانی وجود میں دنیا میں بدر کی شکل میں، صحابہؓ کی زندگیوں میں جو آپؐ کے روحانی اثرات تھے، اس کے ذریعے سے وہ ظاہر ہوا ہے۔ اور اسی طرح آپؐ کی روحانیت جس طرح پہلے، صحابہؓ کے دور میں، صحابہؓ کی زندگیوں میں، بدر بن کر چمکے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، اُس طرح آخری زمانہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر بن کے، مہدی اور اس کی جماعت ___ یعنی یہ پیشین گوئی ہے۔ اختلاف ہیں ہزار لیکن ہم یہ ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہدی موعود اور اُن کی جماعت کی زندگیوں، اور ان کی efforts اور قربانیوں میں بدر بن کر چمکیں گے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چمکیں گے۔ اور اسی واسطے یہاں یہ ہے ذکر کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بروزی طور پر مہدی کے ساتھ ہوں گے۔ تو اصل میں وہی دو (۲) بدر ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس واسطے کہتا ہوں کہ آپ کی تفسیر ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... وہ بجا۔ مگر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی جو تفسیر ہے، اسی بات پہ ہے، وہ آپ نوٹ کر لیں ___ شاید یہ غلط حوالہ ہو یا نہ ہو مگر جو میرے پاس ہے یہاں......

مرزا ناصر احمد: جی، اس کا صفحہ کا لکھوا دیجئے، کیونکہ آگے پیچھے دیکھ کر پتہ لگتا ہے جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''الفضل'' سے یہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ''الفضل''۔ کون سا؟

جناب یحییٰ بختیار: یکم جنوری ۱۹۱۶ء، جلد ۳، نمبر ۷۶۔

مرزا ناصر احمد: یکم جنوری ۱۹۱۶ء، بس یہ کافی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''آپ نے بلال و بدر کی مثال دی......''

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ میں نے وہ سن لیا، وہ نوٹ کرلیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ''...... یہ دقیق مسئلہ تمام خوبی کے ساتھ ہر کس و ناکس نے اچھی طرح ذہن نشین کرلیا کہ چودہویں کا چاند مسیح موعود ہی تو ہے۔ جو چاند رات کے وقت تھا، یعنی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم، پس آپ کی پہلی حالت سے بڑھ چڑھ کر شاندار ہونا محلِ اعتراض کیوں کر ہوسکتا ہے ــــ محلِ اعتراض کیوں کر ہوسکتا ہے۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ چیک کرنے والا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ چیک کرلیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بالکل مختلف interpretation ہے جو آپ کررہے ہیں اُس سے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ چیک کرنے والا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ چیک کرلیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بالکل مختلف interpretation ہے جو آپ کررہے ہیں اس سے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ نہیں، میں، میں نے interpretation کی نسبت قریباً ترجمہ میں نے کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی اُس کے ساتھ ہمیں کچھ تفصیل لکھ دی کہ اس کا مطلب یہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اور میں نے جو ابھی اس کا ترجمہ کیا......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں......اسی سلسلہ میں آپ مزید وضاحت کریں گے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کہ ''یہ ایک چودہویں کا چاند آخری زمانہ میں ہوا'' کیا یہ مرزا صاحب کا زمانہ آخری زمانہ تھا یا اس کے بعد کوئی اور زمانہ بھی آرہا ہے؟ ایک تو اس پر آپ کچھ clarify کریں۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: دوسری یہ کہ آپ کہتے ہیں کہ ''چودہویں کا چاند بنا''۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت ختم ہوگئی، انگریز آکے بیٹھ گیا، مڈل ایسٹ میں مسلمانوں کی حکومتیں ختم ہو گئیں، آپ کہتے ہیں کہ ''یہ پورا بدر بن گئے'' اس کو بھی ذرا آپ explain کردیں کہ کتنا اسلام مرزا صاحب کے زمانہ میں پھیلا۔

مرزا ناصر احمد: یہ جو پہلا ہی بدر بنا ناں، پہلا بدر، اس کی وسعت بھی تین صدیوں پر ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''سب سے اچھی صدی میری پہلی صدی، اُس کے بعد دوسری صدی، اُس کے بعد تیسری صدی، اور اس کے بعد بادشاہت ہوجائے گی، اور اسلام کی جو شان وشوکت روحانی ہے، اس میں فرق پڑ جائے گا''۔ تو جس طرح وہاں تین (۳) صدیوں میں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا بدری ظہور تین (۳) صدیوں میں پھیل کر ہوا، اُسی طرح تین صدیوں میں پھیل کر اس زمانے میں، جس کو پہلوں نے بھی آخری زمانہ کہا ہے، یہ ظہور ہوگا۔ ابتدائی جو اُس کے دَور ہیں، اُس کی وجہ سے ہمیں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تین (۳) سو سال اگر آخری زمانہ ہے تو ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک۔

مرزا ناصر احمد: اور اس میں جو بنیادی......

جناب یحییٰ بختیار: یہ مجدّد یہاں وہ ایک صدی کیلئے آتے ہیں؟ آپ نے یہ بھی کہا کہ ''چودہویں صدی میں یہ آئے۔''

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہم، ہم مجدّد نہیں صرف مانتے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کہہ رہا ہوں کہ آپ نے کہا تھا کہ ''ہر ایک صدی میں......''

مرزا ناصر احمد: ہر ایک صدی میں پہلے آتے رہے ہیں۔ اس سلسلہ کے آخری مجدّد مہدی موعود ہیں، جیسا کہ ہماری کتب میں ہے،......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو یہ اِن کا جو ہے، اُن کا اثر......

مرزا ناصر احمد: ......اِن کا زمانہ صدی نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......صدی تک نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں،......

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہمیں شک یہ ہے......

مرزا ناصر احمد: ......بلکہ جیسا کہ میں نے......وہ اگر کہیں تو میں حوالے آپ کو دے دوں یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں صرف......

مرزا ناصر احمد: پہلے تو نہیں...... پہلے سلفِ صالحین نے یہ کہا ہے کہ ''مہدی کا نور قیامت تک ممتد ہوگا''۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... مطلب یہ......

مرزا ناصر احمد: ......یہ پہلوں نے کہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر تو تین (۳) سال کی بھی بندش نہیں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، تین (۳) سال کی بندش ہے ___ الہامی۔ خدا تعالیٰ نے یہ بشارت دی ہے کہ اس......ان تین صدیوں کے مقابلہ میں ان تین صدیوں میں اسلام ساری دنیا میں غالب آ جائے گا۔ اور یہ بشارت میں پورے وثوق کے ساتھ یہاں بیان کر رہا ہوں۔ اور زمین و آسمان اپنی جگہ سے ٹل سکتے ہیں، مگر یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تین صدیوں کے اندر اندر اسلام

ساری دنیا پر غالب نہ آ جائے، اشتراکی روس سمیت، اور سوشلسٹ چائنا سمیت، اور کیپٹلسٹ اور دھریہ امریکہ سمیت، ساری دنیا پر اسلام کا غلبہ مقتدر ہے، ہمارے ایمان کے مطابق۔

جناب یحییٰ بختیار: ایمان کے مطابق۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہمارے ایمان کے مطابق۔ بنیادی طور پر اس قسم کے جو اقتباسات ہیں، اُن کے سمجھنے کے لئے یہ بانی سلسلہ کا یہ حوالہ، ایک حوالہ ہے کیونکہ میں نے صبح، مجھے بڑا افسوس ہے، کہ میں واضح نہیں کر سکا ___ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے لے کر قیامت تک اصل زمانہ ہمارے خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ یہ بنیادی حقیقت ہے امتِ محمدؐیہ کی۔ لیکن جو ہمارا یہ محاورہ ہے، اور ہماری ساری کتابیں، تاریخ کی بھی اور احادیث کی بھی، بھری ہوئی ہیں اس محاورہ سے، کہ ہم کہتے ہیں کہ: ''خلافتِ راشدہ کا زمانہ''۔ ہم کہتے ہیں: ''حضرتِ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا زمانہ'' وغیرہ، وغیرہ، ہم کہتے ہیں کہ: ''بنواُمیّہ کا زمانہ''۔ ہم لکھتے ہیں اپنی کتابوں میں: ''بنو عباس کا زمانہ''۔ ہم یہاں ہندوستان کے متعلق، مختلف جو خاندان حکومت کرتے رہے ہیں، اُن کا زمانہ، مسلمان ہم لکھتے ہیں، تیمور، جو اپنے وقت کے مجدّد کہلاتے تھے۔ اُن کا زمانہ......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: ......تو اصل زمانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم......

جناب یحییٰ بختیار: ......معاف کیجئے، یہی تین جو صبح سے آپ سے پوچھ رہا تھا کہ آپ نے کہا: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام پہلی کا چاند، اور مرزا صاحب کے زمانے میں اسلام چودھویں کا چاند''......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں،......

جناب یحییٰ بختیار: ......یہی میں پوچھ رہا تھا۔ آپ کہتے ہیں ''اس زمانے سے مطلب نہیں''......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ......

جناب یحییٰ بختیار: ...... ویسے تو یزید کے زمانے میں بھی اسلام پھیلتا رہا، ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، اصل زمانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ صیح اگر میں نے اپنی ...... وضاحت نہیں کر سکا تو میں معافی مانگتا ہوں۔ تو اصل زمانہ بعثتِ نبوی سے، صلی اللہ علیہ وسلم، قیامت تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ لیکن جو بیچ میں مختلف آپ کے روحانی فرزند، مجدد دین وغیرہ آئے ___ ہمارا محاورہ ہے ___ کوئی چیز اُن کی طرف نہیں جاتی ___ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:

''میری تمام تر خوشی اسی میں ہے اور میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ میری نسبت جس قدر تعریفی کلمات پہلی پیشین گوئیوں میں اور تمجیدی باتیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں، یہ بھی در حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف راجع ہیں اس لئے کہ میں آپ ہی کا غلام ہوں اور آپ ہی کے مشکوٰۃ نبوت سے نور حاصل کرنے والا ہوں اور مستقل طور پر ہمارا کچھ نہیں''۔

اصلی وہی ہے جو چل رہا ہے۔ اور غلبہ دین کے متعلق مہدی اور مسیح موعود کے وقت کے متعلق سارے پہلوں نے یہ لکھا ہے، تفسیر میں بھی اور دوسری ہماری جو مذہبی کتب ہیں ان میں، جو قرآن کریم میں آیا ہے:

(عربی)

تو اس کے معنی ہیں:

(عربی)

کہ مسیح اور مہدی کے آنے کا زمانہ ہے:

(عربی)

سارے ادیان جو ہیں، اسلام کے ہو جائیں گے تابع ___ یہ جو ''تفسیر ابن جریر'' ہے، اور صفحہ ۲۷، تفسیر سورہ صف، یہ ہے ''تفسیر حسینی''......

جناب یحییٰ بختیار: اس کی مرزا صاحب! ضرورت ہے اس پوائنٹ کی!

مرزا ناصر احمد: اگر آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، نہیں، اگر آپ ضروری سمجھتے ہیں تو بیشک آپ پڑھ لیجئے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ فائل کر لیجئے آپ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں ...... اس میں صرف یہ پوائنٹ ہے ___ میں ایک فقرے میں کہہ دیتا ہوں ___ کہ سلفِ صالحین نے بھی مہدی کے زمانہ کو آخری زمانہ قرار دیا، اور قرآن کریم کی اس آیت کو:

(عربی)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ تو سب کا ایمان ہے کہ مہدی صاحب کا زمانہ آخری ہوگا......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......لیکن فرق صرف یہ ہے......

مرزا ناصر احمد: لیکن فرق صرف یہ ہے کہ آیا......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آخر میں ہوا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، لیکن وہ زمانے سارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو dispute نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: پھر میں داخل کرادوں کہ صاف ہے؟ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) اس کو صاف کرادو، کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ صاف نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، بعد میں کروادیں۔

مرزا ناصر احمد: اس میں ایک یہ ذیلی بات ہے، کل آپ نے فرمایا تھا کہ ۱۹۴۹ء میں کوئی ہوا تھا یا نہیں، حملہ ہو رہا تھا یا نہیں، تو میں نے یہ بتایا تھا کہ یہ وہاں خود اس مضمون میں لکھا ہوا ہے کہ چودہ سو سال سے غیر مسلم اسلام پر حملہ کر رہے ہیں۔ اچھا جی، ۱۸۵۰ء کے بعد کی، یعنی اُنیسویں صدی نصف آخر کی بعض کتابوں کے حوالے میں فوٹوسٹیٹ لے آیا ہوں۔ یہ حضرت علامہ ہمارے بڑے بزرگ سمجھے جاتے تھے، عیسائی ہونے سے پہلے، عماد الدین صاحب، یہ اجمیر کے تھے۔ نہیں نہیں اپنے وفد کے ایک رکن سے کس مسجد کے؟ جامع مسجد کے؟ (اٹارنی جنرل سے) جامع مسجد آگرہ کے خطیب تھے۔ اور وہ بعد میں عیسائی ہوگیا۔ انہوں نے اپنے اس بیان میں سو سے زیادہ ان علماء کے نام لکھے ہیں جنہوں نے عیسائیت کو قبول کیا اور عناد دینے۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۴۹ء کی میں بات کر رہا ہوں۔ میں نے کہا ایسا کوئی incident ہو جو جہاں تک میرا خیال ہے ___ I may be wrong, Mirza Sahib, میں پوزیشن کو clarify کرنا چاہتا ہوں کہ اس زمانہ میں جب یہ مرزا صاحب نے خطبہ دیا ہے، ممکن ہے کسی مولویوں کی جماعت نے، علماء کی جماعت نے، جماعت اسلامی نے، کسی نے کوئی بات کی ہو، اس کے جواب میں یہ کہہ رہے ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ نہیں بات۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ یہ، یہ clarify کرانا چاہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ یہ بات اس لئے نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ میرے خیال میں پاکستان میں عیسائی نہیں تھے، آریہ سماجی نہیں تھے۔

مرزا ناصر احمد: عیسائی تو اب بھی ہو رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی وہ حملے کرنے کیلئے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو ویسے بات کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کا خلیفہ صرف پاکستان کی جماعت سے تعلق نہیں رکھتا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، وہ ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......اور اگر دنیا میں کسی جگہ، مثلاً امریکہ میں، مثلاً نائجیریا میں، مثلاً گھانا، گیمبیا وغیرہ میں، کسی جگہ حملہ ہو تو وہ اپنے خطبوں میں ان کے متعلق کہے گا اور ساری جماعت کو بتائیگا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو اس خطبے سے پتہ چل جائے کہ عیسائی ان کا شکار ہو رہے ہیں اور عیسائی ان سے ناراض ہیں ___ ٹھیک ہے؟

مرزا ناصر احمد: عیسائیوں سے بڑی سخت جنگ آج بھی ہو رہی ہے ہماری، ویسٹ افریقہ میں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، عیسائیوں سے تو آپ ہمیشہ جنگ کرتے رہے ہیں، میں اس کی بات نہیں کرتا۔ میں کہہ رہا ہوں کہ ۱۹۴۹ء میں جو ہے......

مرزا ناصر احمد: ۱۹۴۹ میں بھی جنگ تھی، ابھی ختم تو نہیں ہوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، میں پاکستان میں پوچھ رہا تھا، آپ کہتے ہیں باہر ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، میں...... یہ خطبہ تو ساری دنیا سے تعلق رکھتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔

اور کوئی جواب ہے، مرزا صاحب؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اور ہے۔ ابھی تو بہت سے رہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں ایک کمیٹی کے ممبر کہہ رہے ہیں مجھے کہ ابھی آپ جلدی ختم کریں، ایک دن میں۔ تو میرے لئے مشکل یہ ہے۔ پھر انہوں نے ساتھ Debate بھی کرنی ہوگی اس پر۔ پھر لاہور گروپ آنا ہے۔ تو اسلئے میں آپ سے بار بار کہہ رہا ہوں کہ آپ ذرا مختصر کر سکیں اس پر......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یعنی اگر آپ آج ختم کرنا چاہتے ہیں تو میری طرف سے......

جناب یحییٰ بختیار: میرے بس کی بات نہیں ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے بس کی بات نہیں ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... نہ میں چاہتا ہوں کہ میرے جو سوالات ہیں، مجھ سے پوچھے گئے ہیں......

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تا کہ میں آپ سے پوچھوں...... میں آپ سے request کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جو، جو پہلے پوچھے جا چکے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ...... میرا خیال تھا کہ وہ پہلے ختم ہو جائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، جتنے brief کر سکیں آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، میں انشاء اللہ......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ...... تا کہ کوئی چیز رہ نہ جائے بیچ میں ایسی وہ......

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

(Pause)

یہ ایک سوال کی بنیاد رکھی گئی تھی ''نہج المصلی'' حضرت خلیفہ ثانی کی کتاب کے اوپر: کہ ''فرق آپ کرتے ہیں دوسرے کے ساتھ'' یعنی اپنی علیحدگی پسند طبیعت ہے۔ تو وہاں فقرہ یہ ہے:

''دنیا کے معاملات میں ہم دوسروں کے ساتھ ایک ہیں۔ لیکن دین کے معاملہ میں فرق ہے۔ تو وہ تو فرقے فرقے کا فرق ہے''۔

یہ ہے حوالہ۔ تو اس پر کوئی اعتراض والی بات مجھے نظر نہیں آئی۔

اس کے بعد ایک ہے ''الفضل'' ۱۳ جنوری ۱۹۴۴ء اس میں ہمیں کوئی قابل اعتراض بات نہیں ملی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک آپ کو جو اس میں کوئی نظر نہیں آیا: ''دین کے معاملے میں تو آپ باقی مسلمانوں سے مختلف ہیں'' آپ کہتے ہیں۔ ''دنیا کے معاملے میں ہندو، پارسی جیسے ہیں، ویسے مسلمان ہوئے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، دین کے معاملہ میں، اسلام کے اندر رہتے ہوئے، جو بہتر ۷۲ تہتر ۷۳ فرقے ہیں، ان کا جو آپس کا اختلاف ہے، اسی طرح کا اختلاف ہمارا دوسروں کے ساتھ ہے___ اسلام کے اندر رہتے ہوئے۔

یہ ایک سوال تھا ''مکتوبات احمدیہ'' صفحہ ۲۴ کا، جو کہا گیا تھا کہ وہاں ایسی ہی کوئی عبارت ہے۔ ہمیں ایسا کوئی حوالہ نہیں ملا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ''البدر'' تو آپ نے سارے ۱۹۰۶ سے دیکھے اور بڑے وثوق سے کہا کہ کسی جگہ اس کی interpretation نہیں مل رہی۔ اس واسطے میں آپ سے گذارش کروں گا، جب آپ انکار کر دیتے ہیں تو اس سے اگر بعد میں کوئی چیز مل گئی تو بڑا بُرا inference ہوتا ہے......

مرزا ناصر احمد: میں یہ یہاں......

جناب یحییٰ بختیار: ...... چونکہ یہ تو ہم آپ سے witness جیسی بات نہیں کر رہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... you are holding very important position.

مرزا ناصر احمد: تو میں اس کا جواب دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، تو میں اس واسطے کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... آپ، آپ کہہ رہے ہیں جی کہ ''ہمیں اس صفحہ پر نہیں مل رہا، فلاں جگہ پر نہیں ملا''۔ اگر آپ کے علم میں نہیں ہے تو بالکل ٹھیک ہے، ہاں، ہم accept کر رہے ہیں آپ کا لفظ۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں جب یہ کہتا ہوں ___ ایک جگہ میں نے خود کہا تھا کہ اس جگہ نہیں ہے، فلاں جگہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہ، یہی...... ہماری توقع یہ ہے کہ جو آپ کہیں گے ''نہیں ہے'' تو نہیں ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، جو ہمیں ملے گا......

جناب یحییٰ بختیار: ...... مگر اس کا جو inference ہوگا کہ اگر تھا ___ یہ presume کیا جاتا ہے کہ احمدیت کے بارے میں جتنی بھی important چیزیں ہیں وہ آپ کے علم میں ضرور ہوں گی۔

مرزا ناصر احمد: یہ inference جو ہے، میرے نزدیک درست نہیں، اس لئے کہ میرا یہ دعویٰ نہیں کہ وہ لاکھوں صفحوں کی کتب جو...... جس کا...... جس کی اشاعت قریباً 90 سال پر پھیلی ہوئی ہے، میں اس کا حافظ ہوں، اور ہر حوالہ مجھے یاد ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ کو چھوٹی سی مثال دیتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: لیکن میں ___ میری ابھی بات ختم نہیں ہوئی ___ لیکن جب میں یہ کہتا ہوں کہ ''میرے علم میں نہیں ہے'' تو آپ کو یقین رکھنا چاہیئے کہ میرے علم میں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مجھے یقین ہے۔ مگر ایک دو دفعہ ایسی باتیں ہوئی ہیں جس سے اسمبلی کے ممبران کو یہ شک ہوتا ہے کہ جو جواب آپ کے حق میں ہوتا ہے، اس کے حوالے آپ ضرور لے آتے ہیں، پورا جواب دیتے ہیں۔ جو جواب آپ کے حق میں نہیں ہوتا، آپ ان کو ٹالتے ہیں۔ معاف کیجئے، میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ میں نے آپ سے ایک سوال پوچھا کہ: ''کیا، یہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے یہ بات کہی یا مرزا غلام احمد صاحب نے یہ بات کہی؟'' آپ نے کہا: ''نہ میں تردید کرتا ہوں اور نہ میں تائید کرتا ہوں''......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... پھر میں نے آپ کو حوالہ پڑھ کے......

مرزا ناصر احمد: میں نے ہاں کہا: ''جب تک میں نہ دیکھ لوں''۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، ہاں، میں......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر میں نے کہا: ''مرزا صاحب! یہ ہے حوالہ'' آپ نے کہا: ''ہاں، یہ جواب ہم سے پوچھا گیا تھا، منیر کمیٹی میں بھی، ہم نے یہی جواب دیا''۔ you have prepared answer, but still you say:

''میں تردید بھی نہیں کرتا، میں تائید بھی نہیں کرتا''

Mirza Nasir Ahmad: No. ......

Mr. Yahya Bakhtiar: This is on the record.

Mirza Nasir Ahmad: This is on the record, but the inference is not on the record; and this is not true.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but this is the only inference that could be drawn from it that you had the answer prepared.

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: پھر you said you cannot verify and you cannot deny.

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے ___ میں واضح کر دیتا ہوں، ماننا یا نہ ماننا آپ کی بات ہے ___ بات یہ ہے کہ میں نے کہا: ''میرے علم میں نہیں'' ......

جناب یحییٰ بختیار: اور آپ کے پاس جواب تیار تھا!

مرزا ناصر احمد: ......اور میرے پاس جواب تیار نہیں تھا۔ (وفد کے ایک رکن کی طرف اشارہ کر کے) ان کے پاس جواب تیار تھا، انہوں نے کہا: ''یہ ہے اور یہ اس کا جواب ہے''۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے یہ کہا: ''منیر کمیٹی کے سامنے بھی پوچھا گیا تھا منیر کمیٹی کی رپورٹ......''

مرزا ناصر احمد: منیر کمیٹی کی کتاب یہاں تھی (وفد کے ایک رکن کی طرف اشارہ کر کے) ان کے پاس تھی۔ انہوں نے منیر کمیٹی کی کتاب مجھے دی اور پھر میں نے اسی وقت ......اگر میں نے غلط بات......

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، آپ نے clarify کر دیا۔ مرزا صاحب! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ایسی چیز جو ہو تو اس کے inference کی وجہ سے، میری ڈیوٹی ہے......

مرزا ناصر احمد: اور جو یہاں غلط حوالے پیش ہو گئے ہیں، اور کتاب ہی کوئی نہ تھی!

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی ہم تو جب ہی آپ سے clarify کرا رہے ہیں آج کل۔ اگر یہ ضرورت نہ ہوتی تو میں نے صبح عرض کیا، جہاں تک اسپیشل کمیٹی کا تعلق ہے، ان کے لئے کوئی پابندی نہیں کہ کسی کو بلائیں، کسی سے بات کریں، اور پھر بعد میں کوئی قانون بنائیں۔ نیشنل اسمبلی ہو، کوئی لیجسلیچر دنیا میں نہیں......عدالتوں میں بلایا جاتا ہے۔ نہ آپ ملزم ہیں اور نہ کوئی اور ملزم ہے جو بلانے کا......

مرزا ناصر احمد: یہ تو بڑی مہربانی ہے آپ کی!

جناب یحییٰ بختیار: ......مگر یہ چاہتے تھے کہ جو بھی حوالے ہوں، اگر وہ انحصار کریں تو وہ verify کریں۔ اس پر clarification ہونی چاہیئے۔ جب ہی آپ نے آنے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے کہا: ''ٹھیک ہے، ہونا چاہیئے'' اس وجہ سے ہم clarify کر رہے ہیں۔ کئی حوالے غلط ہو سکتے ہیں۔ میں خود دیکھتا ہوں، چیک کرتا ہوں، باوجود اس کے پھر بھی ہم سمجھتے ہیں کہ ممکن ہے غلط ہو۔ آپ سے اتنی گذارش کرتا ہوں کہ اگر آپ کے علم میں ہو......

مرزا ناصر احمد: اس وقت میں نے بتایا کہ اگر میرے علم میں ہو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! علم کے علاوہ آپ کے پاس جو ڈاکومنٹس (documents) ہیں وہ اور کہیں نہیں ہیں۔ بعض......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، بات سنیں ناں، آپ شام کو کہتے ہیں کہ یہ پانچ چیزوں کو verify کرو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں ٹھیک کہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ......اور میں صحیح نہیں کرتا......

جناب یحییٰ بختیار: ......بعض دفعہ ٹائم نہیں ہوتا وہ اور بات ہے۔ ابھی اس دفعہ تو دس دن کا ٹائم بھی تھا بیچ میں۔ کئی حوالے آپ نے ڈھونڈ لئے......

مرزا ناصر احمد: بہت سارے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر میں نے ......یہی عرض کر رہا ہوں، اگر بیچ میں کوئی چیز ایسی ہوئی اور آپ کہتے ہیں کہ: ''نہیں، نہیں ہے بالکل''......

مرزا ناصر احمد: میں یہ کبھی نہیں کہتا کہ ''یہ نہیں ہے'' میں پھر کہتا ہوں کہ ''میرے علم میں نہیں ہے''۔ اور جو چیز میرے علم میں نہیں ہے، اس کے متعلق میں یہ کیسے کہوں کہ میرے علم میں ہے؟ وہ آپ مجھے مشورہ دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے،

مرزا ناصر احمد: ہاں، میرے علم میں نہیں ہے۔ وہ میرے علم میں نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں نے پوزیشن clarify اس لئے کرانی چاہی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، تو پوزیشن یہ میری ہوئی یہاں کہ جو میرے علم میں نہیں ہے، میں اتنا ذمہ دار ہوں کہ میرے علم میں نہیں ہے، اور......اس کیلئے میں نے اس دن بات کی اور آپ نے اس وقت یہ اتفاق کیا کہ پانچ دس دن پہلے پانچ دس دن بعد کے جو ہیں اخبار، وہ بھی دیکھ لئے جائیں۔ اور میں نے کہا یہ درست ہے اور ان سب کو میں نے تاکید کی کہ اس طرح دیکھیں، اور ایک حوالہ مل گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں پھر عرض کروں، میں interrupt نہیں کرنا چاہتا کیونکہ میں بھی چاہتا ہوں کہ جلدی کام ہو، اور آپ پورا explain کریں۔ آج صبح آپ نے فرمایا کہ: ''۱۹۰۶ء سے لے کر ۲۲ء تک، ۲۳ء سے لے کر ۴۴ء تک، ان سارے میں کسی جگہ ہمارے لٹریچر میں اس چیز کا سوال ہی نہیں اٹھا''۔ تو اس غرض سے آپ نے کہا کہ پورا اسٹڈی کیا آپ نے سب......

مرزا ناصر احمد: پورا اسٹڈی نہیں، پورا مشورہ کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......پوائنٹ پر سٹڈی نہیں کر سکتے......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں،......

جناب یحییٰ بختیار: ......یا نہیں کرتے؟

مرزا ناصر احمد: دیکھیں ناں، جو چیز میں صاف کہتا ہوں اس کو بھی آپ محل اعتراض بنالیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کوئی imputation نہیں ہے، مرزا صاحب! imputation نہیں ہے آپ کی integrity نہ کریکٹر پر۔ میں ......صرف یہ clarification ضرور ہونی چاہیئے تاکہ آپ کے دماغ میں یہ خیال نہ ہو......

مرزا ناصر احمد: جس کا مجھے......ہاں، بالکل صحیح ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ اٹارنی جنرل نے مجھے دھوکہ دے کے سوال دلوایا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ......

مرزا ناصر احمد: ۱۹۰۶ء کا وہ جو تھا مسئلہ، وہ یہ تھا کہ ۱۹۰۶ء میں ایک نظم چھپی۔ ۱۹۱۱ء میں دیوان چھپا جس میں وہ شعر نہیں تھا۔ اور ۱۹۳۷ء...... ہیں؟......۱۹۳۴ء میں اس کا ایک......اس کے متعلق چھپا۔ پھر ۱۹۴۴ء......۱۹۳۵ء......پھر ۱۹۴۴ء میں چھپا۔ پھر وہ...... ہاں، ہاں، وہ سارا چھپا۔ میں نے یہ ہا، پہلے دن، اگر ہم نے صحیح سمجھا ہے___ میں بھی انسان ہوں، یہ نہ سمجھیں کہ میں اپنے آپ کو کوئی سپر مین سمجھتا ہوں___ جو میں نے، ہم نے سمجھ لیا تھا پہلے دن، وہ یہ تھا ''بدر'' ۱۹۰۶ء میں یہ چھپا کہ ''یہ سنایا گیا اور جزاک اللہ، کہی گئی''۔

لیکن ''بدر'' میں یہ ہے ہی نہیں کوئی، صرف نظم ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی نظم ہے، بالکل، وہ میں نے آپ کو پہلے ہی بتایا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ تو اس دن ہو گیا معاملہ۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی میں نے تو یہ کہا، مرزا صاحب! ہماری presumption یہ ہے اور یہ presumption بالکل صحیح ہوگی، unless you rebut it، کہ مرزا صاحب نے ''بدر'' ضرور پڑھا ہوگا اور اس میں یہ نظم انہوں نے ضرور پڑھی ہوگی۔ اگر ان کی موجودگی میں نہیں ہوا تو پھر یہ ہوا تھا کہ کیا مرزا صاحب نے کسی اور ''بدر'' کے پرچہ میں اس کو contradict کرایا اور اس کے خلاف کوئی ایکشن لیا؟ یہ Inferences کمیٹی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ ٹھیک ہے تو میں نے اس پر یہ جو وثوق کے ساتھ کہا، اور اب بھی کہتا ہوں، کہ اس معاملہ کے متعلق ایک اور چیز ہے، جس کو میں یہاں ذکر نہیں کروں گا۔ وہ میری کچھ ہو جائے گی ذوقی سی۔ سمجھ لیں کچھ۔ علیحدہ میں اگر کہیں تو میں کچھ بتا دوں گا۔ ہم نے ......یہ وقت ما ا ہمیں تو لوگوں سے پوچھا ______ ہمارے علماء جو ہیں ناں، وہ مناظرے کرتے رہے ہیں ______......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ان سے دریافت کیا، تلاش کیا، پوچھ پوچھ کے، ہم نے وہ بھی نکالے ہیں حوالے، اور اس وقت تک تو پوری دیانتدارانہ تحقیق کے بعد میں اس نتیجہ پہ پہنچا ہوں ______ اور اس کو پھر دہراتا ہوں ______ کہ یہ ہمارے کسی لٹریچر میں ......ان مشوروں اور علماء سے، جو اس میں پچاس سال سے مناظرہ کر رہے ہیں، اور اس کے اوپر بڑے اعتراض ہوئے ہیں پہلے، یہ کوئی نیا اعتراض نہیں، فرسودہ اعتراض ہے۔ تو اس کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ ''ہم نے اپنے اپنے وقتوں میں جب بھی کی، کسی جگہ بھی یہ نہیں آتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ سنائی گئی اور آپ نے جزاک اللہ کہا''۔ ۳۸ سال کے بعد وہ نظم لکھنے والا کہتا ہے ______ یہ میں نے آج صبح یہاں بیان دیا تھا اور اس پر میں قائم ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ تو ٹھیک ہے، آپ نے صبح کہہ دیا تھا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے، ہم نے accept کر لیا کہ ان کی موجودگی میں نہیں پڑھا گیا۔ مگر ابھی کیونکہ آپ نے تذکرہ کر دیا،

میں نے بعد میں یہ سوال پوچھنا تھا: کیا اس ۳۴ سال کے زمانے میں ______ ۱۹۰۶ء سے لے کر ۱۹۴۴ء تک ______ آج تک، ''الفضل'' ذ میں کسی آپ کی جماعت کے رہنما نے اس نظم کو condemn کیا، اس کے خلاف کوئی لفظ لکھا؟

مرزا ناصر احمد: جی کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ بھی آپ بتا دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ۱۹۳۴ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۳۴ء میں یہ نہیں ہوا کہ پڑھا گیا ان کے سامنے۔ یہ controversy آئی، یہ، یہ مولانا محمد علی صاحب لاہوری پارٹی نے، میرا خیال ہے، اعتراض کیا تھا۔ آپ کی جماعت کا میں پوچھ رہا ہوں، کسی نے نظم کو condemn کیا؟ ۱۹۴۴ء میں تو آپ ان کو support کر رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ۱۹۳۴ء میں Condemn کیا، اس میں......۱۹۴۴ء میں پھر انہوں نے کہا کہ ''یہ میرا مطلب نہیں تھا۔ اور باوجود اس کے کہ یہ میرا مطلب نہیں تھا، لوگوں کے تنگ کرنے پر میں نے اپنے دیوان میں سے اس کو نکال دیا شعر کو، اور قسمیں کھا کر میں کہہ رہا ہوں اور پھر بھی جماعت میرا کہنا نہیں مانتی''۔

جناب یحییٰ بختیار: سر! وہ جو ۱۹۴۴ء میں ہے وہ تو آپ نے پڑھ کر سنا دیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ۱۹۴۴ء میں دو ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ہمارے سامنے ہے......

مرزا ناصر احمد: ......۱۳ اگست، ۱۹۴۴ع اور ۲۳ اگست۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کہاں ہے؟ نکالو (اٹارنی جنرل سے) تو دو علیحدہ علیحدہ حوالے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ فائل کر دیجئے، کیونکہ یہ تو آ گیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، verify کرنے کے بعد میں بتا رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، فائل کر دیجئے وہ بھی، تا کہ اس کے ساتھ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ فائل کر دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ سنا دیا گیا ہے اور آ گیا ہے ریکارڈ پر......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کیوں کہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کیوں کہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کہ ان کی موجودگی میں پڑھا گیا اور انہوں نے......

مرزا ناصر احمد: ہاں نہیں، وہ، وہ کر دیں گے، ۱۹۳۴ء اور ۱۹۴۴ء کا پہلا جو ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ بعد کا ہے جو آپ کے پاس ہے؟

مرزا ناصر احمد: ۱۹۳۴ء ______ دیکھیں ناں ______ ۱۹۳۴ء اور یہ ۱۹۴۴ء، ۱۳/اگست، اور پھر ۱۹۴۴ء اگست کا، یہ آخر میں، اور پھر ۱۹۶۲ء میں......

جناب یحییٰ بختیار: آخری تو یہ معلوم ہوتا ہے پھر۔

مرزا ناصر احمد: کون سا؟

جناب یحییٰ بختیار: ۲۳ اگست۔

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: ۲۳ اگست۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ۲۳ اگست۔ بات سنیں ناں، ایک موٹی بات ہے، اس میں کوئی وہ نہیں ہے شبہ۔ ایک شخص دس دن پہلے ایک مضمون لکھتا ہے اور اخبار میں چھپ جاتا ہے۔ دس دن کے بعد وہ اس سے متضاد نہیں لکھ سکتا۔ اس لئے جو ۲۳ کا مضمون چھپا ہے ______ دس دن کے بعد ______ اس کو اس ۱۳ اگست والے کی روشنی میں ہم نے پڑھنا ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ٹھیک ہے، مرزا صاحب! وہ تو ہم دیکھ لیں گے۔ یہ جو ہے ناں، یہ آخری ہے یا وہ؟ دیکھیں گے اس میں، کیونکہ ہمارا......

مرزا ناصر احمد: پھر ۶۲ء میں آیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ہمارا یہ ہے کہ ایک دفعہ جو قانون آتا ہے تو بعد کا جو قانون آیا تو اس سے متضاد کرے تو پہلا کینسل that hold the period-

Mirza Nasir Ahmad: This is not a legal clause......

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں' this may not be,......

Mirza Nasir Ahmad: ......We are talking of a fact.

Mr. Yahya Bakhtiar: He may have clarified the position finally.

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ۱۹۶۲ء میں پھر وہ آیا، ۶۳ء میں، تو یہ سارے فائل کرا دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کو جماعت سے تو کبھی expell نہیں کیا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، جماعت سے expell اس لئے نہیں کیا کہ انہوں نے قسمیں کھائیں کہ "وہ میرا مطلب ہی نہیں ہے جو میری طرف منسوب کیا جاتا ہے"

جناب یحییٰ بختیار: "مطلب نہیں" اور موجودگی میں پڑھا ہے!

مرزا ناصر احمد: نہیں، "موجودگی میں پڑھا گیا" وہ ایک شخص کہتا ہے کہ "میں نے صرف پہلے مجدّد دین کے مقابلے میں یہ شعر کہا تھا"۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ان کی موجودگی میں؟

مرزا ناصر احمد: وہ یہ کہہ رہا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں یہ کہہ رہا ہوں جی......

مرزا ناصر احمد: ...... کہ ان کی موجودگی میں......

جناب یحیٰی بختیار: ...... آپ کہتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر اس نے مجددوں کے ساتھ مقابلہ نہیں کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہے تو وہ جھوٹا ہے اور کافر ہے......

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، نہیں......

مرزا ناصر احمد: ...... لیکن وہ قسمیں کھا کے یہ کہہ رہا ہے......

جناب یحیٰی بختیار: مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: میری بات تو ختم ہو لینے دیں۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، interrupt نہیں، نہیں، میں آپ سے ...... میری تو صرف ایک گزارش تھی کہ ''ان کی موجوگی میں'' وہ کہتا ہے کہ ''میں نے پڑھا۔'' آپ نے کہا کہ ''جھوٹا ہے۔'' اگر یہ، اس بات سے جھوٹا نہیں کہتے اس کو، بلکہ interpretation پر کہہ رہے ہیں تو اور بات ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں interpretation پر کہہ رہا ہوں۔

جناب یحیٰی بختیار: ہاں، یہ clarify ہو جائے ناں جی۔ میں تو یہ سمجھا کہ آپ کہتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے، ان کی موجودگی میں نہیں پڑھا گیا یہ۔

مرزا ناصر احمد: اس معنی میں بھی جھوٹا ہے بالکل کہ پڑھا گیا، اس لیے کہ ہمارے ہاں کہیں یہ ریکارڈ نہیں ہے......

جناب یحیٰی بختیار: تو وہ بھی جھوٹا ہو گیا۔ اس زمانے میں؟

مرزا ناصر احمد: ...... اور ...... لیکن اگر وہ مجددین پہلے جو ہیں......

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، خیر وہ تو اور بات ہے، آپ نے explain کر دیا۔

مرزا ناصر احمد: ...... اس کی interpretation......

جناب یحیٰی بختیار: ہاں، وہ تو اور بات ہے۔

مرزا ناصر احمد: ...... تو وہ ٹھیک ہے۔

(Pause)

یہ آخری جو ہے، آخری کے لحاظ سے وہ ۱۹۶۳ء کا ہے۔ اور اس میں انہوں نے پھر اسی کو کہا ہے کہ ظہور ہر صدی ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہر صدی کے سر پر مجددین کے رنگ میں ہوتا رہا ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: لیکن ...... ٹھیک ہے، یہ بھی آپ فائل کر دیں، چونکہ پھر تینوں اکٹھے رہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ سارے کر رہے ہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: اچھا۔

مرزا ناصر احمد: اور پھر یہ ہے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو تحریریں، میں نے کہا تھا، پچاس ہزار دوں گا تیس چالیس کے مقابلے میں، تو پچاس ہزار کے لیے تو میں مناسب نہیں سمجھتا کہ وقت لوں۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، میں نے تو ایک جگہ پڑھا کہ پچاس الماریاں تو صرف انگریزوں کی تعریف میں انہوں نے لکھیں۔ تو وہ آپ کے پاس ضرور ہوں گی یہ؟

مرزا ناصر احمد: بالکل، وہ میں جہاد کے متعلق کہہ چکا ہوں۔

جناب یحیٰی بختیار: ہاں جی، وہ......

مرزا ناصر احمد: اگر آپ نے پہلوں کے حوالے پھر سننے ہیں تو میں دوہرا دیتا ہوں۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں جی، وہ میں پھر اس پر آؤں گا۔

مرزا ناصر احمد: اگر آپ سوال کرتے ہیں تو میں دوہرا دیتا ہوں جواب کو۔

جناب یحییٰ بختیار: کون سا جی؟

مرزا ناصر احمد: یہی انگریزوں کے متعلق۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ تو میں بعد میں سوال پوچھوں گا آپ سے۔ یہ سوال میں پوچھوں گا کیونکہ ہر ایک پوائنٹ پر clarification ضروری ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے پاس سوال آیا تھا "پچاس الماریوں" کا تو اس واسطے ذکر کیا اس میں۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ الماریوں کا سائز بھی آیا ہوا ہے۔ اس سوال میں؟

جناب یحییٰ بختیار: مجھے نہیں پتہ جی اس کا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، سوال میں، میں پوچھ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو آپ بتائیں گے ناں جی، آپ کے پاس......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں کیوں بتاؤں گا؟

جناب یحییٰ بختیار: یعنی آپ کو علم ہوگا کیونکہ گھر میں آپ کے پڑی ہوں گی۔

مرزا ناصر احمد: اچھا جی۔

یہ چند نمونے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ابھی اس کی کیا ضرورت ہے، مرزا صاحب؟

مرزا ناصر احمد: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو یہ دعویٰ ہے کہ "میں نے سب کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم......"

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں چیئرمین صاحب سے request کروں گا کہ ــــ پتہ نہیں یہ رول کے مطابق ہے یا نہیں۔ کہ لاہور سے جو پارٹی آئی ہے، انہوں نے اپنا ایک statement فائل کیا ہے۔ اس میں بعض چیزیں ایسی ہیں۔ جن کی میں آپ سے clarification چاہتا ہوں۔

وہ کہتے ہیں کہ:

"مرزا صاحب نے کبھی بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔"

اب یہ کتنی impartant چیز ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ "امتی نبی تھے" وہ کہتے ہیں کہ "نہیں تھے، انہوں نے دعویٰ نہیں کیا۔" تو اس لیے میں ان سے request کروں گا کہ آپ کو ایک کاپی دے دی جائے، اس کے بعد پھر یہ سارے سوال آسکتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جو ان کا "محضر نامہ" ہے اس کی clarification سوائے ان کے اور کسی کا حق نہیں ہے کہ کرے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، ان کی ... انہوں نے مرزا صاحب کے کچھ حوالے دیئے، مرزا صاحب کے کچھ اقوال کے حوالے دیئے ہیں، جن کے لیے میں کہہ رہا ہوں۔ وہ تو وہی کریں گے۔

مرزا ناصر احمد: clarification تو وہی کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، وہ حوالے جو ہیں، اس لیے، میں ان کا ذکر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس لیے میں نے کہا آپ دیکھ لیجئے۔ اسے، پھر میں ان میں سے آپ سے سوال کروں گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، جو میں سمجھا ہوں، آپ سے میں اس کی وضاحت کروالوں، شاید میں غلط سمجھا ہوں۔ یہ خواہش ہے آپ کی کہ اگر ہمارے محترم چیئرمین صاحب اجازت دیں تو وہ "محضر نامہ" ہمیں دے دیئے جائیں، تو ہم جواب "محضر نامہ" تیار کر کے وہ آپ کو دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، نہیں، میرا وہ بالکل مطلب نہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، میں اسی واسطے یہ کہہ......

جناب یحییٰ بختیار: میرا وہ مطلب نہیں۔ میں نے کہا اس میں کچھ حوالے ایسے ہیں جو کہ...... کیونکہ یہ اس میں بھی ذکر آچکا ہے، آپ بھی ذکر کر چکے ہیں، اس لیے انہوں نے جو دیئے ہوئے ہیں، certain points ہیں، کمیٹی کو clarify کرنے کی ضرورت ہے اس کی۔

مرزا ناصر احمد: اس کمیٹی کو لاہوری جماعت احمدیہ اور ہمارے درمیان جو اختلاف ہے، عقیدے کے متعلق یا مسئلے کے متعلق، اس کو clarification کرنے سے کیا فائدہ ہوگا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، یہ ہے کہ ایک ریزولیوشن ہے، ایک موشن ہے۔ ایک ریزولیوشن میں دونوں کو ___ آپ اور ان کو ___ بریکٹ کیا گیا ہے۔ آپ نے وہ نوٹ کیا ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یعنی جو ایک تو ہے ناں گورنمنٹ کا ریزولیوشن ......

جناب یحییٰ بختیار: موشن میں کسی کا ذکر نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس میں ذکر نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دوسرا جو ریزولیوشن ہے اس میں دونوں کے متعلق ذکر ہے۔

مرزا ناصر احمد: جو ان کا ذکر ہے وہ خود کریں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وہ ہم دے دیتے ہیں، اٹارنی جنرل!

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب نے کچھ حوالے دیئے ہیں۔ اگر آپ نہیں چاہتے تو میں نہیں کروں گا۔ میں تو صرف چاہتا ہوں کہ clarification ضروری ہے۔ اگر آپ نہیں چاہتے تو ہم کہیں گے کہ نہ دیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں، میں یہ چاہتا ہوں! میں یہ صرف واضح کر رہا ہوں کہ اگر آپ ہم سے پوچھیں گے تو مجھے

[At this stage Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali.)]

Mirza Nasir Ahmad : It will be fair to me to explain in detail and that might be 200 pages and something.

Mr. Yahya Bakhtiar : Mirza Sahib, I don't want to file a rejoinder to what they have said.........

Mirza Nasir Ahmad : No? what do you want then?

Mr. Yahya Bakhtiar : ......I want certain points that they have raised that Mirza Sahib never claimed to be a Nabi......

''مسیح موعود'' وہ بھی مانتے ہیں، آپ بھی مانتے ہیں -----

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......مگر وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبوت کا کبھی دعویٰ نہیں کیا، اور یہ جو احمدی ہیں، قادیان کے یا ربوہ کے، یہ بالکل غلط بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک سٹینڈ لیا ہے، اس کی support میں انہوں نے مرزا صاحب کے کچھ حوالے دیئے ہیں۔ میں آپ کی توجہ ان کی طرف مبذول کرانا چاہتا تھا کہ وہ صحیح ہیں، غلط ہیں، کیا interpretation ہے کیا text ہے ان کا؟ اگر آپ نہیں چاہتے تو میں نہیں کروں گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں نے کب کہا کہ میں نہیں چاہتا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے کہا۔ جواب دینا چاہیں ......مگر نہیں، نہ ہم ......آپ ان کو کہتے ہیں آپ جواب دیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ٹھیک ہے، یعنی چاہتے آپ یہ نہیں کہ جہاں تک ان حوالوں کا تعلق ہے، نبوت کے متعلق، جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کر کے دیئے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ......ہم اپنا جواب صرف وہاں تک رکھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ باقی جو ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ باقی اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر صرف انہوں نے affidavit فائل کیا ہے۔ ۷۰ آدمیوں کا،......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......۱۹۰۱ء میں، مرزا صاحب نے ایسے کوئی نہیں کہا۔ مرزا البشیر الدین محمود صاحب نے کچھ کہا ہے، اس کا...... وہ انکار نبوت کے حوالے جات ۱۹۰۱ء سے وہ شروع کرتے ہیں، ضمیمہ ''ج'' ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں،

جناب یحییٰ بختیار: صرف آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ یہ حوالے جو ہیں، ۱۹۰۱ء کے بعد، پر ۱۹۰۷ء، ۱۹۰۸ء تک، وہ یہی کہتے ہیں کہ یہ انہوں نے دعویٰ نہیں کیا۔ تو اس پر میں چاہتا ہوں شاید آپ سے کچھ ان میں سے پوچھ لوں۔ تو اگر میں ابھی پوچھتا ہوں آپ سے تو پھر آپ کو بھی وہاں ضرورت ہوگی۔ تو میرا خیال ہے ایڈوانس کاپی آپ کو دے دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر ابھی کل کسی وقت ہو سکا تو......

مرزا ناصر احمد: ہاں ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو صرف یہ جو ہے ناں، ضمیمہ ''ج'' جو ہے......

مرزا ناصر احمد: اس کا جو ایک فقرے کا جواب ہے، وہ یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ، احمد یہ نے بڑی وضاحت سے یہ بیان کیا کہ:

''اگر نبی کے معنی شرعی نبی کے ہوں تو میں بالکل نبی نہیں۔''

آپ نے بڑی وضاحت سے بیان کیا وہ ہمارے ''محضر نامے'' میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے explain کر دیا ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......مگر اس کے باوجود وہ ''امتی نبی'' تک بھی نہیں کہتے تو اس لئے یہاں ان کے جو حوالے ہیں، مرزا صاحب کے جو دیئے ہوئے ہیں انہوں نے، یہاں تک کہ ۱۹۰۷ء کا حوالہ بھی دیا انہوں نے، تو آپ ان کو دیکھ لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی واسطے میں کہتا ہوں آپ جو جواب دیں گے تو کہیں گے ''ضمیمہ 'ج' جب تک ہم یہاں نہیں دیکھیں کہ کیا ریفرنس ہے، ہم پورا اس کو نہیں سمجھ سکتے۔'' تو اس لئے میں نے Request کی تھی، چیئرمین صاحب کو، کہ ایک کاپی دے دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: تو اب تک جو میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر محترم چیئرمین صاحب اس کی اجازت دیں تو یہ ہمیں مل جائے تو جو حوالے نبوت کے متعلق ہیں۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، وہ انہیں۔۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ......صرف وہاں تک۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: وہاں تک۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: باقی کوئی بحث نہ کرے، یہی، میں صحیح سمجھا ہوں ناں،

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ It is allowed. The copy may be given, and......

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ دے دیجئے، ضمیمہ 'ج' ہے۔

Mr. Chairman : .... it is up to the witness.....

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ٹھیک ہے۔ Affidavit دیا ہوا ہے انہوں نے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، بعد میں دے دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں. Because they have to refer to the main point.

جناب چیئرمین: ہاں، تو اس کے ساتھ ضمیمہ جات جو ہیں وہ بھی دیتے ہیں یا نہیں؟ نہیں، this is reference of the book.

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک ضمیمہ تھا، میں نے کہا جو main body میں دیکھیں گے کہ کیا اشارہ ہے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... وہ اس clause کو clarify کرنے کے لئے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ تو کتابوں کی ہیں لسٹیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ نے سب حوالے پورے کر لئے جی، کہ، ہیں کچھ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں جی۔ انہوں نے نوٹ کئے ہوئے تھے، لیکن جب جا کے دیکھا تو کافی تھے، دوسو کے قریب۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں بتا رہا ہوں، پندرہ بیس ہوں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

''مکتوبات احمدیہ'' کے ایک اقتباس پر بنیاد رکھی گئی تھی ایک سوال کی ہمیں ''مکتوبات احمدیہ'' میں ایسا کوئی حوالہ نہیں ملا سکا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کونسا سوال تھا جی؟

مرزا ناصر احمد: یہ ''مکتوبات احمدیہ'' ____ مسیح محمدی، مسیح موسوی ____ اس قسم کی کوئی عبارت تھی (اپنے وفد کے ایک رکن کی طرف اشارہ کر کے) انہوں نے بڑا مختصر نوٹ کیا ہے۔ تو یہاں اگر آپ۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ نوٹ آپ کو یاد ہے؟ تاکہ میں اس سے سوال نکال سکوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ مسیح محمدی اور مسیح ناصری کا مقابلہ ایسے رنگ میں جس کی وجہ سے کوئی اعتراض وہاں پیدا ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں پھر پڑھ کے سناتا ہوں، تو......

مرزا ناصر احمد: ''مکتوبات احمدیہ'' کا ہے یہ؟

جناب یحییٰ بختیار: میں دیکھتا ہوں۔ ایک ''الفضل'' کا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ ''مکتوبات احمدیہ'' تو رسالہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دو ہیں ناں جی، دو میں دیکھتا ہوں کہ دونوں...... دوسرا بھی آپ کو ملا ہے یا نہیں۔

(Pause)

ایک، مرزا صاحب! یہ تھا ''الفضل'' جلد نمبر ۵، شمارہ ۶۹۔۷۰۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں وہ کہتے ہیں کہ:

''کیا مسیح ناصری نے اپنے پیروؤں کو یہودیوں سے الگ نہیں کیا۔۔۔۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ اس سے مختلف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ ہے آپ کے پاس؟

مرزا ناصر احمد: یہ وہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، دوسرا جو ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ ہم نے بعد میں لکھا ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ دوسرا ہے ''ملائکہ......''

مرزا ناصر احمد: وہ تو ''ملائکۃ اللہ'' والی، میں جواب دے چکا ہوں، یہاں ہم نے نوٹ کیا ہوا ہے۔ تو اس کا جواب مل گیا؟

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، اس کا جواب دے چکے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ مجھے نہیں پتہ کہ کون سا تھا۔ اگر آپ مجھے اس کا تھوڑا سا مضمون بتا دیں...... نہیں، وہ تو ہو چکا۔

مرزا ناصر احمد: ''مکتوبات احمدیہ'' میں۔

جناب یحییٰ بختیار: فقرہ کیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: یہ، ان کو خود یاد نہیں رہا جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بیچ میں دس دن گزر گئے ناں۔ جی، اس لیے تو......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... مجھے بھی...... میں نے نوٹ کیا ہے کہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ پھر آپ دیکھ لیں، بیچ میں سے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔ آپ کا referance کیا تھا؟ یہ دیا ہم نے آپ کو؟

مرزا ناصر احمد: ''مکتوبات احمدیہ'' صفحہ ۲۴۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے جی۔

''مسیح علیہ اسلام کا چال چلن کیا تھا کہ کھاؤ پیو، نہ عابد نہ زاہد نہ حق پرست، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا''۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو ہو چکا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''مکتوب احمدیہ'' کے صفحہ ۲۱ اور ۲۴ پر یہی تو ہے۔ اور اس کے علاوہ کون سا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ تو ہو چکا ہے۔

(Pause)

Mr. Chairman: Mr. Attorney-General, can we get the reply to Hawalajat (حوالہ جات) filed?

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir?

Mr. Chairman: Can we get the reply to Hawalajat filed with the evidence?

Mr. Yahya Bakhtiar: With ...... ?

Mr. Chairman: With the evidence? These may not be read in order to save the time.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, I requested Mirza Sahib that wherever he feels it necessary...........

جناب چیئرمین: ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ......he will explain it briefly and then file it that ......otherwise he will read it out......

Mr. Chairman: If, if the reply......

Mr. Yahya Bakhtiar: ......read the Hawalajat.

Mr. Chairman:...... of the Hawalajat is prepared in a written form, it can be filed. It may be read as part of the evidence.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, when you were out of the Hall for a little while,......

جناب چیئرمین: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ......I requested Mirza Sahib......

جناب چیئرمین: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... that the Committee is setting very anxious......

Mr. Chairman: It will......

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... therefore, he said he will file the main......

Mr. Chairman: Yes, it will save a lot of time of the House and of the witness also.

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes, I know, his valuable time.

Mr. Chairman: Then, if it can be agreed between the witness and the ......

Mr. Yahya Bakhtiar: No, I requested Mirza Sahib wherever he considered necessary, he will speak in detail; otherwise he will just briefly say something about it and file it.

Mr. Chairman: And than we can cross over to the examination, rest of the examination.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, I know the difficulty, but I want Mirza Sahib......

Mr. Chairman: Yes, it is upto the witness.

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... if he thinks necessary,......

جناب چیئرمین: ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... then he will give in detail, otherwise he will briefly mention it.

Mr. Chairman: Yes. I may ask the witness, if he likes, he can file all the, all the written......

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but the thing is, Sir, the Committee members......

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... will not be able to read every document because the debate time is short. That is why I said that Mirza Sahib should briefly expalin......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... and then file.

Mr. Chairman: But if all the ......

Mr. Yahya Bakhtiar: Wherever he thinks, you know, that it......

Mr. Chairman: But, Mr. Attorney-General, if all the time is consumed in reading the Hawalajat then......

جناب یحییٰ بختیار: مہربانی؟

Mr. Chairman: If all the time is consumed in reading the Hawalajat then......

Mr. Yahya Bakhtiar: No, Sir, the thing is that we ask certain questions......

Mr. Chairman: ...... then, then......

Mr. Yahya Bakhtiar: ......and to those questions, after verification, he is giving reply. Most of them have been over now. I think, one or two are left.

Mirza Nasir Ahmad: ہاں if you ......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، نہیں certaily......

Mr. Chairman: Because, for all Hawalajat, there were two questions: one, that the particular statement, which was made, is admitted? If not admitted, then no second question. If made, then explanation by the witness that it was given in such and such context.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I pointed out to Mirza Sahib before that if I am charged with an offence and I am taken to court and the Majistrate asked me, I say: "Others have also committed the some offence". Now, if Mirza Sahib goes on giving Sir. Syed's Hawalajat and other Hawalajat because Mirza Sahib said the same

thing_____I mean that may be relevant from his point of view_____but it will not justify this, nor will it expalin it, because Mirza Sahib, according to them, held a very different position.

مرزاناصراحمد: یہ criminal offence کے متعلق تو درست ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ نہیں......

Mirza Nasir Ahmad: ......But, I think, I have not committed any criminal offence.

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، no insinuation. I have just given an example, and I brought myself in. I don't want to insinuate and hurt your feelings. I was giving an example that, for anything, you cannot say that "because others have done". That will not jutisy, that will not expalin it.

Mr. Chairman: That is a question of argument.

Mr. Yahya Bakhtiar: I say I have pointed out onething......

Mr. Chairman: ...... we are talking of the procedure.

Mr. Yahya Bakhtiar: Mirza Sahib says, no that was the background, this was the history, from his point of view......

مرزاناصراحمد: ہاں، ایک ماحول جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ٹھیک ہے جی، میں نے کہا......

مرزاناصراحمد: زمانے کا ایک ماحول جو ہے، پچاس،......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

مرزاناصراحمد: ......ایک، سو اصدی پہلے کی اگر بات کریں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے۔

مرزاناصراحمد: ......تو اس صدی کے ماحول کے بغیر......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کہا آپ اس کی ہسٹاریکل بیک گراؤنڈ ضروری سمجھتے تھے......

مرزاناصراحمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو میں نے کہا، ٹھیک ہے، پڑھ لیں۔

Mr. Chairman: No, my only idea was to save the time of the House ......

Mr. Yahya Bakhtiar: I know.

Mr. Chairman: ......we do not want to tax the patience of the honourable members, the witness and everybody concerned.

Mr. Yahya Bakhtiar: I am aware of the valuable time of the House valuable time of Mirza Sahib, and I am also getting tired, but this is a very important thing......

Mr. Chairman: If, if, if we can minimise......

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... I want every clarification so that the committee should come to a very fair decision.

Mr. Chairman: My only, my only point was that if the written reply to Hawalajat can be filed, it will be read in evidence, and the copies will be cyclostyled and given to all the members. That is my point.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, that we doing, Sir. But if, alongwith the reply, he can give a brief clarification, I think that is better, because this is not evidence, and it is not interrogatory.

Mr. Chairman: No. But if the witness says that this reply......

Mr. Yahya Bakhtiar: No, if it is a written reply......

Mr. Chairman: Yes, it is a written reply.

Mr. Yahya Bakhtiar: ......it will be pointed out. That it will be explained.

Mr. Chairman: That will be a part of evidence.

Mr. Yahya Bakhtiar: The time was consumed mostly because of other Hawalajat_____what other Muslims have said about······

مرزاناصراحمد: ......غدر۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

Mr. Chairman: ہاں, Yes. If now we are able to cut it short······

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes, I, I, I······

Mr. Chairman: ······it may be beneficial to all of us_____to the honourable members, to the witness to everyone of us.

Dr. Mohammad Shafi: Sir, may I say a word?

Mr. Chairman: No. After this.

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: Next جواب پڑھ لیجئے۔

(Pause)

مرزاناصراحمد: یہ ایک سیاسی سوال تھا: ''اکھنڈ ہندوستان کی ہم تائید کرتے رہے ہیں'' ۔یہ ہے آپ کے......یا ہو گیا؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مجھے یاد نہیں ۔اس پر میں نے بعد میں تین سوال اور پوچھنے تھے، میں نے لکھے ہوئے ہیں......

مرزاناصراحمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ان میں سے شاید میں نے کوئی اور پوچھا ہو۔لیکن چار سوال مجھے لکھ کے آئے تھے۔یہ جو پولیٹیکل سائیڈ تھی......

مرزاناصراحمد: ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ······we don't attach much importance with it. Just because you opposed Pakistan, that is no reason to condemn anybody کئی لوگوں نے ......

مرزاناصراحمد: کیا؟...... But we did not

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but I say_____supposing you did_____that was not the reason. The reason was_____I wanted to point out _____that you treated yourself different from the rest of Muslims_____separate. In that context······

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ······I asked the question.

مرزاناصراحمد: تو وہ، وہ میں پھر اس کا جواب دے دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں جب آپ سے دوسرے سوال پوچھ لوں......

مرزاناصراحمد: ہاں، وہ تفصیلی ذرا جواب ہے، ممکن ہے آدھ پون گھنٹہ لگ جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تا کہ دوسرے بھی آپ کے سامنے ہوں گے......

مرزاناصراحمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو پھر آپ دے دیجئے اس کا......

مرزاناصراحمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کیونکہ اس میں دو تین حوالے ہیں......

مرزاناصراحمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ان کے ساتھ یہ آ جائے گا۔

مرزا ناصر احمد: ان کے ساتھ ملا کے آپ کا مطلب ہے، ان کو بھی ساتھ ملا لیا جائے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: آپ کا مطلب ہے کہ ان کو بھی ساتھ ملا لیا جائے تا کہ وہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے علیحدہ علیحدہ وقت ضائع نہ کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، پھر اس کے لئے تفصیلی جواب دینا پڑے گا۔

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔ پوچھ لیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب ختم ہو گیا جی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، ۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ question put کریں، آپ question سٹارٹ کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک اور جواب رہ گیا جی، جو پہلے پوچھے گئے ہیں۔

Mr. Chairman: And, for my enquiry, the member of the delegation can consult each other and can adopt whatever course they choose.

مرزا ناصر احمد: یہ وہ ایک فوٹوسٹیٹک کاپی رسالہ ''درود شریف'' کے متعلق یہاں دی گئی تھی۔ میرا خیال ہے فوٹوسٹیٹک کاپی تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: دو فوٹوسٹیٹ۔ ایک یہ تھی۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ایک یہ تھا، ایک اور تھا، ایک وہ تھا۔ وہ دونوں ایسے ہیں جن کا ہے یہ نہیں...... یہ جو چھپا ہے، وہ بھی غلط۔ یعنی ہے ہی نہیں وہ صفحہ اور جو مضمون ہے وہ بھی غلط ہماری ...... ہمارے پاس کئی ایڈیشن ہیں اس رسالے کے، اور سارے ہم نے دیکھے ہیں، اور اس میں کہیں یہ عبارت نہیں جو اس دن یہاں اس دن پڑھ کے سنائی گئی۔ فوٹوسٹیٹ کاپی، اس ____ جو

پڑھ کے سنایا گیا ____ اس میں تھا کہ ____ یہ ایک اندرونی شہادت ہوتی ہے جو اس کے خلاف ہے ____ اس میں یہ ہے کہ حافظ محمد صاحب کے پیچھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نماز پڑھنے کا کوئی ثبوت ____ انہوں نے کہا ہے کہ پڑھی ____ اور کوئی ثبوت سلسلہ احمدیہ کے مطبوعہ لڑیچر سے نہیں ملتا۔ حافظ محمد صاحب ایک نامعلوم شخصیت ہے جس کا تحریک احمدیت میں کوئی ذکر تک نہیں ملتا۔ جن احباب کے پیچھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز پڑھی ہے اور جن کا ذکر سلسلہ کے لڑیچر میں موجود ہے، وہ حسب ذیل ہیں:-

حضرت مولوی نورالدین صاحب۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ سوال آپ سے نہیں پوچھا۔

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ سوال نہیں پوچھا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ پوچھا۔ وہ جو پڑھا تھا ناں پورا، یعنی درود کے متعلق، لیکن۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......اس ساری عبارت میں یہ بھی ذکر تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ جو صرف درود کا پارٹ تھا۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، لیکن یہ ذکر تھا کہ حافظ محمد صاحب نے یہ روایت کی ہے۔ اب جماعت اس نام کو ہی نہیں جانتی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو آپ کے پاس ایسا کوئی درود ہے ہی نہیں، چھپا ہی نہیں؟ جو کتاب چھپی ہوئی ہے وہ دکھا دیں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ اگر دکھا دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ لے آئیں گے۔

مرزا ناصر احمد: اور میرا خیال ہے کہ وہ مشکل سے ملے گی کیونکہ ہے ہی کوئی نہیں۔

Mr. Chairman : When, I think, the denial comes, there is no need of explanation.

جناب یحییٰ بختیار: ہاں ......if

Mr. Chairman : When, when a fact is denied that it never existed.........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں یہ۔۔۔۔۔

Mr. Chairman : There is no need of explanation.

مرزا ناصر احمد: جی، میں یہ deny کرتا ہوں کہ ہمارے پاس جتنے ایڈیشن ہیں، ان میں کہیں بھی اس کا ذکر نہیں، اس درود کا۔ نمبر ایک۔ میں یہ deny کرتا ہوں کہ _____ میں احمدیت کی گود میں پلا ہوں_____ میں نے ساری عمر میں کبھی ایک دفعہ بھی اس درود کے الفاظ، درود کے، نہیں سنے یہ میں deny کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے پہلے بھی کہا you don't believe of it وہ تو آچکا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ بس پھر اس کو چھوڑتے ہیں۔

Mr. Chairman: This is sufficient. Now we go on to the next.

(Pause)

مرزا ناصر احمد: اچھا، رسالہ "ختم نبوت" از مودودی صاحب۔ اور اس کے جواب پر دوبارہ غور کرنے کا آپ نے کہا تھا وہ کر لیں۔۔۔۔۔

(اپنے وفد کے ایک رکن سے) ہیں؟ اچھا، وہ بھی۔ "یہ بھی جواب ہو گیا" تو یہاں لکھ نہیں رہا۔ اچھا، یہ ہے۔

(اٹارنی جنرل سے) "جماعت الگ بنانا" _____ "Ahmad, a Massenger of later days"........

جناب یحییٰ بختیار: وہ page پر کیا کچھ تھا؟

مرزا ناصر احمد: وہ بھی یہاں فوٹوسٹیٹ ایک کاپی یہاں پیش کی گئی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کا خطاب نہیں ہوا؟

مرزا ناصر احمد: میں بتاتا ہوں۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) اس کتاب کا کیا نام ہے؟

(اٹارنی جنرل سے) "سیرت مسیح موعود" کے نام سے ایک کتاب چھپی ہے۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کا ترجمہ ہوا ہے اردو میں۔

مرزا ناصر احمد: اردو میں وہ الفاظ یہ نہیں جو وہ انگریزی ترجمہ جو محمد ہاشم صاحب بنگالی نے کیا، ابولہاشم صاحب، ابوالہاشم صاحب بنگالی......۱۹۲۴ء کی یہ کتاب نہیں، یہ ۱۹۱۶ء، ۱۹۱۷ء کی کتاب ہے یہ اس وقت کی کتاب نہیں آپ کے ذہن میں تھا، یعنی۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ اور ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ ۱۹۲۴ء والی_____"Ahmadayyat or the True Islam"

جناب یحییٰ بختیار: وہ لیکچر اور تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ لیکچر اور ہے۔ یہ وہ نہیں ہے۔ اس کا جو اردو کے الفاظ ہیں۔۔۔۔

(Pause)

دیکھیں ناں، کتنا فرق ہے۔ یہ جو اردو کے الفاظ ہیں یہ self -explanatary ہیں۔ اس میں ہے:

"۱۹۰۱ء میں مردم شماری ہونے والی تھی۔ اس لئے ۱۹۰۱ء کے آواخر میں آپ نے اپنی جماعت کے نام ایک اعلان شائع کیا کہ ہماری جماعت کے لوگ کاغذات مردم شماری میں اپنے آپ کو "احمدی مسلمان" لکھوائیں _____ "احمدی مسلمان" لکھوائیں_____ گویا اس سال آپ نے اپنی جماعت کو "احمدی"

کے نام سے مخصوص کر کے دوسرے مسلمانوں سے ____ دوسرے مسلمانوں سے
____ ممتاز کر دیا''

ایک امتیاز ان میں پیدا کیا کہ ''احمدی مسلمان'' لکھواؤ تم۔ اب اس کا اگر غلط ترجمہ کہیں ہوا
ہے-----

جناب یحییٰ بختیار: ترجمہ نہیں جی، وہ بھی مطلب ہی ہے اس کا کہ "as Separate entity"

مرزا ناصر احمد: ''ممتاز کر دیا''۔

جناب یحییٰ بختیار: ''ممتاز'' مطلب ہے، اوپر ہو یا نیچے ہو،-----

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، نہ، نہ، اوہو! اوہو!-----

جناب یحییٰ بختیار: ......مختلف ہو گیا ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: امتیاز پیدا کیا، جس طرح یہ اپنے بریلوی اور اہل حدیث-----

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......اور یہ ہیں-----

جناب یحییٰ بختیار: ایک اور فرقہ بن گیا۔

مرزا ناصر احمد: مسلمانوں میں ایک اور فرقہ۔

جناب یحییٰ بختیار: باقی کی census میں تو یہ ہم نے دیکھا ہے کہ شیعہ سنی کا آ تا رہا ہے، مگر بریلوی مریلوی کا ابھی تک نہیں آیا۔

مرزا ناصر احمد: اگلی Census میں شاید آ جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ میں نہیں کہہ سکتا۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ، general way میں، اتنے شیعہ، اتنے سنی۔ باقی یہ جو ہیں-----

مرزا ناصر احمد: تو شیعہ سنی کا بھی آخر...... میں، میں ____ ویسے اعتراض نہیں ____
میں ویسے میں اپنی-----

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں بات کر رہا ہوں-----

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ وہ جو اپنی رپورٹ لکھتے ہیں، Census میں علیحدہ لکھواتے تھے-----

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ یہ شیعہ مسلمان اتنے ہیں-----

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ اپنی رپورٹ میں لکھتے تھے کہ شیعہ اتنے ہیں اندازاً اور سنی اتنے ہیں۔ مگر یہ کہ شیعہ نے کبھی اپنے آپ کو علیحدہ نہیں لکھوایا کہ ''میں شیعہ ہوں'' نہ کوئی instructions دی ہیں، نہ سنیوں نے، نہ بریلویوں نے، نہ دیوبندیوں نے۔ یہ، یہ پوائنٹ جو تھا، میں اس کی clarification چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اگر انہوں نے لکھوایا نہیں تو census کے نتائج میں ''شیعہ اتنے ہیں'' کیسے آ گیا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ اپنا............رپورٹ میں دے رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: رپورٹ میں دے رہے ہیں کہ The Shias are estimated to be so many out of them."

Mirza Nasir Ahmad: In the census report?

جناب یحیٰی بختیار: ہاں، پرانی جوتھی ناں، اس میں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، میرا مطلب یہ ہے کہ آخر انہوں نے "شیعہ" لکھوایا ہوگا تو census رپورٹ میں آیا ہوگا۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، Estimated

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحیٰی بختیار: وہ ایسے علیحدہ لکھے نہیں گئے۔

Mirza Nasir Ahmad: I wonder. How do you, how can you estimate without there being any statistics to base your estimation?

Mr. Yahya Bakhtiar: You have estimated, Sir, that the Ahmadis are four million; they can estimate.

مرزا ناصر احمد: اچھا، اس sense میں! وہاں کوئی شیعہ مجاہد ہوں گے!

Mr. Yahya Bakhtiar: ..... I don't remember – I may be wrong ــــــ میرا امپریشن یہ ہے کہ پہلی دفعہ ــــــ

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحیٰی بختیار: ......۱۹۲۱ء میں......لکھتے ہیں کہ ــــــ

مرزا ناصر احمد: بہرحال اس کا مطلب یہ ہے کہ "احمدی مسلمان" اور فرقے کا جماعت کا امتیاز، ممتاز ان کو کرنے کے لئے۔

جناب یحیٰی بختیار: وہ انگریزی کتاب جو ہے، وہ آپ کے ــــــ

مرزا ناصر احمد: یہ ہماری جماعت کی طرف سے شائع نہیں ہوئی، ایک individual نے کیا ہے اسے۔

جناب یحیٰی بختیار: قادیان سے۔ آپ دیکھ لیجئے۔ آپ کتاب مجھے دکھا دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، دیکھ لیں۔ اور یہ سمجھ نہیں آیا ہمیں کہ یہ کتاب موجود تھی تو فوٹوسٹیٹ کاپی یہاں پیش کی گئی!

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، نہیں، وہ ان کے پاس نہیں تھی کتاب اس وقت۔

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

جناب یحیٰی بختیار: ان کے پاس نہیں تھی۔ وہ آپ دیکھ لیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا اس میں عنوان ہے "......outside" ــــــ

جناب یحیٰی بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......جو آپ نے یہ کہا، ــــــ

جناب یحیٰی بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......یہاں یہ عنوان ہی کوئی نہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: دکھایئے مجھے۔

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ عنوان اس میں جو ہے ناں، ترجمے میں، اصل میں جو اردو کا ہے، یہ ہے ہی نہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: اردو میں نہیں؟ اس میں، انگلش میں تو ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، انگلش میں ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: کافی عنوان لگائے ہیں اس شخص نے۔ یعنی یہ دیکھیں ناں ــــــ

جناب یحیٰی بختیار: ہاں جی، وہ ٹھیک ہے۔ وہ پبلش آپ کے ــــــ

مرزا ناصر احمد: آپ سمجھ جائیں گے آپ، یہ ہیں ــــــ

جناب یحییٰ بختیار: ......قادیان کی طرف سے officially پبلش ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس میں کوئی heading نہیں ہے۔ Heading ترجمہ کرنے والے نے اپنے لگا دیئے ____ ابوالہاشم بنگالی نے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ان کو heading لگانے کا شاہد ہوگا، شوق ہوگا۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: یہ اس کا وہ جو ہے، ۱۹۲۴ء کا ایڈیشن تھا، میرے خیال میں۔

مرزا ناصر احمد: اردو میں تو کہیں بھی نہیں ____ وہ تو ایک ہی چل رہا ہے ناں ____ نہ عنوان ہیں۔ عنوان بھی مترجم نے لگائے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ ہے: "Ahmad, Messenger of the Later Days" Part I, by Mirza Bashir-ud-din Mahmud Ahmad, reproduced from the "Review of Religions" volume........"

اس کے دیئے ہوئے ہیں:

" ...... Published by Sadar Anjuman-i-Ahmadiyya, Qadian, Punjal, India."

I don't consider to be more outhoritative document. They never said this is wrong.

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کے جو عنوان لگے ہیں وہ اصل کتاب میں نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ان کو، غلط ہیں اگر تو ان کو ٹھیک کرنا چاہیئے تھا کہ یہ ہم مسلمانوں سے باہر نہیں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اس سے پہلے آپ نے یاددہانی۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ......اب کردیں گے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: "Ahmadis to form........"

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ میں سمجھ گیا، وہ تو میں نے دیکھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں: "Separate Community from the outside Musalmans."

میں سمجھا وہ جو دو دائرے آپ نے بنائے ہوئے ہیں، وہ "outside Musalmans" ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہاں، وہ تو جو کتاب ہے اصل ہمارے سامنے، اس سے مختلف یہ ترجمہ کیسے ہونا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، وہ تو ٹھیک ہے، آپ جو کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک کہ یہ جو کتاب ایسے غلط طریقے سے، آپ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ پبلش ہوئی ہے، اور آپ کی اتھارٹی کے نیچے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ ترجمہ کرنے والے ابوالہاشم صاحب بنگالی ہیں، اور اصل کتاب میں کوئی عنوان نہیں ہے، ہے ہی نہیں عنوان۔

جناب یحییٰ بختیار: باقی نیچے کے مضمون کا ترجمہ ٹھیک ہے؟

مرزا ناصر احمد: ممتاز کرنے والا؟

Mr. Chairman: When the original is available, translation has no value.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, Sir, even the translation is published under their authority.

Mr. Chairman: Yes.

(Pause)

جناب یحیٰی بختیار: اور کوئی حوالہ رہ گیا ہے جی کہ نہیں؟

(Pause)

مرزا ناصر احمد: وہ ''اکھنڈ ہندوستان'' کے متعلق......

جناب یحیٰی بختیار: وہ تو میں نے کہا وہ میں آپ سے پوچھ لوں گا۔

مرزا ناصر احمد: اور ایک ہے یہ ''جماعت الگ بنانا'' یہ ایک tendency کہ یہ ایک علیحدہ ہو جائے from main body of millat-i-Islamia, اس کا میں تفصیل سے جواب دینا چاہتا ہوں کیونکہ یہ بڑا سخت............

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، نہیں، this is important کیونکہ مجھے...... بہت سے سوال تھے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحیٰی بختیار: ......اور میں نے آپ کو شروع سے clear کیا کہ......

مرزا ناصر احمد: یہ میں نے اپنی ساری تاریخ پر طائرانہ نظر ڈالی ہے۔ اور اس پہ لگیں گے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ۔ تو اگر اس وقت ہو سکتا ہے تو......

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے، مرزا صاحب! اس وقت جو ہے ناں اس پر......

مرزا ناصر احمد: لیکن میں یہ کوشش کروں گا کہ یہ سارا پڑھنے کی بجائے ہر عنوان کے نیچے مثلاً ایک حوالہ پڑھ دوں۔

جناب یحیٰی بختیار: آپ حوالہ ایک پڑھ لیجئے، باقی خود explain کر دیجئے اُس پر......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ......

جناب یحیٰی بختیار: ......مگر اس ''separatism'' پر......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحیٰی بختیار: ......کئی سوال اور بھی میں نے پوچھنے ہیں آپ سے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحیٰی بختیار: ......تو اس کے بعد اگر آپ اس پر آ جائیں تو بہتر ہوگا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے، جیسا آپ چاہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: ...... کیونکہ ایک دو حوالے تھے۔ ابھی، آپ نے کہا، کہ وہ ان کے جواب نہیں ہیں آپ کے پاس......

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

جناب یحیٰی بختیار: جو کہ آپ کو ملے ہی نہیں۔ اسلئے ہمیں پھر verify کرنے پڑیں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: اور تو کوئی نہیں رہ گیا آپ کے پاس؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اور نہیں کوئی۔

جناب یحیٰی بختیار: مرزا صاحب! ایک دو حوالے اور تھے......

مرزا ناصر احمد: جی فرمائیے۔

جناب یحیٰی بختیار: ......یا تو آپ جواب دے چکے ہیں مگر میں نے نوٹ نہیں کیا۔ میرے نوٹ میں تو یہ ہے کہ ان کا جواب آپ نے نہیں دیا۔ کیونکہ آج......

(Pause)

اس میں سے کئی حوالے میں نے آپ کو لکھوائے تھے۔ کچھ آپ نے اس دن جواب دیا۔ پھر آپ نے آج جواب دیئے۔

آپ نے وہ جو ''جہنمی'' کا تھا وہ آج آپ نے جواب دیا۔ ''وہ جہنمی ہے'' اسی کے ساتھ ایک حوالہ تھا:

''جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی یہودی مشرک اور جہنمی ہے''۔

''نزول مسیح'' میں سے صفحہ ۴۔ ''تذکرہ''......

مرزا ناصر احمد: یہ اس کا حوالہ......وہ دے دیا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: جواب دے دیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، جواب دیا جا چکا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔ اور پھر ایک تھا جی کہ:

''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا اور میری دعوت کی تصدیق کی مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا''

آپ نے کہا کہ یہ اس کا مطلب اور ہے، عربی میں ''کنجریوں اور بدکاروں'' کا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور آپ اس کو explain کریں گے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو ایک تو یہ چیز ہے کہ حوالہ ہے اس قسم کا......

مرزا ناصر احمد: اس معنوں میں نہیں ہے ___ ''نہیں مانیں گے'' ___ نہیں مستقبل کے متعلق، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! پہلی بات یہ ہے کہ یہ حوالہ ہے یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ان الفاظ میں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر......جن الفاظ میں ہے پہلے آپ وہ سنا دیجئے، پھر اس کے بعد......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......پوزیشن clear ہو جائے گی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ ٹھیک ہے۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ جو آپ ''علیحدہ جماعت'' کا کہہ رہے تھے، وہ ''مسیح ناصری'' والا حوالہ کہہ رہے ہیں آپ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، میں علیحدہ......آپ نے فرمایا تھا کہ یہ impression ہے ایک دنیا میں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں......ایک حوالہ تھا جو اُن کا (ایک رکن کی طرف اشارہ کر کے) آپ بتائیں گے؟ (مرزا ناصر احمد سے) میں نے کہا وہ اسی context میں آ رہا ہے: ''کیا مسیح ناصری نے اپنی اُمت پر ایسا نہیں کیا'' ___ مرزا بشیر الدین محمود نے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ اسی میں......

جناب یحییٰ بختیار: وہ اسی میں اکٹھا آپ سنائیں گے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اکٹھا ہی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ میں سمجھا کہ separate ہے تو وہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں نہیں۔

(Pause)

یہ حوالہ ہے جو میں پڑھ دیتا ہوں، اس کی میں تصدیق کرتا ہوں:

(عربی)

یہ ''آئینہ کمالات اسلام'' ۱۸۹۳ء میں ہے۔ اس میں آپ نے بہت سی کتب کا حوالہ دیا اور اس کے بعد یہ فرمایا ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ نے ان کتب میں حُسن اسلام کے بیان کی مجھے توفیق عطا کی اور ہر مسلمان محبت ومؤدت کی آنکھ سے ان کتب کی طرف دیکھے گا اور اُن سے فائدہ اُٹھائے گا اور مجھے قبول کرے گا اور میری دعوت کی تصدیق کرے گا، سوائے ان لوگوں کے جو ہدایت سے دور نہیں، جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی وہ اسے قبول نہیں کریں گے''۔

اس مضمون کو دوسری جگہ آپ نے اس طرح بیان کیا ہے کہ:

''مجھے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے بھیجا ہے اور مجھے بشارت دی گئی ہے کہ تمام نوع انسانی اسلام کو قبول کرلے گی اور صرف وہی باقی رہ جائیں گے جن کی حالت چوہڑوں چماروں کی طرح ہوگی''۔

اور بھی بعض جگہ آیا ہے۔

تو ایک مؤلف کے حوالوں کے سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ اس قسم کے جو اس نے مضمون بیان کئے ہوں ان سب کو اپنے سامنے رکھا جائے۔

یہ جو عربی کا صیغہ ہے، یہ حال اور مستقبل ہر دو کیلئے استعمال ہوتا ہے ___ حال اور مستقبل ہر دو کیلئے۔ اور دوسرا، حوالے ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ یہاں مستقبل کے لئے ہے، حال کے لئے نہیں۔ معنیٰ یہ نہیں کہ ''قبول کرتے ہیں''۔ جب یہ لکھا گیا تھا اس کے بعد لاکھوں آدمیوں نے قبول کرلیا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ''ساری دُنیا اسلام کو قبول کرے گی''۔ اور جب میں نے کہا ''قبول کرلیا لاکھوں نے'' تو میری مراد غیر مسلموں کا اسلام قبول کرنا ہے۔ ہماری تبلیغ جو ہو رہی ہے اس وقت افریقہ میں اور یورپ میں اور امریکہ میں، اس کے بعد لاکھوں نے قبول کیا اسلام

کو، اور بت پرستوں نے اپنے بُت جلائے۔ ہمیں تصویریں آتی رہتی ہیں، وقفے وقفے کے بعد، ان لوگوں کی جو بُت جلاتے ہیں۔ تو یہاں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں یہ مقدر کر رکھا ہے کہ تمام نوع انسانی اسلام کو قبول کرلے گی اور صرف وہ باقی رہ جائیں گے جن کی حالت چوہڑوں چماروں کی طرح ہوگی۔ اور ''ذریۃ الغایا'' ___ ایسے گمراہ ___ آگے اس کی تشریح کی ہے:

''ایسے گمراہ جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی''

صرف وہ اسلام کو قبول کرنے سے پیچھے رہ جائیں گے، باقی سارے قبول کرلیں گے۔ مستقبل کی بات ہے، حال کو کیوں لگائی جاتی ہے؟

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: ''بغایا'' کا مطلب ''گمراہ'' آپ نے کہا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ''سرکش''۔ خود حضرت مسیح موعود نے اس کے معنیٰ ''سرکش'' کئے ہیں۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: یہاں یہ......

مرزا ناصر احمد: یہ ''الحکم'' میں اس کے معنیٰ ___ جو آپ نے دیکھنا شروع کردیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مجھے بتایا گیا ہے جی کہ یہاں جو بھی، جہاں بھی ''بغایہ'' کا وہ آیا ہے مطلب ___ ''زنانِ فاسقہ، زنان بازاری، ......می آئند زَنان فاحشہ، زنانِ فاحشہ''۔

مرزا ناصر احمد: کس کے معنیٰ ہیں؟ ذریۃ البغایہ'' کے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''بغایہ'' کے جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ کہاں سے آپ پڑھے جا رہے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ''حجت النور'' میں۔

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: ''حجت النور'' میں۔

مرزا ناصر احمد: ''حجت النور'' میں۔ اور یہاں یہ ترجمہ ہے: ''سرکش انسان''۔ اور لغت میں بھی ''سرکش انسان'' مراد ہیں۔ اور میں نے اس دن عرض کی تھی کہ ''بغایہ''......

جناب یحییٰ بختیار: اسی لفظ پر ہی میں کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: یہ آئندہ کے متعلق ہے۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ساری دنیا کے انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو قبول کر لیں گے، اور تھوڑے سے رہ جائیں گے جن کی حالت چوہڑوں چماروں کی طرح ہوگی۔

(Pause)

اور ''بغایہ'' جو ہے یہ ''بغیہ'' کی جمع ہے اور ''بغیتہ'' کی بھی جمع ہے۔ اور ''بغیہ'' کے معنیٰ ہیں ''زانیہ'' ''بغیتہ'' کے معنیٰ ہیں ''ہراول دستے فوج کے''۔ اور اس کے یہ معنی کیوں نہیں لئے جاتے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ کسی جگہ بھی آپ نے ''بغایہ'' کا یہ ترجمہ پرنٹ کیا ہوا ہے جو آپ نے بتایا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ لغت میں پرنٹ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ......

مرزا ناصر احمد: ......لغت عربی میں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے اسی کا جو......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ جو ''سرکش'' ہے یہ پرنٹ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، یہ ہاں وہ آپ......

مرزا ناصر احمد: وہ پرنٹ ہے، (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کہیں اور بھی ہے؟ (اٹارنی جنرل سے) دو تین جگہ تھا ''سرکش''۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں تو سب ''بدکار عورت'' ہی چل رہا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔ میں پرنٹ ہی بتا رہا ہوں آپ کو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو اس طرح وہ، وہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

(Pause)

''الحکم'' جلد گیارہ، نمبر سات۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب! یہ جو آپ نے کہا ہے کہ: ''کُل مسلمانوں نے قبول کر لیا''......

مرزا ناصر احمد: نہ،......

جناب یحییٰ بختیار: ......یہ ہے مطلب، کہ نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں ''کل دنیا قبول کر لے گی''۔

جناب یحییٰ بختیار: Future کی بات کر رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، future کی بات کر رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔

مرزا ناصر احمد: ساری دنیا......دوسری جگہ بڑی وضاحت سے اُردو کے بھی حوالے ہیں، دوسرے بھی ہیں، ان ساروں کو سامنے رکھ کے پھر ترجمہ اس عربی کا ہو سکتا ہے۔ اور جو عربی کا یہاں صیغہ ہے وہ مستقبل کو بھی......کے معنی کو جائز قرار دیتا ہے، اور ہمارے نزدیک یہی معنی ہیں اس کے......

جناب یحییٰ بختیار: تو......ہمارا دیکھئے پھر۔

مرزاناصراحمد:...... کہ ''ساری دنیا قبول کرلے گی، سوائے تھوڑے سے انسانوں کے جن کی حالت جو ہے وہ چوہڑوں چماروں کی طرح ہوگی''۔ اور یہاں ''سرکشوں کے طرح ہوگئی''۔

جناب یحییٰ بختیار: آئینہ کمالات دیکھئے۔ یہ نہیں ہے ''آئینہ کمالات'' کہہ رہا ہوں۔

(Pause)

یہ آپ نے کس صفحہ سے پڑھا، مرزا صاحب؟

مرزاناصراحمد: کونسا؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ٹرانسلیشن ہے کس page سے پڑھا آپ نے؟

مرزاناصراحمد: ''آئینہ کمالات اسلام'' کا یہ عربی جو ہے، وہ؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزاناصراحمد: ہاں، وہ جو ہے، وہ...... نمبر......

جناب یحییٰ بختیار: یہ، ہیں جی؟

مرزاناصراحمد: یہ ''آئینہ کمالات اسلام'' مشمولہ ''روحانی خزائن''......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزاناصراحمد:...... جلد پنجم، ۵۴۷ تا ۵۴۸، طبع ۱۹۷۲ء۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، یہی ہے۔

(Pause)

مرزاناصراحمد: اس میں تو بڑا واضح ہے:

(عربی)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اس کے ساتھ ایک حوالہ تھا......

مرزاناصراحمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار:...... ''تبلیغ رسالت'':

''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا، تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی مخالفت کرنے والا جہنمی ہے''۔

مرزاناصراحمد: اس کا جواب تو دیا جاچکا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: جی؟

مرزاناصراحمد: کہیں تو دوبارہ دے دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں نے اپنے اس میں مارک نہیں کیا۔

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: ایک یہ تھا جی کہ:

''مسلمانوں سے رشتہ ناطہ حرام اور ناجائز ہے''۔

مرزاناصراحمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار:...... ''انوار خلافت'' صفحہ......

مرزاناصراحمد: اس کا میں نے جواب نہیں دیا پہلے؟ جواب دے دیا۔ اگر چاہتے ہیں میں ابھی بھجوا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دے چکے ہیں جواب؟

مرزاناصراحمد: ہاں جی۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کیوں جی؟ (اٹارنی جنرل سے) یاد ہے مجھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی، ویسے میرے وہ پورا ہو جائے ناں، یہاں میں نے......

مرزاناصراحمد: اصل میں میرے تو بھی اتنے...... اوپر نیچے آپ نے سوالوں کی بھرمار کردی ہے، میں معافی مانگ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو، مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں ......میری بات تو سن لیجئے۔ تو اس واسطے ہوسکتا ہے کہ میرے ذہن میں نہ حاضر نہ رہا ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مجھے......

مرزا ناصر احمد: میں صرف یہ بات کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کمیٹی کے ممبروں نے سوال بھیجے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ کیونکہ میں ڈھونڈ نہیں سکتا ہوں، اس لئے ان کی تائید کروالیتا ہوں، یہ نہ ہو میرا حافظہ جو ہے وہ کام نہ دے اور مجھ پر کل اعتراض آجائے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ نہیں، یہ انشاءاللہ نہیں ہوگا۔ ایسی بات کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تسلی میں اپنی کرنا چاہتا ہوں۔

(Pause)

Mirza Nasir Ahmad: Mr. Chairman, Sir, I am feeling tired.

Mr. Chairman: Can the witness come after 10 minutes of recess, or 15 minutes of recess?

جناب یحییٰ بختیار: میری یہ request تھی کہ......کمیٹی والے کہتے ہیں کہ جلدی ختم کریں کہ دیر ہو رہی ہے۔

Mr. Chairman: We want to. This is......

Mirza Nasir Ahmad: We meet tomorrow at 10.00 a.m.?

Mr. Yahya Bakhtiar: Tomorrow, there is a meeting, Speaker is going______Cabinet.

Mr. Chairman: If, if we......either we......if......no, we have to give allowance to the witness......

Mr. Yahya Bakhtiar: No, because he is tired, we can't ......

Mr. Chairman: No, no question of continuing, though...... there are two proposals: Either we sit up to 10.00 or we give recess, after 15 minutes to start, and sit up to 10.30 or, if......

Mr. Yahya Bakhtiar: If, if Mirza Sahib......

Mr. Chairman: ......if the witness feels that he......

جناب یحییٰ بختیار: ......تھوڑا بریک کرکے......

Mr. Chairman: ......he will be unable to, then we can break.

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، آج کچھ کام نہیں ہوا، مرزا صاحب! آج صرف پرانے حوالہ جات کے جوابات آئے ہیں۔

Mr. Chairman: It is up to the witness, because witness has the......

مرزا ناصر احمد: یہ صحیح ہے آپ کی بات۔ لیکن مجھے بڑا افسوس ہے کہ ہم دو گھنٹے انتظار میں بیٹھے رہے اور یہاں نہیں آئے۔

جناب یحییٰ بختیار: آج صبح پلین (plane) سے ممبروں نے آنا تھا......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ delay ہوگیا۔ پھر شام کو اس طرح کورم کی وجہ سے۔ ورنہ......

Mr. Chairman: It was ......

مرزا ناصر احمد: مطلب یہ ہے کہ آن ڈیوٹی (on duty) رہے۔

Mr. Chairman: No, no......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کوئی آپ کو، nobody......

Mr. Chairman: Nobody, nobody is to be blamed.

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک منٹ کے لئے بھی نہیں ہوتا کہ کورم پورا نہیں آیا......

Mr. Chairman: Mr. Attorney-General......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: It was the weather in the morning in Pindi which is responsible.

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں weather was responsible this morning and......

Mr. Chairman: It is up to the witness. If the witness likes, he can sit up......

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، tomorrow......

Mr. Chairman:......he can, he can be aksed; we can, we can adjourn just now, if he likes.

Mr. Yahya Bakhtiar: He is tired, Sir, so......

Mr. Chairman: Then tomorrow......

Mr. Yahya Bakhtiar: Tomorrow evening.

Mr. Chairman:......at 5.30.

Mr. Yahya Bakhtiar: 5.30.

Mr. Chairman: At 5.30, because then we will be having from 5.30 to 7.00, break for Maghrib from 7.30 to 8.30, and from 9.00 to 10.00, because morning_____these are three shift_____because we have been doing four_____two in the morning, two in the evening. Tomorrow, we will be having three.

مرزا ناصر احمد: یہ کیا پھر فیصلہ ہوا؟

Mr. Chairman: The witness is allowed to ......

جناب یحییٰ بختیار: شام کو جی، ساڑھے پانچ بجے۔

جناب چیئرمین: ساڑھے پانچ جی۔

مرزا ناصر احمد: کل شام ساڑھے پانچ بجے؟

جناب چیئرمین: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: بس ٹھیک ہے پھر۔

جناب یحییٰ بختیار: سر! دو بریک کر کے وہ کریں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: The Delegation is allowed to withdraw. The honourable members may keep sitting.

جناب یحییٰ بختیار: میں چاہتا ہوں یہ سوال جتنے پورے ہوسکیں جی، ورنہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:......ہم آپ کو تکلیف نہ دیتے۔

Mr. Chairman: And the witness can consider that proposal also about the Hawalajat____the members of the Delegation can discuss it____that it will be read in evidence. That is up to the witness.

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے، میں نے کہا جو ضروری ہوگا وہ......

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، جو ضروری ہو وہ پڑھیں، جو ضروری نہ ہو وہ فائل کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: وہ باقی فائل کروا دیں۔

Mr. Chairman: The honourable members may keep sitting.

(Pause)

مرزا ناصر احمد: السلام علیکم۔

جناب چیئرمین: وعلیکم۔

(The Delegation left the Chamber)

Mr. Chairman: The Reporters can leave also; they are free. No tape.

Tomorrow, at 5.30 p.m.

Thank you very much.

[The Special Committee of the whole house subsequently adjourned to meet at half past five of the clock, in the afternoon, on Wednesday, the 21st August, 1974.]

[The Special Committee adjourned to meet at half past five of the clock in the afternoon, on Friday, the 21st August, 1974.]

PCPPI-1095(10) NA.-13-2-2011-450.